نمازِ اہل السنۃ والجماعۃ

متکلم اسلام مولانا

محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ
87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا
0321-6353540

فہرست

چند گزارشات 13

اوقات نماز 15

فجر کا وقت 15

ظہر کا وقت 15

عصر کا وقت 16

مغرب کا وقت 17

عشاء کا وقت 18

مستحب اوقات 19

فجر کا مستحب وقت 19

نماز ظہر کا مستحب وقت 20

گرمیوں میں نماز ظہر کا مسنون وقت 20

سردیوں میں نماز ظہر کا مستحب وقت 21

عصر کا مستحب وقت 21

مغرب کا مستحب وقت 22

عشاء کا مستحب وقت 23

اوقات ممنوعہ 24

نماز فجر اور نماز عصر کے بعد 24

صبح صادق کے بعد 25

غروب آفتاب کے بعد 25

خطبہ کے وقت 26

طلوع، غروب ، زوال 27
اذان کا بیان 29
اذان کے کلمات 29
اقامت کے کلمات 30
فجر کی اذان میں "اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ" کا اضافہ 32
اذان و اقامت کا طریقہ 33
اذان و اقامت کا جواب 33
اذان کے بعد کی دعا 35
تعداد رکعات 36
فرض نمازوں کی تعداد رکعات 36
فجر کی رکعات 38
ظہر کی رکعات 38
عصر کی رکعات 39
مغرب کی رکعات 40
عشاء کی رکعات 40
طریقہ نماز 43
نیت کرنا 43
استقبال قبلہ 43
تکبیر کہتے ہوئے استقبال قبلہ کرنا 44
قیام کرنا 45
قیام میں نگاہیں سجدے کی جگہ رکھنا 45
تکبیر تحریمہ کہنا 46
الفاظ تکبیر 46

امام کا اونچی آواز سے تکبیر کہنا 47

مقتدی و منفرد کا آہستہ تکبیر کہنا 47

چار رکعت نماز میں بائیس تکبیریں ہیں 48

شروع نماز میں رفع یدین کرنا 49

رفع یدین کی کیفیت 49

تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کہاں تک اٹھائے جائیں؟ 49

رفع یدین میں ہتھیلیوں کا قبلہ رخ ہونا 50

دائیں ہاتھ سے بائیں کو پکڑنا 51

دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کے گٹے (کلائی) پر رکھنا 51

ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا 52

ثناء (سبحانک اللھم پڑھنا) 53

ثناء آہستہ پڑھنا 54

اعوذ باللہ پڑھنا 54

بسم اللہ پڑھنا 54

اعوذ باللہ اور بسم اللہ آہستہ پڑھنا 55

امام و منفرد کا فاتحہ کے ساتھ سورۃ ملانا 56

فاتحہ کے بعد نئی سورت سے پہلے بسم اللہ پڑھنا 57

قرات کے وقت مقتدیوں کا خاموش رہنا 57

امام کی قراءت ہی مقتدی کی قراءت ہے 60

امام ”ولا الضآلین“ کہے تو آمین کہنا 60

امام، مقتدی اور منفرد کا آمین آہستہ کہنا 61

رکوع کرنا 62

تکبیر کہتے ہوئے رکوع کرنا 63

کیفیت رکوع 63

تسبیح رکوع 64

رکوع کی تسبیح اور الفاظ تعداد 65

امام کا تسبیح اور مقتدی کا تحمید کہنا 65

منفرد کا تسمیع وتحمید دونوں کہنا 65

قومہ کرنا 66

کیفیتِ قومہ 66

دعاء قومہ 67

رکوع میں جاتے اور اٹھتے وقت رفع یدین نہ کرنا 67

تکبیر کہتے ہوئے سجدہ کرنا 70

سجدہ میں جاتے ہوئے پہلے گھٹنے، پھر ہاتھ، پھر پیشانی کو زمین پر رکھنا 71

سجدہ سات اعضاء پر کرنا 72

عدد و الفاظ تسبیح سجدہ 72

تکبیر کہہ کر سجدہ سے سر اٹھانا 73

سجدوں کے درمیان جلسہ کرنا 73

دعاء جلسہ 73

تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ کرنا 74

سجدہ میں چہرہ ہاتھوں کے درمیان ہو 74

ہاتھوں کی انگلیوں کو ملانا 75

ہاتھوں کی انگلیوں کا قبلہ رخ ہونا 75

پاؤں کی ایڑیاں ملانا 76

پاؤں کی انگلیوں کا قبلہ رخ ہونا 76

کہنیاں؛ پہلو سے جدا رکھنا 77

کہنیاں زمین پر نہ پھیلانا 77
سرین اوپر اٹھا کر سجدہ کرنا 78
سجدہ میں جاتے اور اٹھتے وقت رفع یدین نہ کرنا 78
تکبیر کہہ کر دوسری رکعت کے لیے اٹھنا 79
جلسہ استراحت نہ کرنا 79
بوجہ عذر یا ضعیف العمری کے جلسہ استراحت کرنا 80
دو رکعتوں کے درمیان رفع یدین نہ کرنا 82
دوسری رکعت کی قرات فاتحہ مع بسم اللہ سے شروع کرنا 82
پہلی رکعت بڑی اور دوسری رکعت چھوٹی رکھنا 82
ہر دو رکعت پر قعدہ کرنا 83
کیفیت قعدہ اولیٰ 83
قعدہ اولیٰ میں صرف تشہد پڑھنا 84
الفاظ تشہد 85
تشہد میں انگلی کا اشارہ 86
کیفیت اشارہ 87
اشارہ کے وقت انگلی کو بار بار حرکت نہ دینا 87
شہادت والی انگلی کو آخر نماز تک بلا حرکت بچھائے رکھنا 87
تشہد میں نظریں شہادت کی انگلی سے آگے نہ بڑھیں 88
تشہد سراً پڑھنا 89
قعدہ اولیٰ سے تکبیر کہتے ہوئے اٹھنا 89
تیسری رکعت کے شروع میں رفع یدین نہ کرنا 89
فرض کی آخری دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ پڑھنا 90
قعدہ اخیرہ کرنا 90

تورک نہ کرنا 91
درود شریف پڑھنا 92
الفاظ درود شریف 92
بعد از تشہد اختیاری دعا 93
الفاظ دعا 94
کسی بھی رکن میں امام سے سبقت نہ کرنا 94
نماز کا اختتام سلام پر ہے 95
الفاظ سلام 95
کیفیت سلام 96
مقتدیوں کا امام کے سلام کے ساتھ سلام پھیرنا 96
جہری نمازوں میں جہراً اور سری نمازوں میں سراً قراءت کرنا 97
دوران نماز آنکھیں بند نہ کرنا 97
تعدیل ارکان کا خیال رکھنا 98
امام کا نماز مختصر پڑھانا 98
سلام پھیرنے کے بعد 99
امام کا مقتدیوں کی طرف متوجہ ہونا 99
ذکر واذکار 99
نماز کے بعد دعا مانگنا 102
دعا میں ہاتھ اٹھانا 103
نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا 104
مردوں اور عورتوں کی نماز میں فرق 106
سجدہ سہو کا بیان 110
کمی وزیادتی پر سجدہ سہو کرنا 110

سجدہ سہو سلام کے بعد کرنا......111
سجدہ سہو میں دو سجدے کرنا......111
سجدہ سہو سے پہلے ایک سلام پھیرنا......112
تشہد پڑھ کر سجدہ سہو کرنا......112
نماز وتر......113
وتر واجب ہیں......113
وتر تین رکعت ہیں......114
تین رکعت وتر ایک سلام سے......118
وتر کی دوسری رکعت میں تشہد......120
دعائے قنوت......121
دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھنا......122
دعائے قنوت سے پہلے رفع یدین کرنا......123
نماز جمعہ......125
فرضیت جمعہ......125
آدابِ جمعہ......126
جمعہ کی دو اذانیں......127
جمعہ کی رکعات......128
خطبہ جمعہ......130
خطبہ جمعہ کا عربی زبان میں ہونا......130
خطبہ کے وقت نماز و کلام کا ممنوع ہونا......134
دیہات میں جمعہ نہیں......134
حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں......135
نماز تراویح 20 رکعت......138

آنحضرت ﷺ کا مبارک عمل 139
حضرات خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کا عمل 139
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ 139
حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ 142
حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ 143
دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمۃ اللہ علیہم کا عمل 144
سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ 144
سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ 145
حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ 145
حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ 145
حضرت شتیر بن شکل رحمۃ اللہ علیہ 146
حضرت ابو البختری رحمۃ اللہ علیہ 146
حضرت سوید بن غفلۃ رحمۃ اللہ علیہ 147
حضرت ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ 147
حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ 148
حضرت علی بن ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ 148
حضرات ائمہ اربعہ رحمۃ اللہ علیہم کا عمل 149
امام اعظم امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ 149
امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ 150
امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ 150
امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ 150
حضرات مشائخ عظام رحمۃ اللہ علیہم کا عمل 151
شیخ ابو حامد محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ 151

شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ 151

شیخ امام عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ 151

حرمین شریفین (زادھما اللہ شرفاً) میں بیس رکعت تراویح 152

تراویح میں قرآن کریم ختم کرنا 152

نماز جنازہ 154

نماز جنازہ کا طریقہ 154

ثناء 155

درود شریف 156

میت کے لئے دعا 156

بالغ میت کے لئے دعا 156

نابالغ میت کے لئے دعا 157

سلام 158

نماز جنازہ مسجد میں نہ پڑھا جائے 159

نماز جنازہ میں صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین کرنا 159

نماز جنازہ آہستہ پڑھنا چاہیے 160

نماز جنازہ کے متصل بعد اجتماعی دعا ثابت نہیں 161

مشہور فقیہ شیخ علامہ محمد بن محمد بن شہاب بزازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں 161

غائبانہ نماز جنازہ جائز نہیں 161

نماز عیدین 156

نماز عید کا طریقہ 156

خطبہ 167

نماز عید کے لیے دو خطبے ہیں 167

خطبہ عید کا نماز کے بعد ہونا 168

عید کی نماز کے بعد اجتماعی دعا 168

فائدہ: عورتیں عیدگاہ میں نہ جائیں 169
نفل نمازیں 170
نماز تہجد 1 7 0
وقت تہجد 1 7 1
تعداد رکعات تہجد 1 7 2
نماز اشراق 173
نماز چاشت 174
تعداد رکعات نماز چاشت 175
چاشت کا وقت 176
نماز اوابین 177
صلوٰۃ التسبیح 179
صلوٰۃ الحاجۃ 181
تحیۃ الوضوء 182
تحیۃ المسجد 184
صلوۃ استخارہ 184
صلوۃ التوبہ 186
صلوۃ سفر 186
صلوۃ استسقاء 188
فجر کی جماعت کے وقت سنتوں کی ادائیگی 190
فجر کی سنتیں قضا ہو جائیں تو طلوع آفتاب کے بعد پڑھے 191

چند گزارشات

الحمدللہ و کفٰی و سلامٌ علٰی عبادِہ الذین اصطفٰی اما بعد!

اللہ رب العزت اس کائنات کے خالق و مالک ہیں۔ معبود ہونے کی حیثیت سے جو عبادات انسان پر لازم قرار دی ہیں، ان سب میں اہم ”نماز“ ہے۔ انسان دن میں پانچ مرتبہ سر بسجود ہو کر اپنے عابد اور اللہ تعالی کے معبود ہونے کا اقرار کرتا ہے۔ قرآن کریم میں نماز کا صراحتاً تذکرہ تقریباً ایک سو نو بار کیا گیا ہے۔ اسی اہمیت کے پیش نظر نماز کو بہت عظیم درجہ دیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

اِنَّمَا مَوْضِعُ الصَّلٰوۃِ مِنَ الدِّیْنِ کَمَوْضِعِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ .

(الترغیب والترھیب للمنذری ج 1 ص 246)

ترجمہ: نماز کا مقام دین میں ایسا ہے جیسا کہ سر کا مقام جسم میں ہوتا ہے۔

اہل السنّت والجماعت حنفیہ دلائل شرعیہ کی روشنی میں اس عظیم فریضہ کی ادائیگی کرتے چلے آ رہے ہیں، لیکن بعض لوگ اہل السنّت والجماعت احناف کے خلاف منفی پروپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ ان کی نماز دلائل شرعیہ کے مطابق نہیں ہے۔ اس منفی پروپیگنڈہ کو ختم کرنے کی ضرورت تھی۔ چنانچہ ملک و بیرونِ ملک سے احباب کا اصرار تھا کہ ایک ایسی کتاب لکھی جائے جس میں اہل السنّت والجماعت احناف کی نماز کے ارکان وافعال پر دلائل ہوں۔ اس موضوع پر حضرات اکابر کی کتب موجود تھیں مثلا.........

(۱) نماز مسنون کلاں از مولانا صوفی عبد الحمید سواتی رحمۃ اللہ علیہ

(۲) نماز پیمبر ﷺ از ڈاکٹر مولانا محمد الیاس فیصل مدظلہ

(۳) صلوات الرسول ﷺ از مولانا فضل الرحمٰن دھرم کوٹی مدظلہ

(۴) نمازِ مدلل از مولانا فیض احمد ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

(۵) رسول اکرم ﷺ کا طریقہ نماز از مولانا مفتی جمیل احمد نذیری رحمۃ اللہ علیہ

(٦) مستند نماز حنفی از مفتی امداداللہ انور مدظلہ

جو اس موضوع پر کافی وافی ہیں، مگر ان میں بعض کتب طویل اور بعض میں دلائل کے ساتھ ساتھ ان کے احکام وغیرہ سے بھی بحث تھی۔ لہٰذا ہماری قارئین سے درخواست ہے کہ کتاب کو پڑھتے وقت ہماری چند گزارشات کو مدنظر رکھیں۔

(١) ''نماز اہل السنّت والجماعت'' میں اہل السنّت والجماعت احناف کی نماز پر دلائل کو مثبت اور عام فہم انداز میں بیان کیا ہے۔

(٢) ''نماز اہل السنّت والجماعت'' میں ہم نے احکام سے بحث کرنے کی بجائے صرف دلائل کو ذکر کیا ہے۔

(٣) ''نماز اہل السنّت والجماعت'' ہم نے کسی خاص فرقہ کو مدنظر رکھتے ہوئے تحریر نہیں کی بلکہ اہل السنّت والجماعت احناف کے طریقہ نماز کو دلائل شرعیہ کی روشنی میں بیان کیا ہے۔

(٤) ''نماز اہل السنّت والجماعت'' محض اہل السنّت والجماعت احناف کے طریقہ نماز کو بیان کرنے کے لئے لکھی گئی ہے۔ ہمارے دیگر حضرات مثلاً مالکیہ، شوافع اور حنابلہ کے طریقہ ہائے نماز ان کی کتب میں دلائل کے ساتھ موجود ہیں۔ وہ اپنے ائمہ کی تحقیق کے مطابق کرتے رہیں۔

(٥) ''نماز اہل السنّت والجماعت'' کی تالیف میں کتب کے حوالہ جات اور ترتیب میں حتی الوسع احتیاط کی کوشش کی گئی ہے۔ تاہم بشری تقاضا کے تحت اگر کہیں کوئی غلطی نظر آئے تو اطلاع فرمائیں، ان شاء اللہ ہم دیانتداری سے اس کا ازالہ کریں گے۔

والسلام

محمد الیاس گھمن

اوقات نماز

فجر کا وقت:

1- حضرت عبد اللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: **وَقْتُ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مَالَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ.** (۱)

ترجمہ: نماز صبح کا وقت صبح صادق سے سورج کے طلوع ہونے تک ہے۔

2- **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ اِنَّ لِلصَّلٰوةِ اَوَّلاً وَآخِراً..... وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْفَجْرِ حِیْنَ یَطْلُعُ الْفَجْرُ وَاِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِیْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ.** (۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک نماز کے اوقات کے لئے اول اور آخر ہے۔ فجر کے وقت کی ابتداء طلوع فجر سے ہے اور اس کا آخر وقت طلوع آفتاب تک ہے۔

ظہر کا وقت:

1- **عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: وَقْتُ الظُّهْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَکَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ کَطُوْلِهٖ مَالَمْ تَحْضُرِ الْعَصْرُ.** (۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ظہر کا وقت اس وقت سے ہے جب سورج ڈھل جائے اور انسان کا سایہ اس کے قد کے برابر ہو جائے (اور اس وقت ختم ہوتا ہے) جب تک کہ عصر کا وقت نہ آجائے۔

---

(۱) (صحیح مسلم ج1 ص 223 باب اوقات الصلوات الخمس)

(۲) (جامع الترمذی ج 1 ص 40,39 ابواب الصلوۃ باب نمبر 2 بلا ترجمہ، مسند احمد ج 7 ص 28 رقم الحدیث 7172)

(۳) (صحیح مسلم ج 1 ص 223 باب اوقات الصلوات الخمس)

2- **عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلٰی اُمِّ سَلْمَۃَ ؓ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّہٗ سَاَلَ اَبَاھُرَیْرَۃَ ؓ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوۃِ فَقَالَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ ؓ اَنَا اُخْبِرُکَ صَلِّ الظُّھْرَ اِذَا کَانَ ظِلُّکَ مِثْلَکَ وَالْعَصْرَ اِذَا کَانَ ظِلُّکَ مِثْلَیْکَ** (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن رافع ؒ وام المومنین حضرت ام سلمہ ؓ کے غلام ہیں۔ انہوں نے حضرت ابو ہریرۃ ؓ سے نماز کے وقت کے متعلق سوال کیا تو حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اس کے بارے میں بتاتا ہوں، نماز ظہر اس وقت پڑھو جب تمہارا سایہ تمہاری مثل ہوجائے اور عصر اس وقت پڑھو جب تمہارا سایہ تمہارے دو مثل ہوجائے۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ نماز ظہر کا وقت تو زوال کے بعد شروع ہوجاتا ہے لیکن نماز مؤخر کر کے پڑھنی چاہیئے اور آخرِ وقت مثلین تک ہے یعنی جب ہر چیز کا سایہ اصلی سایہ کے علاوہ دو مثل ہوجائے۔

عصر کا وقت:

نماز ظہر کا وقت ختم ہوتے ہی عصر کا وقت شروع ہوجاتا ہے اور غروب آفتاب تک باقی رہتا ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ مَنْ اَدْرَکَ رَکْعَۃً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَکَ الْعَصْرَ. (۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالی اس نے عصر پالی۔

---

(۱)(موطا امام مالک ص 5 ص 6 وقوت الصلوة) (۲)(صحیح البخاری ج 1 ص 82 ، باب من ادرک من الصلاة رکعة)صحیح مسلم ج 1 ص 221 باب من ادرک رکعة من الصلوة فقد ادرک تلک الصلوة)

مغرب کا وقت:

1- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاص رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه ﷺ قَالَ وَقْتُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ مَالَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ. (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نماز مغرب کا وقت اس وقت تک ہے جب تک شفق غائب نہ ہو۔

2- عَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّى الْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَ تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ. (۲)

ترجمہ: حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز مغرب ادا فرماتے جب سورج غروب ہو جاتا اور پردہ میں چھپ جاتا۔

3- حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی طویل حدیث میں ہے: ثُمَّ اَذَّنَ لِلْعِشَاءِ حِيْنَ اُذْهِبَ بَيَاضُ النَّهَارِ وَهُوَالشَّفَقُ. (۳)

ترجمہ: پھر عشاء کی اذان کہے جب دن کی سفیدی چلی جائے اور وہ شفق ہے۔

4- حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث جس میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کے نماز پڑھانے کا ذکر ہے۔ اس میں ہے: وَيُصَلِّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ تَسْقُطُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّى الْعِشَاءَ حِيْنَ يَسْوَدُّ الْاُفُقَ. (۴)

---

(۱) (صحيح مسلم ج ا ص 223 باب اوقات الصلوات الخمس) (۲) (صحيح مسلم ج1 ص 228 باب بيان ان اول وقت المغرب عند غروب الشمس، صحيح البخارى ج 1 ص 79 باب وقت المغرب)

(۳) (المعجم الاوسط للطبرانى ج5 ص122 رقم الحديث 6787، مجمع الزوائد للهيثمى ج2 ص42 باب بيان الوقت، رقم الحديث 1686)

(۴) (سنن ابى داؤد ج 1 ص63 باب فى المواقيت، صحيح ابن حبان ص 492 ذكر البيان بان المصطفى لم يسفر بصلوة الغداة رقم الحديث 1494)

ترجمہ: اور مغرب کی نماز اس وقت پڑھتے جب سورج غروب ہو جاتا اور عشاء اس وقت پڑھتے جب افق سیاہ ہو جاتا۔

فائدہ: مندرجہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ مغرب کا وقت سورج غروب ہونے سے شروع ہو جاتا ہے اور شفق ابیض (سفیدی) کے ختم ہونے تک رہتا ہے۔

عشاء کا وقت:

عشاء کا وقت شفق کے غائب ہونے سے طلوع فجر تک رہتا ہے۔

1- امامت جبرئیل علیہ السلام والی حدیث جس میں یہ الفاظ ہیں:

وَصَلّٰی بِیَ الْعِشَاءَ حِیْنَ غَابَ الشَّفَقُ. (۱)

ترجمہ: اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھے عشاء کی نماز پڑھائی جب شفق غائب ہوگئی تھی۔

2- **عَنْ عُبَیْدِ بْنِ جُرَیْجٍ اَنَّہٗ قَالَ لِاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ مَا اِفْرَاطُ صَلٰوۃِ الْعِشَاءِ؟ قَالَ طُلُوْعُ الْفَجْرِ. (۲)**

ترجمہ حضرت عبید بن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ عشاء کا آخری وقت کون سا ہے؟ فرمایا طلوع فجر۔

---

(۱)(سنن ابی داؤد ج 1 ص 62 باب فی المواقیت)

(۲)(شرح معانی الآثار ج 1 ص 118 باب مواقیت الصلوۃ)

مستحب اوقات

فجر کا مستحب وقت:

1- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ. (۱)

ترجمہ: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا فجر خوب اجالا کر کے پڑھا کرو کیونکہ اس کا اجر بہت زیادہ ہے۔

حاشیہ: امام محدث جمال الدین محمد ابو محمد عبد اللہ بن یوسف الزیلعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس مضمون کی احادیث حضرت رافع بن خدیج، حضرت بلال، حضرت انس، حضرت قتادہ بن نعمان حضرت ابن مسعود، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت حواء الانصاریہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں۔ (۲)

2- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِبِلَالٍ اَسْفِرْ بِصَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى يَرَى الْقَوْمُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِمْ. (۳)

ترجمہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا: صبح کی نماز روشنی میں پڑھا کرو یہاں تک کہ لوگ روشنی کی وجہ سے اپنے تیراندازی کے نشان دیکھ لیں۔

---

(۱)(جامع الترمذی ج 1ص 40 باب ما جاء فی الاسفار بالفجر، سنن ابی داؤد ج 1 ص 67 باب فی وقت الصبح، سنن النسائی ج 1ص 94 باب الاسفار)

(۲)(نصب الرایہ للزیلعی ج 1ص 304)

(۳)(مسند ابی داؤد الطیالسی ج 1ص 511 حدیث 1001، المعجم الکبیر للطبرانی ج 3ص 151 حدیث 4288)

نماز ظہر کا مستحب وقت

گرمیوں میں نماز ظہر کا مسنون وقت:

1- عَنِ اَبِیْ سَعِیْد رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَبْرِدُوْابِالظُّھْرِ فَاِنَّ شِدَّۃَ الْحَرِّمِنْ فَیْحِ جَھَنَّمَ. (۱)

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے کی وجہ سے ہے۔

2- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّہٗ قَالَ اِذَا اشْتَدَّالْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوۃِ فَاِنَّ شِدَّۃَ الْحَرِّمِنْ فَیْحِ جَھَنَّمَ (۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب گرمی زیادہ ہو تو نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھ لیا کرو، کیوں کہ گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے کی وجہ سے ہے۔“

نوٹ: امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس مضمون (ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھنا) کی احادیث حضرت ابوسعید، حضرت ابوذر، حضرت ابن عمر، حضرت مغیرہ، حضرت صفوان، حضرت ابوموسیٰ، حضرت ابن عباس اور حضرت انس رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہیں۔ (۳)

---

(۱)(صحیح البخاری ج 1 ص 77 باب الابراد بالظهر فی شدة الحر)

(۲)(صحیح البخاری ج 1 ص 77 باب الابراد بالظهر فی شدة الحر، سنن ابی داؤد ج 1 ص 64 باب فی وقت صلوة الظهر، صحیح مسلم ج 1 ص 224 باب استحباب الابراد بالظهر، سنن النسائی ج 1 ص 87 الابراد بالظهر ..، جامع الترمذی ج 1 ص 40 باب ماجاء فی تاخیر الظهر فی شدة الحر. ،سنن ابن ماجه ج 1 ص 49 باب الابراد بالظهر فی شدة الحر)

(۳)(جامع الترمذی ج 1 ص 40)

سردیوں میں نماز ظہر کا مستحب وقت:

1- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا کَانَ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلٰوۃِ وَاِذَا کَانَ الْبَرْدُ عَجَّلَ.(۱)

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ گرمی کے موسم میں نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھتے تھے اور سردی کے موسم میں جلدی ادا فرماتے تھے۔

عصر کا مستحب وقت:

1- عَنْ اُمِّ سَلْمَۃَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہ ﷺ اَشَدَّ تَعْجِیْلاً لِلظُّھْرِ مِنْکُمْ وَاَنْتُمْ اَشَدُّ تَعْجِیْلاً لِلْعَصْرِ مِنْہُ. (۲)

ترجمہ: ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: ”رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز تم لوگوں سے جلدی پڑھ لیتے تھے اور تم عصر کی نماز آپ ﷺ سے جلدی پڑھ لیتے ہو۔“

2- عَنْ عَلِیِّ بْنِ شَیْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَدِمْنَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ الْمَدِیْنَۃَ فَکَانَ یُؤَخِّرُ الْعَصْرَ مَادَامَتِ الشَّمْسُ بَیْضَاءَ نَقِیَّۃً. (۳)

ترجمہ: حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے پاس مدینہ منورہ میں آئے تو آپ ﷺ عصر کی نماز کو مؤخر کرکے پڑھتے تھے جب تک سورج سفید اور صاف رہتا۔

---

(۱)(سنن النسائی ج 1ص 87باب تعجیل الظھر فی البرد، صحیح البخاری ج 1ص124 باب اذا اشتد الحر یوم الجمعه) (۲)(جا مع الترمذی ج 1 ص42 باب ما جاء تاخیر صلوة العصر، مسند احمد ج18ص286 رقم الحدیث 26526) (۳)(سنن ابی داؤد ج 1 ص65 باب فی وقت صلوة العصر، سنن ابن ماجه ج1 ص 46کتاب الصلوة. ابواب مواقیت الصلوة)

3- **عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ:... فَاِذَا صَلَّیْتُمُ الْعَصْرَ فَاِنَّہٗ وَقْتٌ اِلٰی اَنْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ الحدیث. (۱)**

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم نماز عصر پڑھو تو اس کا وقت سورج کے زرد ہونے تک ہے۔

مندرجہ بالا احادیث سے واضح ہے کہ عصر کو مؤخر کر کے پڑھا جائے لیکن اتنا مؤخر بھی نہ ہو کہ سورج زرد ہونے لگے۔

مغرب کا مستحب وقت:

غروب آفتاب کے بعد بلا تاخیر ادا کرنا مستحب ہے:

1- **عَنْ سَلْمَۃَ رضی اللہ عنہما قَالَ کُنَّا نُصَلِّیْ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ الْمَغْرِبَ اِذَا تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ. (۲)**

ترجمہ: حضرت سلمۃ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سورج چھپتے ہی مغرب پڑھ لیتے تھے۔

2- حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

لَا تَزَالُ اُمَّتِیْ بِخَیْرٍ اَوْ قَالَ عَلَی الْفِطْرَۃِ مَالَمْ یُؤَخِّرُوْا الْمَغْرِبَ اِلٰی اَنْ تَشْتَبِکَ النُّجُوْمُ. (۳)

ترجمہ: میری امت بھلائی پر رہے گی یا فرمایا فطرت پر رہے گی جب تک وہ لوگ مغرب کو اس وقت تک مؤخر نہیں کریں گے کہ ستارے نکل آئیں۔

---

(۱)(صحیح مسلم ج1 ص222 باب اوقات الصلوات الخمس)

(۲)(صحیح البخاری ج1 ص79 باب وقت المغرب)

(۳)(سنن ابی داؤد ج 1 ص 66 باب فی وقت المغرب ،سنن ابن ماجۃ ج 1 ص50 باب وقت صلوۃ المغرب)

عشاء کا مستحب وقت:

نماز عشاء کو تہائی رات تک مؤخر کرنا مستحب ہے۔

1- **عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُّؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ اِلٰی ثُلُثِ اللَّيْلِ اَوْ نِصْفِهٖ.** (۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں انہیں حکم دیتا کہ نماز عشاء کو تہائی رات یا نصف رات تک مؤخر کریں۔''

2- حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

وَلَا يُبَالِیْ بِتَاخِيْرِ الْعِشَاءِ اِلٰی ثُلُثِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ اِلٰی شَطْرِ اللَّيْلِ. (۲)

ترجمہ: عشاء کی نماز کو تہائی رات تک مؤخر کرنے میں کوئی حرج نہیں پھر فرمایا: نصف رات تک

---

(۱) (جامع الترمذی ج 1 ص 42 باب ماجاء فی تاخیر العشاء الآخرة)

(۲) (صحیح البخاری ج 1 ص 77 باب وقت الظهر عند الزوال)

اوقات ممنوعہ

نماز فجر اور نماز عصر کے بعد:

1- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِی ؓ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: لَاصَلٰوۃَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوۃَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغِیْبَ الشَّمْسُ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ صبح کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے اور عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔

نوٹ: اس مضمون کی احادیث حضرت عمر بن خطاب، حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہیں۔ (۲)

2: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ لَمْ یُصَلِّ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَلْیُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ. (۳)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے فجر کی دو رکعتیں (سنت موکدہ) نہ پڑھی ہوں تو وہ انہیں سورج نکلنے کے بعد پڑھ لے۔

---

(۱)(صحیح البخاری ج 1 ص 82.83 باب لا تتحری الصلوۃ قبل غروب الشمس، صحیح مسلم ج 1 ص 275 باب الاوقات التی نهی عن الصلوۃ فیها)

(۲)(صحیح البخاری ج 1 ص 82 باب الصلوۃ بعد الفجر حتی ترتفع الشمس، صحیح مسلم ج 1 ص 275 باب الاوقات التی نهی عن الصلوۃ فیها، جامع الترمذی ج 1 ص 45 باب ما جاء فی کراهیة الصلوۃ بعد العصر)

(۳)(جامع الترمذی ج 1 ص 96 باب ما جاء فی اعادتهما بعد طلوع الشمس)

صبح صادق کے بعد:

صبح صادق کے بعد فجر کی دو سنتوں کے علاوہ کوئی اور سنت یا نفل پڑھنا مکروہ ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنْ حَفْصَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَاطَلَعَ الْفَجْرُ لَا يُصَلِّىْ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ. (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ طلوع صبح صادق کے بعد صرف دو رکعتیں ہلکی پھلکی پڑھتے تھے۔

غروب آفتاب کے بعد:

غروب آفتاب کے بعد مغرب کے فرائض سے پہلے نفل پڑھنا ممنوع ہے:

1- عَنْ طَاؤسٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَقَالَ مَارَأَيْتُ اَحَدًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْهِمَا. (۲)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نماز مغرب سے پہلے دو رکعتوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کے دور میں کسی کو نہیں دیکھا کہ یہ دو رکعتیں پڑھتا ہو۔“

2- عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ طُفْنَا فِىْ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلْنَاهُنَّ هَلْ رَأَيْتُنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّىْ هَاتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ حِيْنَ يُؤَذِّنُ

---

(۱)(صحیح مسلم ج 1 ص 250 واللفظ لہ باب استحباب رکعتی الفجر، صحیح البخاری ج 1 ص 157 باب التطوع بعد المکتوبۃ، جامع الترمذی ج 1 ص 96 باب ما جاء لا صلوۃ بعد الفجر الا رکعتین)

(۲)(سنن ابی داؤد ج 1 ص 189 باب الصلوۃ قبل المغرب، مسند عبد بن حمید ص 256 رقم الحدیث 804، الکنی والاسماء للدولابی ج 1 ص 463 رقم الحدیث 1640)

الْمُؤَذِّنُ فَقُلْنَ لَا. (۱)

ترجمہ: حضرت جابر ؓ فرماتے ہیں کہ ہم امہات المومنین ؓ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور پوچھتے کہ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے دیکھا جب مؤذن اذان دیتا تھا۔ تو انھوں نے فرمایا نہیں۔

3- **عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ مَاصَلّٰی اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ ؓ الرَّکْعَتَیْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ. (۲)**

ترجمہ: منصور اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر ؓ، حضرت عمر ؓ اور حضرت عثمان ؓ مغرب سے پہلے دو رکعتیں نہیں پڑھتے تھے۔

خطبہ کے وقت:

1- **عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِی ؓ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: لَا یَغْتَسِلُ رَجُلٌ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَیَتَطَهَّرُ مَااسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَیَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهٖ اَوْیَمُسُّ مِنْ طِیْبِ بَیْتِهٖ ثُمَّ یَخْرُجُ فَلَا یُفَرِّقُ بَیْنَ اثْنَیْنِ ثُمَّ یُصَلِّیْ مَاکُتِبَ لَهٗ ثُمَّ یُنْصِتُ اِذَا تَکَلَّمَ الْاِمَامُ اِلَّا غُفِرَلَهٗ مَابَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰی. (۳)**

ترجمہ: حضرت سلمان فارسی ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور حسب استطاعت خوب پاکی حاصل کرے اور تیل یا گھر

---

(۱)(مسند الشامیین للامام الطبرانی ج 3ص 212راقم الحدیث 2110)

(۲)(کنز العمال ج8 ص25 المغرب و ما یتعلق به، رقم الحدیث 21809، اتحاف الخیرة المهرة ج2 ص 408 باب الصلاۃ قبل المغرب و بعدها، رقم الحدیث 2332، مصنف عبد الرزاق ج2 ص289باب الرکعتین قبل المغرب رقم الحدیث 3998)

(۳)(صحیح البخاری ج 1ص 121. 124باب الدهن للجمعة)

میں میسر خوشبو لگائے پھر نماز جمعہ کے لئے نکلے (وہاں جا کر) دو کے درمیان تفریق نہ کرے پھر جو نماز مقرر کی گئی ہے ادا کرے اور جب امام خطبہ دے تو خاموشی اختیار کرے۔ ایسے شخص کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

2- حضرت نبیشہ الہذلی ؓ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

فَاِنْ لَمْ یَجِدِ الْاِمَامَ خَرَجَ صَلّٰی مَابَدَالَهٗ وَاِنْ وَجَدَ الْاِمَامَ قَدْخَرَجَ جَلَسَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ حَتّٰی یَقْضِیَ الْاِمَامُ جُمُعَتَهٗ وَكَلَامَهٗ (١)

ترجمہ: پس اگر امام خطبہ کے لئے نہیں نکلا تو جو مناسب ہو نماز پڑھ لے اور اگر امام خطبہ کے لئے نکل چکا ہے تو بیٹھ جائے اور غور سے خطبہ سنے اور خاموش رہے یہاں تک کہ امام نماز جمعہ و خطبہ ختم کر لے۔

3- **عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ وَالْاِمَامُ عَلَی الْمِنْبَرِ فَلَا صَلَاةَ وَلَا كَلَامَ حَتّٰی یَفْرُغَ الْاِمَامُ.(٢)**

ترجمہ: حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو اور امام منبر پر ہو تو نہ کوئی نماز جائز ہے اور نہ بات چیت یہاں تک کہ امام فارغ ہو جائے۔

طلوع، غروب، زوال:

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَنِی ؓ یَقُوْلُ ثَلٰثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ یَنْهَانَااَنْ نُصَلِّیَ فِیْهِنَّ اَوْ اَنْ نَقْبِرَ فِیْهِنَّ مَوْتَانَاحِیْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ

---

(١)(مسند احمد ج 15ص 300رقم الحدیث 20599، غایة المقصد فی زوائد المسند للهیثمی ج 1ص 1154 باب حقوق الجمعة من الغسل و غیره)

(٢)(مجمع الزوائد للهیثمی ج 2ص 407 باب فیمن یدخل المسجد والامام یخطب، رقم الحدیث 3120، جامع الاحادیث للسیوطی ج 3ص 114 رقم الحدیث 1879)

بَـازِغَةً حَتّٰـى تَـرْتَـفِـعَ وَحِيْـنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ الشَّمْسُ وَحِيْنَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ. (۱)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر جہنی ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تین اوقات میں نماز پڑھنے یا مردوں کو دفن کرنے سے منع فرمایا ہے۔

1- جب سورج طلوع ہو رہا ہو یہاں تک کہ بلند ہو جائے۔

2- عین زوال کے وقت جب تک کہ سورج ڈھل جائے۔

3- جب سورج غروب کے قریب ہو یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔

---

(۱)(صحيح مسلم ج 1ص 276 الاوقات التی نهی عن الصلوة فيها ،جامع الترمذی ج 1ص 200 باب ما جاء فی كراهية الصلوة على الجنازة ،الجمع بين الصحيحين للحميدی ج3 ص351 رقم الحديث 2993)

اذان کا بیان

اذان کے کلمات:

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْد رضی اللہ عنہ قَالَ لَمَّا اَمَرَرَسُوْلُ اللّٰه ﷺ بِالنَّاقُوْسِ يُعْمَلُ لِيُضْرَبَ بِهٖ لِلنَّاسِ لِجَمْعِ الصَّلٰوةِ طَافَ بِیْ وَاَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ يَحْمِلُ نَاقُوْسًا فِیْ يَدِهٖ فَقُلْتُ يَاعَبْدَاللّٰهِ اَتَبِيْعُ النَّاقُوْسَ فَقَالَ وَمَاتَصْنَعُ بِهٖ فَقُلْتُ نَدْعُوْا بِهٖ اِلَی الصَّلٰوةِ قَالَ اَفَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی مَاهُوَخَيْرٌ مِنْ ذَالِکَ فَقُلْتُ لَهٗ بَلٰی قَالَ فَقَالَ تَقُوْلُ :اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ .اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ .اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ .اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًارَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًارَّسُوْلُ اللّٰهِ. حَيَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَی الصَّلٰوةِ. حَيَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَی الْفَلَاحِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُلَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ فَلَمَّااَصْبَحْتُ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَارَأَيْتُ فَقَالَ اِنَّهَالَرُءْ يَاحَقٌّ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ. فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَاَلْقِ عَلَيْهِ مَارَأَيْتَ فَلْيُؤَذِّنْ بِهٖ فَاِنَّهٗ اَنْدٰی صَوْتًا مِّنْکَ فَقُمْتُ مَعَ بِلَالٍ رضی اللہ عنہ فَجَعَلْتُ اُلْقِيْهِ عَلَيْهِ وَيُؤَذِّنُ بِهٖ قَالَ فَسَمِعَ ذَالِکَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِیْ بَيْتِهٖ فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَ هٗ وَيَقُوْلُ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَقَدْرَأَيْتُ مِثْلَ مَا اُرٰی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ . (١)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں

---

(١)(سنن ابی داؤد ج 1ص79 باب کیف الاذان ، مسند احمد ج 13ص30، 31 رقم الحدیث 16430 ، سنن ابن ماجۃ ج 1ص51 باب بدء الاذان ، صحیح ابن حبان ص 532 ذکر الخبر المصرح بان النبی ﷺ ھو الذی امر بلالا.. رقم الحدیث 1679 ، صحیح ابن خزیمۃ ج 1 ص 223 رقم الحدیث370)

کو نماز کے لیے جمع کرنے کے لئے ناقوس بجانے کا حکم فرمایا تو میں نے خواب میں ایک آدمی کو دیکھا جو ناقوس اٹھائے ہوئے تھا۔ میں نے اسے کہا: اے اللہ کے بندے! کیا یہ ناقوس بیچو گے؟ اس نے کہا اس کا کیا کرو گے؟ میں نے کہا نماز کے لئے لوگوں کو بلائیں گے تو اس نے کہا کہ میں تمہیں اس سے بہتر الفاظ نہ بتاؤں؟ میں نے کہا کیوں نہیں۔ تو اس نے کہا یوں کہا کرو۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ...... الخ. جب میں صبح کو اٹھا تو آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور جو کچھ خواب میں دیکھا تھا وہ آپ ﷺ کو سنایا۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ خواب حق ہے ان شاء اللہ۔

تم بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑے ہو کر جو کلمات دیکھے ہیں ان کو سکھلا دو۔ اور وہ ان الفاظ کو اذان کی شکل میں کہتے جائیں۔ کیونکہ وہ تم سے زیادہ بلند آواز رکھتے ہیں۔ تو میں بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور ان کو ان کلمات کی تلقین کرنے لگا اور وہ اذان دیتے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آواز سنی۔ آپ رضی اللہ عنہ گھر میں تھے تو جلدی سے چادر کھینچتے ہوئے نکلے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق دے کر بھیجا ہے میں نے بھی یہی خواب دیکھا ہے جو (اذان) اب سن رہا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کا شکر ہے۔

اقامت کے کلمات:

اقامت کے کلمات وہی ہیں جو اذان کے ہیں لیکن اقامت میں حی علی الفلاح کے بعد کلمہ "قَدْقَامَتِ الصَّلٰوۃُ" دو مرتبہ زیادہ کہا جاتا ہے۔

1- اِنَّ ابْنَ مُحَیْرِیْزٍ.... سَمِعَ اَبَامَحْذُوْرَۃَ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْاِقَامَۃَ سَبْعَ عَشَرَۃَ کَلِمَۃً. (۱)

---

(۱)(شرح معانی الآثار ج 1 ص102 باب الاقامۃ کیف ھی؟)

ترجمہ: ابن محیریز رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اقامت کے سترہ کلمات سکھائے۔

سنن ابن ماجہ اور مصنف ابن ابی شیبہ میں اقامت کے ان سترہ کلمات کا ذکر یوں ہے:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ. (۱)

2- حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت جس میں فرشتے کے اذان و اقامت سکھانے کا ذکر ہے۔ اس کے بعض طرق میں یہ الفاظ ہیں:

”ثُمَّ اَمْھَلَ ھُنَیَّۃً ثُمَّ قَامَ فَقَالَ مِثْلَھَا اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ: زَادَ بَعْدَ مَاقَالَ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ. (۲)

ترجمہ: اذان کہنے کے بعد فرشتہ تھوڑی دیر رکا پھر کھڑا ہوا اور اذان کی مثل کلمات کہے لیکن:

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد **قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ** کے کلمات زیادہ کہے۔

3- **عَنْ عُبَیْدٍ مَوْلٰی سَلْمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ اَنَّ سَلْمَۃَ بْنَ الْاَکْوَعِ رضی اللہ عنہ کَانَ**

---

(۱)(مصنف ابن ابی شیبۃ ج 2ص 312،313 ماجاء فی الاذان والاقامۃ کیف ھو؟رقم الحدیث 2132 ،سنن ابن ماجۃ ج 1ص 52 باب الترجیع فی الاذان)

(۲)(سنن ابی داؤد ج1 ص82 باب کیف الاذان ،السنن الکبریٰ للبھیقی ج 1ص 391 باب استقبال القبلۃ بالاذان و الاقامۃ ،المعجم الکبیر للطبرانی ج 8 ص 447 رقم الحدیث 16691 ،جامع المسانید ج 1ص 299 تا ص 301)

یُثَنِّی الْاِقَامَۃَ. (۱)

ترجمہ: حضرت عبید ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمہ بن الاکوع ؓ اقامت کے کلمات دوہرے کہا کرتے تھے (یعنی اَشْھَدُ اَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سے آخر تک تمام کلمات دو دو مرتبہ کہتے تھے)

4- مؤذن رسول حضرت بلال ؓ سے مروی اقامت بھی مثنیٰ مثنیٰ (دوہری) ہے۔ (۲)

فجر کی اذان میں ’’اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ‘‘ کا اضافہ:

1- حضرت ابو محذورۃ ؓ کی روایت میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

فَاِنْ کَانَ صَلٰوۃُ الصُّبْحِ قُلْتَ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ. (۳)

ترجمہ: جب صبح کی نماز کے لئے اذان دو تو اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کہا کرو۔

2- **عَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ مِنَ السُّنَّۃِ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ فِیْ اَذَانِ الْفَجْرِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَالَ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ. (۴)**

---

(۱) (مصنف ابن ابی شیبۃ ج 2 ص 320 من کان یشفع الاقامۃ ویری ان یثنیھا ، رقم الحدیث 2150، شرح معانی الآثار ج 1 ص 102 باب الاقامۃ کیف ھی؟)

(۲) (شرح معانی الآثار للطحاوی ج 1 ص 101 باب الاقامۃ کیف ھی؟ ، مصنف عبد الرزاق ج 1 ص 346 باب بدء الاذان، حدیث 1794)

(۳) (سنن ابی داؤد ج 1 ص 79 باب کیف الاذان ، السنن الکبری للبیھقی ج 1 ص 422 باب التثویب فی اذان الصبح)

(۴) (السنن الکبری للبیھقی ج 1 ص 423 باب التثویب فی اذان الصبح، صحیح ابن خزیمۃ ج 1 ص 233 باب التثویب فی اذان الصبح، رقم الحدیث 386)

ترجمہ: حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ مؤذن جب فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہے تو ''اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ'' بھی کہا کرے۔

اذان واقامت کا طریقہ:

1- عَنْ جابِرٍ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لِبِلَالٍ. یَابِلَالُ! اِذَا اَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ فِیْ اَذَانِکَ وَاِذَا اَقَمْتَ فَاحْدُرْ. (۱)

ترجمہ حضرت جابر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال ؓ کو فرمایا۔ اے بلال! جب تو اذان کہے تو ٹھہر ٹھہر کر کہا کر اور جب اقامت کہے تو جلدی جلدی کہا کر۔

2- عَنْ عَمَّارِبْنِ سَعْدٍ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَمَرَبِلَالًا اَنْ یَّجْعَلَ اِصْبَعَیْہِ فِیْ اُذُنَیْہِ وَقَالَ اِنَّہٗ اَرْفَعُ لِصَوْتِکَ. (۲)

ترجمہ: حضرت عمار بن سعد ؓ (مؤذن رسول ﷺ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال ؓ کو حکم دیا کہ اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال کر اذان دیں آپ ﷺ نے فرمایا یہ عمل تمہاری آواز کو بلند کرے گا۔

اذان واقامت کا جواب:

1- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ فَقَالَ اَحَدُکُمْ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَر. ثُمَّ قَالَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآاِلٰہَ

---

(۱)(جامع الترمذی ج 1 ص48 باب ماجاء فی الترسل فی الاذان، مسند عبد بن حمید ص 310 رقم الحدیث 1008، السنن الکبری للبیہقی ج 1 ص428 باب ترسیل الاذان و حذم الاقامۃ)

(۲)(سنن ابن ماجۃ ج1 ص52 باب السنۃ فی الاذان)

اِلَّا اللّٰہُ . قَالَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ثُمَّ قَالَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًارَّسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ. ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلٰی الصَّلٰوۃِ قَالَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ. ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ. ثُمَّ قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ. قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِنْ قَلْبِہٖ دَخَلَ الْجَنَّۃَ. (۱)

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مؤذن اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہےتوتم اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہوجب مؤذن اَشْھَدُ اَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہےتوتم بھی اَشْھَدُ اَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہو(اسی طرح آخراذان تک اس کا جواب ذکرکیا) پھرفرمایاجو یہ دل سے کہے گا جنت میں داخل ہوگا۔

2- عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ ؓ اَوْعَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّ بِلَالًا اَخَذَ فِی الْاِقَامَۃِ فَلَمَّا اَنْ قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَاوَقَالَ فِیْ سَائِرِ الْاِقَامَۃِ کَنَحْوِحَدِیْثِ عُمَرَفِی الْاَذَانِ.(۲)

ترجمہ: حضرت ابوامامہ ؓ آنحضرت ﷺ کے بعض دیگراصحاب سے مروی ہے کہ حضرت بلال ؓ نے اقامت کہنا شروع کی جب قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کہاتو نبی ﷺ نے فرمایااَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَا اورپوری اقامت میں اسی طرح کلمات کودہراتے رہےجیسا

---

(۱)(صحیح مسلم ج 1ص167 باب استحباب القول مثل قول الموذن لمن سمعه ،سنن ابی داؤد ج 1ص85 باب ما یقول اذا سمع الموذن ،صحیح ابن خزیمة ج1 ص 248باب ذکر فضیلة هذا القول عند سماع الاذان، رقم الحدیث 417 ،صحیح ابن حبان ص 535 ذکر ایجاب دخول الجنة...، رقم الحدیث1685)

(۲)(سنن ابی داؤد ج 1ص85 باب ما یقول اذا سمع الاقامة ،السنن الکبری للبیهقی ج 1 ص411 باب ما یقول اذا سمع الاقامة، کنز العمال ج 8ص 169اجابة المؤذن، رقم 23258)

کہ حضرت عمر ؓ کی روایت میں اذان کے جواب میں اسے دہرانے کا ذکر ہے۔

اذان کے بعد کی دعا:

عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰہِ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ النِّدَاءَ ”اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًامَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ“حَلَّتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ. (۱)

ترجمہ: حضرت جابر ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اذان سننے کے بعد یہ دعا پڑھی تو قیامت کے دن اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

دعا کا ترجمہ یہ ہے۔اے اللہ! اے اس دعوت کاملہ اور اس کھڑی ہونے والی نماز کے رب تو محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں اس مقام محمود پر پہنچادے جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے“

سنن کبریٰ بیہقی وغیرہ میں ”اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ“ (بے شک تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا) کے الفاظ قوی سند سے آئے ہیں۔(۲)

---

(۱)(صحیح البخاری ج 1ص86 باب الدعاء عند النداء ،سنن ابی داؤد ج 1ص85 باب ما جاء فی الدعاء ،جامع الترمذی ج 1ص 51 باب منہ[ای ما یقول اذا اذن المؤذن])

(۲)(السنن الکبری للبیھقی ج 1ص 410 باب ما یقول اذا فرغ من ذلک ،کتاب الدعوات الکبیر للبیھقی ج 1ص 34،احیاء علوم الدین للغزالی ج 1ص 182 کتاب اسرار الصلاۃ، الباب الاول)

تعداد رکعات

فرض نمازوں کی تعداد رکعات:

فجر...............................دو رکعات

ظہر...............................چار رکعات

عصر...............................چار رکعات

مغرب...........................تین رکعات

عشاء...........................چار رکعات

فرائض کی مندرجہ بالا تعدادِ رکعات آنحضرت ﷺ کے زمانے سے اب تک امت کے تواترِ عملی سے ثابت ہے۔ علاوہ ازیں کتب حدیث میں یہ تعداد مفصلاً مذکور ہے۔ اس بارے میں ایک حدیث نقل کی جاتی ہے:

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِنِ الْاَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ جَاءَ جِبْرَائِیْلُ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ وَذٰلِکَ دُلُوْکُ الشَّمْسِ حِیْنَ مَالَتْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَصَلَّی الظُّهْرَ اَرْبَعاً ثُمَّ اَتَاهُ حِیْنَ کَانَ ظِلُّهٗ مِثْلَهٗ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ فَقَامَ فَصَلَّی الْعَصْرَ اَرْبَعاً ثُمَّ اَتَاهُ حِیْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ لَهٗ قُمْ فَصَلِّ فَقَامَ فَصَلَّی الْمَغْرِبَ ثَلَاثاً ثُمَّ اَتَاهُ حِیْنَ غَابَ الشَّفَقُ.

فَقَالَ لَهٗ قُمْ فَصَلِّ فَقَامَ فَصَلَّی الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ اَرْبَعاً ثُمَّ اَتَاهُ حِیْنَ بَرَقَ الْفَجْرُ فَقَالَ لَهٗ قُمْ ! فَصَلِّ !فَقَامَ فَصَلَّی الصُّبْحَ رَکْعَتَیْنِ .(۱)

---

(۱)(مسند اسحاق بن راهویه بحواله نصب الرایة ج1 ص223 باب المواقیت، المعجم الکبیر للطبرانی ج 7 ص129,130 رقم14143، السنن الکبریٰ للبیهقی ج1 ص 361باب عدد رکعات الصلوات الخمس)

ترجمہ: حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور کہا کہ کھڑے ہوں اور نماز پڑھیں۔ یہ سورج کے ڈھلنے کا وقت تھا، جبکہ سورج ڈھل گیا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور ظہر کی چار رکعات پڑھیں پھر ان کے پاس حضرت جبرئیل آئے، جبکہ سایہ ایک مثل کے برابر ہو گیا تھا۔ تو انہوں نے کہا کہ کھڑے ہوں اور نماز ادا کریں۔

آپ ﷺ نے عصر کی چار رکعات پڑھیں۔ پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام اس وقت آئے جب سورج غروب ہو گیا تھا۔ تو انہوں نے کہا کہ کھڑے ہوں اور نماز پڑھیں۔ تو آپ ﷺ نے مغرب کی تین رکعات پڑھیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام اس وقت آئے جب شفق غائب ہو گئی تھی اور کہا کہ نماز پڑھیں۔ تو آپ ﷺ نے عشاء کی چار رکعات پڑھیں۔ پھر جبرئیل علیہ السلام اس وقت آئے جب صبح طلوع ہوئی تو آپ ﷺ سے کہا کہ نماز ادا کریں تو آپ ﷺ نے صبح کی دو رکعت پڑھیں۔ سنن مؤکدہ کی بارہ رکعتیں ہیں، تفصیل یوں ہے:

2 رکعات فجر سے پہلے

4 رکعات ظہر سے پہلے اور 2 رکعات ظہر کے بعد

2 رکعات مغرب کے بعد

2 رکعات عشاء کے بعد

عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ ثِنْتَىْ عَشَرَةَ رَكْعَةً بُنِىَ لَهٗ بَيْتٌ فِى الْجَنَّةِ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ صَلَاةِ

---

(۱)(جامع الترمذی ج1 ص94 باب ماجاء فی من صلی فی یوم ولیلة ثنتی عشرة رکعة)

()(رواہ مسلم مختصراً فی صحیحہ ج ۱ ص ۲۵۱ باب فضل السنن الراتبة قبل الفرائض)

الْغَدَاةِ.(۱)

ترجمہ: ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص دن رات میں بارہ رکعتیں پڑھے گا اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیا جائے گا چار ظہر سے پہلے، دو ظہر کے بعد، دو مغرب کے بعد، دو عشاء کے بعد اور دو فجر سے پہلے۔

فجر کی رکعات:

2 سنت (مؤکدہ) اور 2 فرض

1: **عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ تَعَاهُدًا مِنْهُ عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ .(۱)**

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کسی نفل کی اتنی زیادہ پابندی نہیں فرماتے تھے جتنی فجر کی دو رکعتوں کی کرتے تھے۔

2: **عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاتَدَعُوْهُمَا وَاِنْ طَرَدَتْكُمُ الْخَيْلُ .(۲)**

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فجر کی دو رکعتوں کو نہ چھوڑو خواہ تمہیں گھوڑے روند ڈالیں۔

ظہر کی رکعات:

4 سنت (مؤکدہ) 4 فرض 2 سنت (مؤکدہ) 2 نفل

---

(۱)(صحیح البخاری ج1 ص156 باب تعاهد رکعتی الفجر، صحیح مسلم ج1 ص 251 باب استحباب رکعتی الفجر والحث علیها الخ)

(۲)(سنن ابی داؤد ج 1 ص186 باب فی تخفیفهما[رکعتی الفجر، شرح معانی الآثار ج 1 ص209 باب القرأة فی رکعتی الفجر)

1: **عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ لَايَدَعُ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِوَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ.** (۱)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور فجر سے پہلے دو رکعتیں کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔

2: **عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰى قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا اَرْبَعًا حَرَّمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى النَّارِ.** (۲)

ترجمہ: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ظہر سے پہلے چار اور ظہر کے بعد چار رکعات پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اس کو آگ پر حرام فرمادیں گے

فائدہ: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی گزشتہ روایت میں دو رکعت سنت مؤکدہ کا ثبوت ملتا ہے اور اس روایت میں ظہر کے بعد چار رکعت کا تذکرہ ہے۔ تو دو رکعت سنت مؤکدہ کے علاوہ یہ دو نفل ہیں۔

عصر کی رکعات:

4 سنت (غیر مؤکدہ) 4 فرض

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَاً صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا. (۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو عصر سے پہلے چار رکعت پڑھتا ہے۔

---

(۱) (صحیح البخاری ج1 ص 157 باب الرکعتین قبل الظهر)

(۲) (جامع الترمذی ج1 ص98 باب اٰخر [من سنن الظهر)

(۳) (جامع الترمذی ج1 ص98 باب ما جاء فی الاربع قبل العصر)

مغرب کی رکعات:

3رکعات فرض   2سنت (مؤکدہ)   2نفل

1: **عَنِ ابْنِ عُمَرَ** رضی اللہ عنہما **قَالَ مَنْ رَکَعَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ کَانَ کَالْمُعَقِّبِ غَزْوَةً بَعْدَغَزْوَةٍ.**(۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس نے مغرب کی نماز کے بعد چار رکعت پڑھیں تو وہ ایسا ہے جیسے ایک غزوے کے بعد دوسرا غزوہ کرنے والا۔

2: **عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَنْجَرَةَ** رحمۃ اللہ علیہ **قَالَ کَانُوْا یَسْتَحِبُّوْنَ اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ بَعْدَ الْمَغْرِبِ.**(۲)

ترجمہ: حضرت ابومعمر عبداللہ بن سنجرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مغرب کے بعد چار رکعت پڑھنے کو مستحب سمجھتے تھے۔

عشاء کی رکعات:

4سنت (غیر مؤکدہ)، 4فرض، 2سنت (مؤکدہ)، 2نفل، 3وتر، 2نفل

1: **عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ** رحمۃ اللہ علیہ **کَانُوْا یَسْتَحِبُّوْنَ اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ قَبْلَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ.**(۳)

ترجمہ: حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عشاء کی نماز سے پہلے چار رکعت پڑھنے کو مستحب سمجھتے تھے۔

2: **عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰی** رحمۃ اللہ علیہ **اَنَّ عَائِشَةَ** رضی اللہ عنہا **سُئِلَتْ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ**

---

(۱) (مصنف عبدالرزاق ج 2 ص415 باب الصلاة فیمابین المغرب والعشاء، رقم الحدیث 4740)

(۲)(مختصر قیام اللیل للمروزی ص85 باب یصلی بین المغرب والعشاء اربع رکعات)

(۳)(مختصر قیام اللیل للمروزی ص85 یصلی بین المغرب والعشاء اربع رکعات)

اللّٰہِ ﷺ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ فَقَالَتْ کَانَ یُصَلِّیْ صَلٰوۃَ الْعِشَاءِ فِیْ جَمَاعَۃٍ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلٰی اَھْلِہٖ فَیَرْکَعُ اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ ثُمَّ یَأْوِیْ اِلٰی فِرَاشِہٖ.(۱)

ترجمہ: حضرت زرارہ بن اوفی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے رسول اللہ ﷺ کی درمیانِ رات والی نماز کے متعلق پوچھا گیا، تو انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھ کر گھر تشریف لاتے تو چار رکعتیں پڑھتے پھر اپنے بستر پر آرام فرماتے۔

3: **عَنْ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یُوْتِرُ بِثَلَاثٍ یَقْرَءُ فِیْ اَوَّلِ رَکْعَۃٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَفِی الثَّانِیَۃِ قُلْ یَااَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ وَفِی الثَّالِثَۃِ قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ.(۲)**

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ وتر تین رکعت پڑھتے تھے پہلی رکعت میں "**سبح اسم ربک الاعلیٰ**" پڑھتے، دوسری رکعت میں "**قل یا ایھا الکافرون**" اور تیسری رکعت میں "**قل ھو اللہ احد**" اور معوذتین پڑھتے تھے۔

4: **عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ رحمۃ اللہ علیہ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا عَنْ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَتْ کَانَ یُصَلِّیْ ثَلَاثَ عَشَرَۃَ رَکْعَۃً یُصَلِّیْ ثَمَانَ رَکْعَاتٍ ثُمَّ یُوْتِرُ ثُمَّ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ وَھُوَ جَالِسٌ.(۳)**

ترجمہ: حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے

---

(۱)(سنن ابی داؤد ج1ص 197 باب فی صلوۃ اللیل)

(۲)(شرح معانی الآثار ج 1ص200 باب الوتر، صحیح ابن حبان ص 718 ذکر الاباحۃ للمرء ان یضم قراءۃ المعوذتین الخ، رقم الحدیث 2448، مصنف عبد الرزاق ج 2ص404 باب ما یقرء فی الوتر الخ، رقم الحدیث 1257) (۳)(صحیح مسلم ج1ص254 باب صلوۃ اللیل و عدد رکعات النبی ﷺ فی اللیل، صحیح البخاری ج1ص155 باب المداومۃ علی رکعتی الفجر)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق سوال کیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے۔ پہلے آٹھ رکعت (تہجد) پڑھتے، پھر وتر پڑھتے، پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے۔

5: عَنْ اُمِّ سَلْمَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یُصَلِّیْ بَعْدَ الْوِتْرِ رَکْعَتَیْنِ .(۱)

ترجمہ: ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

---

(۱)(جامع الترمذی ج 1 ص 108 باب ماجاء لا وتران فی لیلة، سنن ابن ماجة ج 1ص 83 باب ما جاء فی الرکعتین بعد الوتر جالساً)

طریقہ نماز

نیت کرنا:

1- اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ. (۱)

ترجمہ: انہیں حکم دیا گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اُس کے لئے اپنے دین کو خالص کر کے یکسو ہو کر۔

2- **عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ. (۲)**

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اعمال کا دارو مدار نیت پر ہے۔

استقبال قبلہ:

1- اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ. (۳)

ترجمہ: اور تم جہاں کہیں بھی ہو تو پھیر دو اپنے چہروں کو اسی کی طرف.

2- **عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ... اِذَا قُمْتَ اِلَى**

---

(۱)(سورۃ البینۃ: 5)

(۲)(مسند ابی حنیفۃ بروایت الحارثی ج 1 ص 250 رقم الحدیث 264، صحیح البخاری ج 1 ص 2 باب کیف بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

(۳)(سورۃ البقرۃ: 144)

الصَّلٰوةِ فَاسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تو نماز کے لئے کھڑا ہوتو اچھی طرح وضو کر اور پھر قبلہ کی طرف منہ کر۔

استقبال قبلہ کے وقت چہرہ قبلہ کی طرف ہونا:

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ بَيْنَ النَّاسِ بِقُبَآءٍ فِیْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ اِذْ جَآءَ هُمْ آتٍ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْاٰنٌ وَقَدْاُمِرَ اَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَكَانَتْ وُجُوْهُهُمْ اِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْااِلَى الْكَعْبَةِ. (۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) مسجد قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک آنے والا آیا اور کہنے لگا کہ رسول اللہ ﷺ پر اس رات قرآن نازل ہوا ہے اور آپ ﷺ کو حکم ہوا ہے کہ کعبہ کی طرف منہ کر لیں، تم بھی کعبہ کی طرف منہ کر لو۔ پہلے ان کے چہرے شام (بیت المقدس) کی طرف تھے تو وہ (نماز ہی میں) کعبہ کی طرف پھر گئے۔

تکبیر کہتے ہوئے استقبال قبلہ کرنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو نماز کا طریقہ سکھاتے ہوئے فرمایا:

---

(۱)(صحیح بخاری ج 2ص286 باب اذا حنث ناسیا فی الایمان، صحیح مسلم ج 1ص170 باب وجوب قراء الفاتحة فی كل ركعة)

(۲)(صحیح البخاری ج1 ص58 باب ما جاء فی القبلة، صحیح مسلم ج 1ص200 باب تحویل القبلة..)

ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ. (۱)

ترجمہ: پھر قبلہ کی طرف منہ کر۔

قیام کرنا:

1- اللہ تعالی کا فرمان ہے۔

وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ. (۲)

ترجمہ: اور اللہ کے حضور عاجزی کے ساتھ کھڑے رہا کرو۔

2- **عَنْ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ:... فَسَئَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ صَلِّ قَائِماً .(۳)**

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھڑے ہو کر پڑھو۔“

قیام میں نگاہیں سجدے کی جگہ رکھنا:

1- **عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَااَنَسُ: اِجْعَلْ بَصَرَكَ حَيْثُ تَسْجُدُ. (۴)**

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انس! اپنی نظر سجدے کی جگہ پر رکھو۔

---

(۱)(صحیح البخاری ج 2ص986 باب اذا حنث ناسیا فی الایمان ،صحیح مسلم ج 1ص 170 باب تحویل القبلة) (۲)(سورة البقرة : 238)

(۳)(صحیح البخاری ج 1ص 150 باب اذا لم یطق قاعدا ،سنن ابی داؤد ج 1ص 144 باب فی صلوة القاعد)

(۴)(السنن الکبری للبیهقی ج 2ص 284 باب لایجاوز بصره موضع السجود ،مشکوة المصابیح ج 1ص 91 باب ما لا یجوز من العمل فی الصلوة)

2- **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَااسْتَفْتَحَ الصَّلٰوةَ ......وَيَشْخَصُ بِبَصَرِهٖ اِلٰى مَوْضِعِ سُجُوْدِهٖ.** (۱)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو اپنی نگاہوں کو سجدہ کی جگہ پر جما لیتے۔“

تکبیر تحریمہ کہنا:

1- اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَذَكَرَاسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى. (۲)

ترجمہ: اور اپنے رب کا نام لیا پھر نماز پڑھی۔

2- **عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِيْمُهَاالتَّكْبِيْرُوَتَحْلِيْلُهَاالتَّسْلِيْمُ.** (۳)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نماز کی کنجی طہارت ہے۔ اس کی تحریم ”اللہ اکبر“ کہنا ہے اور اس کی تحلیل سلام پھیرنا ہے۔

الفاظ تکبیر:

1- اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ. (۴)

ترجمہ: اور اپنے رب کی بڑائی بیان کیجئے۔

---

(۱)(الترغیب والترہیب للاصبہانی ج2 ص421 فصل فی الترھیب من الالتفات فی الصلوۃ)

(۲)(سورۃ الاعلیٰ: 15)

(۳)(سنن ابی داؤد ج 1ص98 باب فی تحریم الصلوۃ، جامع الترمذی ج 1ص6 باب ما جاء فی مفتاح الصلوۃ الطھور)

(۴)(سورۃ المدثر: 3)

2- عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مَسْلَمَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ اِذَا قَامَ یُصَلِّیْ تَطَوُّعاً قَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ .(۱)

ترجمہ: حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نفل نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو ''اللہ اکبر'' کہتے۔

امام کا جہراً تکبیر کہنا:

عَنْ سَعِیْدِبْنِ الْحَارِثِ قَالَ: اِشْتَکٰی اَبُوْھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ اَوْغَابَ فَصَلّٰی اَبُوْسَعِیْدِنِ الْخُدْرِی رضی اللہ عنہ فَجَھَرَ بِالتَّکْبِیْرِ حِیْنَ اِفْتَتَحَ وَحِیْنَ رَکَعَ (۲)

ترجمہ: حضرت سعید بن حارث رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے:

''ایک بار حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیمار ہوگئے یا کہیں گئے ہوئے تھے (اس میں راوی کو شک ہے) تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی تو تکبیر کو بلند آواز سے کہا جب نماز شروع کی اور جب رکوع کیا۔

مقتدی ومنفرد کا سراً تکبیر کہنا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض وفات کی نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرماتی ہیں:

خَرَجَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم یُھَادِیْ بَیْنَ رَجُلَیْنِ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْہِ یَخُطُّ بِرِجْلَیْہِ الْاَرْضَ فَلَمَّارَاٰہُ اَبُوْبَکْرٍ رضی اللہ عنہ ذَھَبَ یَتَاَخَّرُفَاَشَارَاِلَیْہِ اَنْ صَلِّ فَتَاَخَّرَاَبُوْبَکْرٍ رضی اللہ عنہ

---

(۱)(سنن النسائی ج 1ص143 باب نوع آخر من الذکر والدعا الخ،المعجم الکبیر للطبرانی ج 8 ص226 رقم الحدیث 15857)

(۲)(السنن الکبری للبیہقی ج 2ص 18باب جہر الامام بالتکبیر ،صحیح البخاری ج1 ص114 باب یکبر وھو ینحض من السجدتین)

وَقَعَدَ النَّبِیُّ ﷺ اِلٰی جَنْبِهٖ وَاَبُوْبَکْرٍ رضی اللہ عنہ یُسْمِعُ النَّاسَ التَّکْبِیْرَ. (۱)

ترجمہ: نبی اکرم ﷺ دو آدمیوں کے بیچ میں سہارا لیتے ہوئے باہر تشریف لے گئے گویا میں اِس وقت بھی آپ ﷺ کی طرف دیکھ رہی ہوں کہ آپ ﷺ کے دونوں پیر زمین پر گھسٹتے جاتے ہیں۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے لیکن آپ ﷺ نے ان کو فرمایا کہ پڑھو چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کچھ پیچھے ہٹنے لگے اور نبی ﷺ ان کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو تکبیر سناتے جاتے تھے

چار رکعت نماز میں بائیس تکبیریں ہیں:

1- عَنْ عِکْرَمَةَ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ شَیْخٍ بِمَکَّةَ فَکَبَّرَ ثِنْتَیْنِ وَعِشْرِیْنَ تَکْبِیْرَةً. (۲)

ترجمہ: حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے مکہ میں ایک شیخ کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں نے بائیس تکبیریں کہیں۔

فائدہ: ”شیخ“ سے مراد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں جیسا کہ سنن طحاوی ج 1 ص 161 پر تصریح موجود ہے۔

2- حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے ایک بار لوگوں کو جمع کرکے آپ ﷺ کا طریقہ نماز سکھایا: اس حدیث میں یہ الفاظ ہیں:

”ثُمَّ صَلّٰی بِهِمُ الظُّهْرَ فَکَبَّرَ فِیْهِمَا ثِنْتَیْنِ وَعِشْرِیْنَ تَکْبِیْرَةً“ (۳)

ترجمہ: آپ ﷺ نے لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی اور اس میں بائیس تکبیریں کہیں۔

---

(۱)(صحیح بخاری ج1 ص99.98 باب من اسمع الناس تکبیر الامام)

(۲)(صحیح البخاری ج1 ص108 باب التکبیر اذا قام من السجود)

(۳)(مصنف عبد الرزاق ج2 ص40 باب التکبیر، رقم الحدیث 2509)

شروع نماز میں رفع یدین کرنا:

1- عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ تُرْفَعُ الْاَیْدِیْ فِیْ سَبْعِ مَوَاطِنَ ......فِیْ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ .(۱)

ترجمہ: حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا سات مقامات پر ہاتھوں کو اٹھایا جاتا ہے (ان میں سے ایک) شروع نماز میں۔ (یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت)

2- عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ حِیْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ رَفَعَ یَدَیْہِ (۲)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب نماز شروع کی تو رفع یدین کیا۔

رفع یدین کی کیفیت:

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا کَبَّرَ لِلصَّلٰوۃِ نَشَرَ اَصَابِعَہٗ. (۳)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لئے تکبیر کہتے تو اپنی انگلیوں کو کھلا رکھتے۔

تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کہاں تک اٹھائے جائیں؟

1- عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ اِنَّہٗ رَاَیَ النَّبِیَّ ﷺ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ رَفَعَ

---

(۱)(شرح معانی الآثار ج1 ص416 باب رفع الیدین عند رویت البیت)

(۲)(سنن ابی داؤد ج1 ص112 باب تفریع استفتاح الصلوۃ)

(۳)(جامع الترمذی ج 1ص 56باب نشر الاصابع عند التکبیر ،صحیح ابن خزیمہ ج 1ص263 باب نشر الاصابع عند رفع الیدین... رقم الحدیث 458)

يَدَيْهِ حَتّٰى تَكَادَ اِبْهَامَاهُ تُحَاذِیْ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ. (١)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب نماز شروع فرماتے تو رفع یدین کرتے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں انگوٹھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کانوں کی لو کے برابر ہو جاتے۔

2- **عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رضی اللہ عنہ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ اِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذٰى بِهِمَا اُذُنَيْهِ...... وَفِیْ رِوَايَةٍ...... حَتّٰى يُحَاذِیَ بِهِمَا فُرُوْعَ اُذُنَيْهِ. (٢)**

ترجمہ: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے تھے تو دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے تھے یہاں تک کہ انہیں کانوں کے قریب کر لیتے ایک روایت میں ہے کہ اپنے کانوں کی لو کے برابر کر لیتے تھے۔“

رفع یدین میں ہتھیلیوں کا قبلہ رخ ہونا:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اسْتَفْتَحَ اَحَدُكُمُ (الصَّلٰوةَ) فَلْيَرْفَعْ يَدَيْهِ وَلْيَسْتَقْبِلْ بِبَاطِنِهِمَا الْقِبْلَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَمَامَهٗ. (٣)

---

(١) (سنن النسائی ج 1ص141 باب موضع الابهامين عند الرفع ،سنن ابی داؤد ج 1ص 112باب تفريع استفتاح الصلوٰۃ ،مصنف ابن ابی شیبه ج 2ص406باب الی این يبلغ بيده،رقم الحديث2425)

(٢) (المحلی بالآثارلابن حزم ج2 ص264 تحت مسئله 35 ،مصنف ابن ابی شيبه ج2 ص407 باب الی این يبلغ بيده، رقم الحديث2427)

(٣) (المعجم الاوسط للطبرانی ج 6ص9 رقم الحديث 7801،السنن الكبری للبيهقی ج2 ص27 باب كيفية رفع اليدين ،مجمع الزوائد ج 2ص 270باب رفع اليدين فی الصلوٰۃ رقم الحديث2589)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز شروع کرے تو دونوں ہاتھوں کو اٹھائے اور ہتھیلیوں کو قبلہ رخ کرے کیونکہ اللہ تعالی اس کے سامنے ہوتا ہے۔

دائیں ہاتھ سے بائیں کو پکڑنا:

عَنِ ابْنِ عَبَّاس رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِنَّا مَعْشَرَ الْاَنْبِیَاءِ اُمِرْنَا اَنْ نُؤَخِّرَ سُحُوْرَنَا وَنُعَجِّلَ فِطْرَنَا وَاَنْ نُمْسِکَ بِاَیْمَانِنَا عَلٰی شَمَائِلِنَا فِیْ صَلٰوتِنَا. (۱)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم انبیاء علیہم السلام کی جماعت کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ سحری تاخیر سے کریں، افطار جلدی کریں اور نماز میں اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر رکھ کر پکڑیں۔

دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کے گٹے (کلائی) پر رکھنا:

1- عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَا نُظُرَنَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کَیْفَ یُصَلِّیْ؟ قَالَ فَنَظَرْتُ اِلَیْہِ قَامَ فَکَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی حَاذَتَا اُذُنَیْہِ ثُمَّ وَضَعَ یَدَہٗ الْیُمْنٰی عَلٰی ظَهْرِ کَفِّهِ الْیُسْرٰی وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ. (۲)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں نے کہا کہ دیکھوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے نماز پڑھتے ہیں؟ تو میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے

---

(۱) (صحیح ابن حبان ص 555.554 ذکر الاخبار عما یستحب للمرء، رقم الحدیث 1770، المعجم الکبیر للطبرانی ج 5 ص 233 رقم الحدیث 10693، المعجم الاوسط ج 3 ص 179 رقم الحدیث 4249)

(۲) (صحیح ابن حبان ص 577 ذکر ما یستحب للمصلی رفع الیدین.. رقم الحدیث 1860، سنن النسائی ج 1 ص 141 باب موضع الیمین من الشمال فی الصلوٰۃ، سنن ابی داؤد ج 1 ص 112 باب تفریع استفتاح الصلوٰۃ)

ہوئے، تکبیر کہی اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ کانوں کے قریب کر لئے پھر اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی پشت، گٹے اور کلائی پر رکھا۔

2- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ؓ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ اَنْ يَّضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِى الصَّلٰوةِ . (۱)

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے کہ لوگوں (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و تابعین رحمۃ اللہ علیہم) کو حکم دیا جاتا کہ نماز کے وقت آدمی اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں کلائی پر رکھے۔

ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا:

1- عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ؓ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِىَّ ﷺ وَضَعَ يَمِيْنَهٗ عَلٰى شِمَالِهٖ فِى الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرَّةِ. (۲)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھے ہوئے تھے۔

2- عَنْ عَلِىٍّ ؓ قَالَ اِنَّ مِنَ السُّنَّةِ فِى الصَّلٰوةِ وَضْعَ الْاَكُفِّ عَلَى الْاَكُفِّ تَحْتَ السُّرَّةِ. (۳)

ترجمہ: حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ نماز میں سنت یہ ہے کہ اپنے (دائیں) ہاتھ کو (بائیں) ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا جائے۔

3- عَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ ثَلَاثٌ مِّنْ اَخْلَاقِ النُّبُوَّةِ تَعْجِيْلُ الْاِفْطَارِ وَ تَاخِيْرُ

---

(۱)(صحیح البخاری ج 1 ص 102 باب وضع الیمنی علی الیسریٰ)

(۲)(مصنف ابن ابی شیبة ج3 ص 321، 322، وضع الیمین علی الشمال، رقم الحدیث 3959)

(۳)(الاحادیث المختارہ للمقدسی ج2 ص 387 رقم الحدیث 771, مصنف ابن ابی شیبة ج 3 ص 324، وضع الیمین علی الشمال، رقم الحدیث 3966)

السُّحُوْرِ وَوَضْعُ الْيَدِالْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرىٰ فِى الصَّلٰوةِ تَحتَ السُّرَّةِ. (۱)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین چیزیں نبوت کے اخلاق میں سے ہیں۔

1: روزہ جلدی افطار کرنا۔

2: سحری دیر سے کھانا۔

3: نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں پر ناف کے نیچے رکھنا۔

ثناء (سبحانک اللھم پڑھنا):

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَاافْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ قَالَ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰى جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ. (۲)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو **سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ** آخرتک پڑھتے تھے۔

ترجمۂ ثناء: اے اللہ! تو (شریکوں سے) پاک ہے، تیری تعریف کرتا ہوں، تیرا نام برکت والا ہے، تیری شان سب سے اونچی ہے اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

2- عَنْ عَبْدَةَ اَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ کَانَ یَجْھَرُبِھٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ یَقُوْلُ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰى جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ. (۳)

ترجمہ: حضرت عبدہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان کلمات کو بلند آواز سے کہتے تھے **سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ** آخرتک۔ (غالباً یہ تعلیم کے لئے ہوگا)

---

(۱) (الجوھر النقی علی البیھقی ج2 ص32 باب وضع الیدین علی الصدر فی الصلوۃ)

(۲) (سنن النسائی ج 1 ص 143 باب نوع آخر من الذکر)

(۳) (صحیح مسلم ج 1 ص 172 باب حجۃ من قال لا یجھر بالبسملۃ)

ثناء سراً پڑھنا:

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَرْبَعٌ يُخَافِتُ بِهِنَّ الْاِمَامُ ......سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ چار چیزیں ہیں جنہیں امام آہستہ پڑھے ان میں پہلی **سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ** ہے۔

اعوذ باللہ پڑھنا:

1- اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ .(۲)

ترجمہ: جب آپ قرآن کی تلاوت کیا کریں تو شیطان مردود سے بچاؤ کے لئے اللہ کی پناہ مانگ لیا کریں۔ (یعنی اعوذ باللہ پڑھا کریں)

2- **عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ** رضی اللہ عنہ **اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ** صلی اللہ علیہ وسلم **کَانَ يَقُوْلُ قَبْلَ الْقِرَاءَ ةِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ.** (۳)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرات سے قبل **اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ** پڑھتے تھے۔

بسم اللہ پڑھنا:

1- **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** رضی اللہ عنہ **قَالَ کَانَ النَّبِیُّ** صلی اللہ علیہ وسلم **يَفْتَتِحُ صَلٰوتَهٗ بِبِسْمِ اللّٰهِ**

---

(۱)(کتاب الآثار لابی حنیفۃ ج 1ص 108رقم الحدیث 83 باب الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم ،مصنف عبد الرزاق ج2 ص57 باب ما يخفى الامام، رقم الحديث 2599)

(۲)(سورة النحل :98)

(۳)(مصنف عبد الرزاق ج 2ص 56 باب متى يستعيذ، رقم الحديث 2599)

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ نماز شروع فرماتے تھے۔

2- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّهٗ اِذَا كَانَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَرَءَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ .(۲)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز شروع کرتے تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے تھے

اعوذ باللہ اور بسم اللہ آہستہ پڑھنا:

1- عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَبِیْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَعُمَرَ رضی اللہ عنہ وَعُثْمَانَ رضی اللہ عنہ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِّنْهُمْ يَقْرَءُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.(۳)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔ میں نے ان میں سے کسی سے بھی نہیں سنا کہ وہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے ہوں۔

2- عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يُسِرُّ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فِی الصَّلٰوةِ وَاَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَّعُمَرُ رضی اللہ عنہ. (۴)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما

---

(۱)(جامع الترمذی ج1 ص57 باب من رای الجهر ببسم الله)

(۲)(مصنف ابن ابی شیبه ج1 ص449 باب من كان يجهر بها)

(۳)(صحيح مسلم ج 1ص172 باب حجة من قال لايجهر بالبسملة)

(۴)(صحيح ابن خزيمة ج1 ص277 باب ذكر خبر غلط فی الاحتجاج به..، رقم الحديث 494)

نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آہستہ پڑھتے تھے۔

3- **عَنْ اَبِیْ وَائِل ﷺ قَالَ کَانَ عُمَرُ وَعَلِیٌّ ﷺ لَایَجْهَرَ انِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَا بِالتَّعَوُّذِوَ لَابِالتَّامِیْنِ.** (۱)

ترجمہ: حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، اعوذ باللہ اور آمین بلند آواز سے نہیں کہتے تھے۔

4- **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ کَانَ یُخْفِیْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَالْاِسْتِعَاذَةَ وَرَبَّنَالَکَ الْحَمْدُ .** (۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم**، تعوذ اور **رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد** آہستہ آواز میں کہتے تھے۔

امام و منفرد کا فاتحہ کے ساتھ سورۃ ملانا:

1- **عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ یُبَلِّغُ بِهِ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَءُ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ فَصَاعِدًاقَالَ سُفْیَانُ لِمَنْ یُّصَلِّیْ وَحْدَهٗ.** (۳)

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سورۃ فاتحہ اور اس سے زائد (یعنی ایک اور سورۃ) نہ پڑھے تو اس کی نماز نہیں ہوتی۔ اس حدیث کے راوی سفیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جو اکیلے نماز پڑھ رہا ہو۔

---

(۱) (شرح معانی الآثار ج 1 ص 150 باب قراءۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم فی الصلوۃ)

(۲) (مصنف ابن ابی شیبۃ ج 3 ص 374، من کان لایجھر ببسم اللہ، رقم الحدیث 4160)

(۳) (سنن ابی داؤد ج 1 ص 126 باب من ترک القراءۃ فی صلوٰتہ، صحیح مسلم ج 1 ص 169 باب وجوب قراءۃ الفاتحۃ فی کل رکعۃ، سنن النسائی ج 1 ص 145 باب ایجاب قراءۃ فاتحۃ الکتاب فی الصلوٰۃ)

2- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَاصَلٰوۃَ لِمَنْ لَمْ یَقْرَءْ بِالْحَمْدِ وَسُوْرَۃٍ فِیْ فَرِیْضَۃٍ اَوْغَیْرِھَا. (۱)

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو فرض نماز یا اس کے علاوہ (نفل وغیرہ) میں الحمد للہ اور کوئی دوسری سورت نہ پڑھے۔‘‘

فاتحہ کے بعد نئی سورت سے پہلے بسم اللہ پڑھنا:

1- عَنْ اَنَس رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یُسِرُّ بِبِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فِی الصَّلٰوۃِ وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ رضی اللہ عنہما. (۲)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آہستہ پڑھتے تھے۔

2- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّہٗ کَانَ اِذَاافْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ قَرَءَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَاِذَا فَرَغَ مِنَ الْحَمْدِ قَرَءَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ .(۳)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز شروع فرماتے تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے تھے اور جب سورۃ فاتحہ کی قرات سے فارغ ہوتے تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے۔

قرات کے وقت مقتدیوں کا خاموش رہنا:

1- اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

---

(۱)(جامع الترمذی ج 1ص 55باب ما جاء فی تحریم الصلوٰۃ وتحلیلها ،سنن ابن ماجه ج 1ص60 باب القراءۃ خلف الامام)

(۲)(صحیح ابن خزیمة ج1 ص277 باب ذکر خبر غلط فی الاحتجاج به..، رقم الحدیث 494)

(۳)(مصنف ابن ابی شیبة ج 3ص 377 ، من کان یجهر بها،رقم الحدیث 4178)

وَاِذَاقُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْالَهٗ وَاَنْصِتُوْالَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ. (۱)

ترجمہ: جب قرآن پڑھا جائے تو غور سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

2- عَنْ مُحَمَّدِبْنِ كَعْبِ الْقُرَظِی رحمۃ اللہ علیہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَاقَرَءَ فِی الصَّلٰوةِ اَجَابَهٗ مَنْ وَّرَائَهٗ اِنْ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالُوْامِثْلَ مَايَقُوْلُ حَتّٰى تَنْقَضِیَ الْفَاتِحَةُ وَالسُّوْرَةُ فَلَبِثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّلْبِثَ ثُمَّ نَزَلَتْ وَاِذَاقُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْالَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ فَقَرَءَ وَاَنْصَتُوْا. (۲)

ترجمہ: حضرت محمد بن کعب قرظی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں قرات کرتے تھے تو مقتدی بھی آپ کے پیچھے پیچھے قرات کرتے تھے۔ چنانچہ جب آپ ﷺ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہتے تو مقتدی بھی اسی طرح کہتے یہاں تک کہ سورۃ فاتحہ اور دوسری سورت ختم ہو جاتی۔ یہ معاملہ جب تک اللہ تعالی نے چاہا چلتا رہا۔ پھر آیت وَاِذَاقُرِئَ الْقُرْآنُ نازل ہوئی تو آپ ﷺ قرات کرتے تھے اور صحابہ رضی اللہ عنہم خاموش رہتے تھے۔

3- قَالَ الْعَلَّامَةُ ابْنُ تَيْمِيَّةَ: وَقَوْلُ الْجُمْهُوْرِهُوَالصَّحِيْحُ فَاِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى قَالَ وَاِذَاقُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْالَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ قَالَ اَحْمَدُ اَجْمَعَ النَّاسُ عَلٰى اَنَّهَا نَزَلَتْ فِی الصَّلٰوةِ. (۳)

ترجمہ: علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جمہور حضرات کا قول صحیح ہے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے فرمایا ہے کہ جب قرآن پڑھا جائے تو غور سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ آیت (اعراف: 204)

---

(۱)(اعراف : 204)

(۲)(تفسیر ابن ابی حاتم الرازی ج4 ص259 حدیث نمبر9493)

(۳)(فتاوی ابن تیمیة ج22 ص150، باب صفة الصلوة)

نماز کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

4- **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَاجُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَاقَرَءَ فَاَنْصِتُوْا وَاِذَا قَالَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَاالضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ.** (۱)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''امام اس لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اتباع کی جائے، جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو! جب وہ قرات کرے تو تم خاموش رہو اور جب **غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَاالضَّآلِّیْنَ** کہے تو تم ''آمین'' کہو۔''

5- **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ اَنَّ رَجُلاً قَرَاَخَلْفَ النَّبِیِّ ﷺ فِی الظُّهْرِ اَوِالْعَصْرِقَالَ قَالَ فَاَوْمَااِلَیْهِ رَجُلٌ فَنَهَاهُ فَاَبٰی فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اَتَنْهَانِیْ اَنْ اَقْرَءَ خَلْفَ النَّبِیِّ ﷺ فَتَذَاكَرْنَاذٰلِكَ حَتّٰی سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَنْ صَلّٰی خَلْفَ اِمَامٍ فَاِنَّ قِرَائَةَ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَ ةٌ.** (۲)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کے پیچھے ظہر یا عصر کی نماز میں قرات کی تو ایک آدمی نے اس کی طرف اشارہ کیا اور اسے قرات کرنے سے روکا لیکن وہ شخص نہ رکا۔

جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوا تو روکنے والے کو کہا کہ تو مجھے نبی ﷺ کے پیچھے قرات کرنے سے روکتا ہے؟

ہم نے اس بات کا تذکرہ کیا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے سن لیا تو

---

(۱)(سنن ابن ماجۃ ج 1 ص 61 باب اذا قرء الامام فانصتوا، مصنف ابن ابی شیبۃ ج 3 ص 282، من کرہ القراءۃ خلف الامام، رقم الحدیث 3820، سنن النسائی ج 1 ص 146 باب تاویل قولہ عزوجل واذا قرئ القرآن)

(۲)(کتاب الآثار لابی حنیفۃ بروایۃ القاضی ص 23.24 باب افتتاح الصلوٰۃ)

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قرات ہی مقتدی کی قرات ہے۔

امام کی قراءت ہی مقتدی کی قراءت ہے:

1- عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ کَانَ لَہٗ اِمَامٌ فَقِرَاءَۃُ الْاِمَامِ لَہٗ قِرَاءَۃٌ. (۱)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو تو امام کی قراءۃ ہی اس کی قرات ہے۔

2- عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ کَانَ اِذَا سُئِلَ ھَلْ یَقْرَءُ اَحَدٌ خَلْفَ الْاِمَامِ؟ قَالَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ خَلْفَ الْاِمَامِ فَحَسْبُہٗ قِرَاءَۃُ الْاِمَامِ وَاِذَاصَلّٰی وَحْدَہٗ فَلْیَقْرَءْ .... وَکَانَ عَبْدُاللّٰہِ رضی اللہ عنہما لَایَقْرَءُ خَلْفَ الْاِمَامِ .(۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جب یہ سوال کیا جاتا کہ اگر کوئی امام کے پیچھے ہو تو کیا قرات کرے؟ تو آپ یہ فرماتے تھے کہ جب کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو تو اسے امام کی قرات کافی ہے اور اگر اکیلا پڑھ رہا ہو تو پھر قرات کرے اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خود امام کے پیچھے قرات نہیں کرتے تھے۔

امام ”ولا الضآلین“ کہے تو آمین کہنا:

1- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ وَفِیْ

---

(۱)(اتحاف الخیرۃ المھرۃ ج 2ص216 باب ترک القراءۃ خلف الامام، رقم الحدیث1832)

(۲)(موطا امام مالک ص 68باب ترک القراءۃ خلف الامام فیما جھر فیہ ،مصنف عبد الرزاق ج2 ص 91باب القراءۃ خلف الامام رقم الحدیث 2818.2817 ،شرح معانی الآثار ج1 ص160 باب القراءۃ خلف الامام)

رِوَایَةٍ اِذَاقَالَ الْقَارِیُٔ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ. (١)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب امام **غیر المغضوب علیهم ولا الضالین** کہے تو تم آمین کہا کرو۔

2- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَااَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا. (٢)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔

امام، مقتدی اور منفرد کا آمین آہستہ کہنا:

1- عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ؓ قَالَ اِنَّهٗ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّاقَرَءَ غَیْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَاالضَّالِّیْنَ قَالَ اٰمِیْنَ خَفَضَ بِهَا صَوْتَهٗ. (٣)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی جب آپ ﷺ نے **غیر المغضوب علیهم ولا الضالین** کہا تو آمین آہستہ آواز سے کہا۔

2- عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ ؒ قَالَ کَانَ عُمَرُوَ عَلِیٌّ ؓ لَا یَجْهَرَانِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَابِالتَّعَوُّذِ وَلَابِالتَّامِیْنِ. (٤)

---

(١)(صحیح البخاری ج 1ص108 باب جهر الما موم بالتامین، صحیح مسلم ج 1ص176 باب التسمیع و التحمید والتامین)

(٢)(صحیح البخاری ج 1ص108 باب جهر الامام بالتامین، صحیح مسلم ج 1ص176 باب التسمیع والتحمید والتامین)

(٣)(مسند ابی داؤد الطیالسی ج 1ص577 رقم الحدیث 1117، مسند احمد ج 14ص285 رقم الحدیث 18756، المعجم الکبیر للطبرانی ج9 ص138 رقم الحدیث 17472)

(٤)(شرح معانی الآثار ج 1ص 150باب قراء ة بسم الله الرحمن الرحیم فی الصلوٰة)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، تعوذ اور آمین اونچی آواز میں نہیں کہتے تھے۔

3- عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ خَمْسٌ يُخْفِيْنَ سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَالتَّعَوُّذُ وَبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَاٰمِيْنَ وَاَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پانچ چیزیں آہستہ آواز میں کہی جائیں سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ، تعوذ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، آمین اور اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد.

رکوع کرنا:

1- اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَارْكَعُوْا مَعَ الرَّاكِعِيْنَ .(۲)

ترجمہ: رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

2- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو نماز سکھاتے ہوئے فرمایا:

اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَءْ مَاتَيَسَّرَ مَعَکَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعاً. (۳)

ترجمہ: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ تو تکبیر کہو پھر جو تمہیں آسان ہو قرآن پڑھو

---

(۱) (مصنف عبد الرزاق ج 2 ص 57 باب ما یخفی الامام رقم الحدیث 2599)

(۲) (سورۃ البقرۃ : 43)

(۳) (صحیح البخاری ج 1 ص 109 باب امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذی لا یتم رکوعہ
صحیح مسلم ج 1 ص 170 باب وجوب قراءۃ الفاتحۃ فی کل رکعۃ)

پھر رکوع کرو اطمینان کے ساتھ۔

تکبیر کہتے ہوئے رکوع کرنا:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَاقَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ يُكَبِّرُ حِیْنَ يَقُوْمُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِیْنَ يَرْكَعُ .(۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو قیام کی حالت میں تکبیر کہتے پھر جب رکوع میں جاتے تکبیر کہتے۔

کیفیت رکوع:

1- حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا:

يَا بُنَیَّ اِذَارَكَعْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ عَلٰی رُكْبَتَيْكَ وَفَرِّجْ بَيْنَ اَصَابِعِكَ وَارْفَعْ يَدَيْكَ عَنْ جَنْبَيْكَ. (۲)

ترجمہ: اے میرے بیٹے! جب تم رکوع کرو تو دونوں ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھو اور انگلیاں کشادہ رکھو اور اپنے بازوؤں کو پہلو سے جدا رکھو۔

2- **عَنْ اَبِیْ حُمَيْدٍ ؓ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰی رُكْبَتَيْهِ كَاَنَّهٗ قَابِضٌ عَلَيْهِمَاوَوَتَّرَ يَدَيْهِ فَنَحَاهُمَا عَنْ جَنْبَيْهِ...... وَفِیْ رِوَايَةِابْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ فَاِذَا رَكَعْتَ فَضَعْ رَاحَتَيْكَ عَلٰی رُكْبَتَيْكَ ثُمَّ فَرِّجْ بَيْنَ اَصَابِعِكَ ثُمَّ اُمْكُثْ حَتّٰی يَاْخُذَ كُلُّ عُضْوٍمَّاْخَذَهٗ. (۳)**

---

(۱)(صحیح البخاری ج 1ص109 باب التکبیر اذا قام من السجود ،صحیح مسلم ج 1ص169 باب اثبات التکبیر فی کل خفض ورفع)

(۲)(المعجم الاوسط للطبرانی ج 4ص281 رقم الحدیث 5991 ،المعجم الصغیر للطبرانی ج 2ص32) (۳)(جامع الترمذی ج 1ص60 باب ما جاء انہ یجا فی یدیہ عن جنبہ فی الرکوع ، صحیح ابن حبان ص586 باب ذکر وصف بعض السجود والرکوع، رقم الحدیث 1887)

ترجمہ: حضرت ابوحمید ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھ لیتے گویا کہ آپ انہیں پکڑے ہوئے ہیں اور اپنے ہاتھوں کو تان لیتے اور اپنے پہلوؤں سے دور رکھتے۔ حضرت ابن عمر ؓ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو رکوع کرے تو اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھ پھر اپنی انگلیوں کو کشادہ کر اتنی دیر ٹھہرا رہ کہ ہر عضو اپنی جگہ پر آ جائے۔

تسبیح رکوع:

1- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ؓ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّکَ الْعَظِیْمِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِجْعَلُوْھَا فِیْ رُکُوْعِکُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی قَالَ اِجْعَلُوْھَا فِیْ سُجُوْدِکُمْ. (۱)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر ؓ سے روایت ہے کہ جب آیت فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّکَ الْعَظِیْمِ نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے رکوع میں پڑھا کرو اور جب سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی والی آیت نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے اپنے سجدوں میں پڑھا کرو۔

2- عَنْ حُذَیْفَةَ ؓ اَنَّهٗ صَلّٰی مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فَکَانَ یَقُوْلُ فِیْ رُکُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَفِیْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی. (۲)

ترجمہ: حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ ﷺ رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ اور سجدوں میں سُبْحَانَ

---

(۱)(سنن ابی داؤد ج 1 ص 133 باب ما یقول الرجل فی رکوعه وسجود، سنن ابن ماجة ج 1 ص 63 باب التسبیح فی الرکوع والسجود)

(۲)(سنن ابی داؤد ج 1 ص 134 باب ما یقول الرجل فی رکوعه وسجوده، جامع الترمذی ج 1 ص 61 باب ما جاء فی التسبیح فی الرکوع والسجود)

رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھتے تھے۔

رکوع کی تسبیح اور الفاظ تعداد:

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِذَا رَکَعَ اَحَدُکُمْ فَقَالَ فِیْ رُکُوْعِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُکُوْعُہٗ وَذَالِکَ اَدْنَاہُ.(۱)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو اس میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم تین بار کہنے سے اس کا رکوع پورا ہو جاتا ہے اور یہ کم از کم مقدار ہے۔‘‘

امام کا تسبیح اور مقتدی کا تحمید کہنا:

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ؛ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ. (۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب امام سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہے تو تم اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہو۔

منفرد کا تسمیع و تحمید دونوں کہنا:

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَقُوْمُ ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَرْکَعُ ثُمَّ یَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ حِیْنَ یَرْفَعُ صُلْبَہٗ مِنَ الرَّکْعَۃِ ثُمَّ یَقُوْلُ وَھُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ. (۳)

---

(۱)(جامع الترمذی ج 1ص60 باب ما جاء فی التسبیح فی الرکوع والسجود ،سنن ابن ماجۃ ج 1ص63 باب التسبیح فی الرکوع والسجود)

(۲)(صحیح مسلم ج 1ص176 باب التسمیع والتحمید والتامین ،صحیح البخاری ج 1ص109 باب ما یقول الامام ومن خلفہ اذا رفع راسہ من الرکوع)

(۳)(صحیح البخاری ج1 ص109 باب التکبیر اذا قام من السجود)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو قیام کی حالت میں تکبیر کہتے، پھر جب رکوع میں جاتے تکبیر کہتے۔ جب رکوع سے اٹھتے تو **سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ** کہتے پھر کھڑے ہونے کی حالت میں **رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ** کہتے۔

قومہ کرنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو نماز کا طریقہ سکھاتے ہوئے فرمایا:

ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعاً ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِماً. (۱)

ترجمہ: پھر رکوع کرو یہاں تک کہ اطمینان سے رکوع کرلو پھر رکوع سے اٹھو یہاں تک کہ اعتدال (اطمینان) سے کھڑے ہو جاؤ۔

کیفیتِ قومہ:

1- **قَالَ اَبُوْحُمَيْدِ السَّاعِدِي** رضی اللہ عنہ **رَفَعَ النَّبِيُّ** صلی اللہ علیہ وسلم **وَاسْتَوٰى حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍمَّكَانَهٗ.** (۲)

ترجمہ: حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے اپنا سر اٹھایا اور سیدھے کھڑے ہوگئے یہاں تک کہ آپ کی ہر ہڈی اپنی جگہ پر آ گئی۔

2- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ ارشاد فرماتی ہیں:

---

(۱) (صحیح البخاری ج 1 ص109 باب امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذی لایتم رکوعہ بالاعادۃ، صحیح مسلم ج1 ص170 باب وجوب الفاتحۃ فی کل رکعۃ)

(۲) (صحیح البخاری ج1 ص110 باب الطمانیۃ حین یرفع راسہ من الرکوع)

وَكَانَ اِذَارَفَعَ رَاسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِىَ قَائِماً. (۱)

ترجمہ: جب آپ ﷺ رکوع سے سر اٹھاتے تو جب تک سیدھے کھڑے نہ ہو جاتے سجدہ نہ کرتے تھے۔

دعاء قومہ:

عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ الزُّرَقِىِّ ؓ قَالَ كُنَّايَوْمًا نُصَلِّىْ وَرَاءَ النَّبِىِّ ﷺ فَلَمَّارَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ رَجُلٌ وَرَائَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّباً مُبَارَكاً فِيْهِ. (۲)

ترجمہ: حضرت رفاعہ بن رافع الزرقی ؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم نے نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو **سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ** کہا تو ایک شخص نے آپ کے پیچھے **رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّباً مُبَارَكاً فِيْهِ** کہا۔

رکوع میں جاتے اور اٹھتے وقت رفع یدین نہ کرنا:

1- اللہ تعالی کا فرمان ہے:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ. اَلَّذِيْنَ هُمْ فِىْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ. (۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

مُخْبِتُوْنَ مُتَوَاضِعُوْنَ لَايَلْتَفِتُوْنَ يَمِيْناً وَّ لَاشِمَالاً وَّلَايَرْفَعُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِى الصَّلٰوةِ. (۴)

()(صحیح مسلم ج 1ص194 باب ما یجمع صفۃ الصلوٰۃ وما یفتح به)

(۲)(صحیح البخاری ج 1ص110 باب فضل اللھم ربنا ولک الحمد ،سنن ابی داؤد ج 1ص119 باب ما یستفتح به الصلوٰۃ من الدعا)

(۳)(سورۃ المومنون: 2,1) (۴)(تفسیر ابن عباس ص 212)

ترجمہ: ’’خاشعون‘‘ سے مراد وہ لوگ ہیں جو عاجزی وانکساری سے کھڑے ہوتے ہیں، دائیں بائیں نہیں دیکھتے اور نہ ہی نماز میں رفع یدین کرتے ہیں۔

امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

خَاشِعُوْنَ الَّذِیْنَ لَایَرْفَعُوْنَ اَیْدِیَهُمْ فِی الصَّلٰوةِ اِلَّافِی التَّکْبِیْرَةِ الْاُوْلٰی. (۱)

ترجمہ: ’’خاشعون‘‘ سے مراد وہ لوگ ہیں جو تکبیر تحریمہ کے علاوہ پوری نماز میں رفع یدین نہیں کرتے۔

2- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ (بْنِ مَسْعُوْدٍ) رضی اللہ عنہ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَقَامَ فَرَفَعَ یَدَیْهِ اَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ لَمْ یُعِدْ. (۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک بار فرمایا کیا میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں تمہیں بتاؤں؟ راوی کہتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور پہلی مرتبہ (تکبیر تحریمہ) رفع یدین کیا پھر دوبارہ (پوری نماز میں) نہیں کیا۔

3- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہما فَلَمْ یَرْفَعُوْا اَیْدِیَهُمْ اِلَّا عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ. (۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں، وہ سب شروع نماز کے علاوہ اپنے ہاتھوں کو نہیں اٹھاتے تھے۔

---

(۱)(تفسیر سمر قندی ج2 ص408 طبع بیروت)

(۲)(سنن النسائی ج 1 ص158 باب ترک ذالک، سنن ابی داؤد ج 1 ص116 باب من لم یذکر الرفع عند الرکوع، جامع الترمذی ج1 ص59 باب رفع الیدین عند الرکوع)

(۳)(معجم الشیوخ لابی بکر الاسماعیلی ج1 ص693 رقم الحدیث 318، مسند ابی یعلی الموصلی ج8 ص453 رقم الحدیث 5039)

4- **عَنْ عَلِیٍّ ؓ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَاقَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ کَبَّرَ وَ رَفَعَ یَدَیْہِ حَذْوَمَنْکِبَیْہِ ......وَفِیْ رِوَایَۃٍ...... اَنَّہٗ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ فِیْ اَوَّلِ الصَّلٰوۃِ ثُمَّ لَایَعُوْدُ.** (۱)

ترجمہ: حضرت **علی** ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب فرض نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور اپنے ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ صرف شروع نماز میں رفع یدین کرتے تھے پھر دوبارہ نہیں کرتے تھے۔

5- **عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ؓ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَاافْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ مَنْکِبَیْہِ لَایَعُوْدُ بِرَفْعِھِمَا حَتّٰی یُسَلِّمَ مِنْ صَلٰوتِہٖ.** (۲)

ترجمہ: حضرت براء بن عازب ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو رفع یدین کرتے یہاں تک کہ اپنے ہاتھ کندھے کے قریب کر لیتے اور نماز کا سلام پھیرنے تک دوبارہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

6- **عَنِ ابْنِ عُمَر ؓ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اِذَاافْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ رَفَعَ یَدَیْہِ حَذْوَمَنْکِبَیْہِ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّرْکَعَ وَبَعْدَ مَایَرْفَعُ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ فَلَا یَرْفَعُ وَلَابَیْنَ السَّجْدَ تَیْنِ.**(۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب

---

(۱)(مصنف عبد الرزاق ج2 ص51 باب استفتاح الصلوٰۃ، رقم الحدیث 2569، کتاب العلل للدارقطنی ج4 ص 106 سوال نمبر 457)

(۲)(مسند ابی حنیفہ بروایۃ ابی نعیم ص 344 حدیث نمبر 225، سنن ابی داؤد ج 1 ص117 باب من لم یذکر الرفع عندالرکوع)

(۳)(مسند الحمیدی ج 2 ص277 حدیث نمبر 614، مسند ابی عوانہ ج 1 ص 334 باب رفع الیدین فی افتتاح الصلوٰۃ قبل التکبیر، رقم الحدیث 1251)

نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے۔

رکوع کی طرف جاتے ہوئے ، رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے اور سجدوں کے درمیان رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

7- **عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمَكَّةَ نَرْفَعُ اَيْدِيْنَا فِيْ بَدْءِ الصَّلٰوةِ وَفِيْ دَاخِلِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ فَلَمَّا هَاجَرَ النَّبِيُّ ﷺ اِلَى الْمَدِيْنَةِ تَرَكَ رَفْعَ الْيَدَيْنِ فِيْ دَاخِلِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ وَثَبَتَ عَلٰى رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِيْ بَدْءِ الصَّلٰوةِ.** (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (ہجرت سے پہلے) مکہ میں ہوتے تھے تو شروع نماز میں اور رکوع کے وقت رفع یدین کرتے تھے۔ جب نبی اکرم ﷺ نے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی تو رکوع والا رفع یدین ترک کر دیا اور صرف شروع نماز والے رفع یدین پر قائم رہے۔

تکبیر کہتے ہوئے سجدہ کرنا:

1- اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ. (۲)

ترجمہ: اے ایمان والو! رکوع و سجدہ کرو، اپنے رب کی عبادت کرو اور بھلائی کے کام کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔

2- **عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ**

---

(۱)(اخبار الفقہاء والمحدثین للقیروانی ص 214 رقم 378)

(۲)(الحج : 77)

يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ ...... ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِىْ سَاجِدًا. (۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو قیام کرتے وقت تکبیر کہتے (اسی طرح ہر رکن کے لئے تکبیر کہتے جاتے) پھر تکبیر کہتے جب سجدہ کے لئے جھکتے تھے۔

3- **عَنْ اَبِىْ سَلْمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ كَانَ يُكَبِّرُ فِىْ كُلِّ صَلٰوةٍ مِّنَ الْمَكْتُوْبَةِ وَغَيْرِهَافِىْ رَمْضَانَ وَغَيْرِهٖ .... ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ.** (۲)

ترجمہ: حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہر فرض و غیر فرض (نوافل وغیرہ)، رمضان و غیر رمضان کی نماز میں تکبیر کہتے تھے (پھر مزید تکبیرات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں) پھر تکبیر کہتے جب سجدہ کرتے۔

سجدہ میں جاتے ہوئے پہلے گھٹنے، پھر ہاتھ، پھر پیشانی کو زمین پر رکھنا:

1- **عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ اِذَاسَجَدَ.** (۳)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو ہاتھوں سے پہلے اپنے گھٹنے زمین پر رکھتے تھے۔

2- **عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَبَّرَفَحَاذٰى بِاِبْهَامَيْهِ اُذُنَيْهِ ثُمَّ رَكَعَ حَتّٰى اسْتَقَرَّ كُلُّ مَفْصَلٍ مِّنْهُ وَانْحَطَّ بِالتَّكْبِيْرِ حَتّٰى**

---

(۱)(صحیح مسلم ج 1ص 169باب اثبات التکبیر فی کل خفض ورفع فی الصلوٰۃ)

(۲)(صحیح البخاری ج 1ص110 باب یھو ی بالتکبیر حین یسجد)

(۳)(صحیح ابن خزیمۃ ج 1ص342 باب البدء بوضع الرکبتین علی الارض قبل الیدین..،رقم الحدیث 626)

سَبَقَتْ رُكْبَتَاهُ يَدَيْهِ . (۱)

ترجمہ: حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے تکبیر کہی اور اپنے دونوں انگوٹھے کانوں کے برابر کر لیے پھر رکوع فرمایا یہاں تک کہ آپ ﷺ کا ہر جوڑ اپنی جگہ پر درست ہو گیا۔ پھر آپ تکبیر کہتے ہوئے جھکے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے گھٹنے ہاتھوں سے پہلے زمین پر لگے۔

سجدہ سات اعضاء پر کرنا:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ اُمِرَ النَّبِیُّ ﷺ اَنْ یَّسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْضَاءٍ وَلَا یَكُفَّ شَعْرًا وَ لَا ثَوْبًا ، اَلْجَبْهَةِ وَالْیَدَیْنِ وَالرُّكْبَتَیْنِ وَالرِّجْلَیْنِ. (۲)

ترجمہ: حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا گیا تھا کہ سات اعضاء پر سجدہ کریں اور اپنے بالوں اور کپڑوں کو تہ نہ کریں، (وہ اعضاء یہ ہیں) پیشانی، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

عدد و الفاظ تسبیح سجدہ:

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ...... وَاِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِیْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُوْدُهٗ وَذَالِكَ اَدْنَاهُ. (۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب

---

(۱)(المستدرک للحاکم ج 1ص 3()(49. باب التامین، رقم الحدیث 822)

(۲)(صحیح البخاری ج1 ص112 باب السجود علی سبعة اعظم ،صحیح مسلم ج 1ص193 باب اعضاء السجود والنهی عن کف الشعر)

(۳)(جامع الترمذی ج1 ص60 باب ما جاء فی التسبیح فی الرکوع والسجود ،سنن ابن ماجة ج1 ص63 باب التسبیح فی الرکوع والسجود)

تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو سجدہ میں **سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی** تین بار کہے تو اس کا سجدہ مکمل ہوتا ہے اور یہ کم از کم مقدار ہے۔

تکبیر کہہ کر سجدہ سے سر اٹھانا:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَقُوْمُ ...... ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَهْوِیْ سَاجِداً ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَرْفَعُ رَاْسَهٗ . (۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو قیام کرتے وقت تکبیر کہتے (اسی طرح تکبیرات کہتے جاتے) پھر جب سجدہ کے لئے جھکتے تو تکبیر کہتے پھر جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے۔

سجدوں کے درمیان جلسہ کرنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو نماز کا طریقہ سکھاتے ہوئے فرمایا:

ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِداً ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِساً. (۲)

ترجمہ: پھر سجدہ کرو اطمینان کے ساتھ پھر سجدہ سے سر اٹھاؤ یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔

دعاء جلسہ:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ فِیْ صَلٰوةِ اللَّیْلِ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَارْفَعْنِیْ. وَمِثْلَهٗ

---

(۱)(صحیح مسلم ج1 ص169 باب اثبات التکبیر فی کل خفض ورفع فی الصلوٰۃ)

(۲)(صحیح البخاری ج1 ص109 باب امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذی لایتم رکوعہ بالاعادۃ، صحیح مسلم ج 1ص 170باب وجوب قراءۃ الفاتحۃ فی کل رکعۃ)

عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ رات کی نماز (تہجد یا نفلی وغیرہ) میں دو سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے (ترجمہ دعا) اے میرے رب! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما، میری کمزوری دور فرما، مجھے روزی عطا فرما اور مجھے بلند فرما۔

تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ کرنا:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَاقَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَقُوْمُ......ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَهْوِیْ سَاجِداً ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَرْفَعُ رَاْسَهٗ ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَسْجُدُ. (۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو قیام کرتے وقت تکبیر کہتے (اسی طرح دیگر اعمال میں تکبیر کہتے جاتے) پھر تکبیر کہتے جب سجدہ کے لئے جھکتے پھر جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے، پھر جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے۔

سجدہ میں چہرہ ہاتھوں کے درمیان ہو:

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَکَانَ اِذَا سَجَدَ وَضَعَ وَجْهَهٗ بَیْنَ کَفَّیْهِ. (۳)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز

---

(۱) (سنن ابن ماجة ج 1 ص 64 باب ما یقول بین السجدتین ، مصنف عبد الرزاق ج 2 ص 123 باب القول بین السجدتین رقم الحدیث 3014)

(۲) (صحیح مسلم ج1 ص 169 باب اثبات التکبیر فی کل خفض ورفع فی الصلوٰة)

(۳) (شرح معانی الآثار ج1 ص 182 باب وضع الیدین فی السجود این ینبغی ان یکون ؟)

پڑھی، جب آپ سجدہ کرتے تھے تو اپنا چہرہ دونوں ہتھیلیوں کے درمیان رکھتے۔

ہاتھوں کی انگلیوں کو ملانا:

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ؓ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ اِذَاسَجَدَضَمَّ اَصَابِعَهٗ. (۱)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر ؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب سجدہ کرتے تو اپنی انگلیوں کو ملا لیتے تھے۔

ہاتھوں کی انگلیوں کا قبلہ رخ ہونا:

1- **قَالَ اَبُوْحُمَیْدِ السَّاعِدِیُّ ؓ اَنَا کُنْتُ اَحْفَظَکُمْ لِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَاَیْتُهٗ اِذَاکَبَّرَجَعَلَ یَدَیْهِ حِذَاءَ مَنْکِبَیْهِ...... فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ یَدَیْهِ غَیْرَمُفْتَرِشٍ وَلَاقَابِضِهِمَاوَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِهِ الْقِبْلَةَ.** (۲)

ترجمہ: حضرت ابوحمید ساعدی ؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا جب تکبیر کہتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر کر لیتے۔ پھر جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اس طرح زمین پر رکھ دیتے کہ نہ انہیں خوب پھیلاتے اور نہ ہی ان کو سکیڑتے (بلکہ اعتدال سے رکھتے) اور انگلیوں کو قبلہ کی جانب کر دیتے تھے۔

2- **عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ صَلَّیْتُ اِلٰی جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ ؓ فَفَرَّجْتُ بَیْنَ اَصَابِعِیْ حِیْنَ سَجَدْتُّ فَقَالَ یَاابْنَ اَخِیْ اُضْمُمْ اَصَابِعَکَ اِذَا سَجَدْتَّ**

---

(۱)(صحیح ابن خزیمة ج1 ص347 باب ضم اصابع الیدین فی السجود، رقم الحدیث 642 ،صحیح ابن حبان ص 593 ذکر مایستحب للمصلی ضم الاصابع فی السجود، رقم الحدیث 1920)

(۲)(صحیح ابن خزیمة ج 1 ص347 باب استقبال اطراف اصابع الیدین من القبلة فی السجود، رقم الحدیث 643)

وَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَۃَ وَاسْتَقْبِلْ بِالْکَفَّیْنِ الْقِبْلَۃَ فَاِنَّھُمَا یَسْجُدَانِ مَعَ الْوَجْہِ. (۱)

ترجمہ: حضرت حفص بن عاصم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: ”میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں کھڑے ہوکر نماز پڑھی جب میں نے سجدہ کیا تو اپنی انگلیوں کو کشادہ کیا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے بھتیجے! جب سجدہ کروتو اپنی انگلیوں کو ملالو اور انہیں قبلہ کی طرف کرلیا کرو اور اپنی ہتھیلیوں کو بھی قبلہ کی طرف کیا کرو کیونکہ یہ بھی چہرے کے ساتھ سجدہ کرتی ہیں۔“

پاؤں کی ایڑیاں ملانا:

عَنْ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَتْ فَقَدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَکَانَ مَعِیْ عَلٰی فِرَاشِیْ فَوَجَدْتُّہٗ سَاجِداً رَاصّاً عَقِبَیْہِ مُسْتَقْبِلاً بِاَطْرَافِ اَصَابِعِہِ الْقِبْلَۃَ. (۲)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”میں نے ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا حالانکہ آپ میرے ساتھ میرے بستر پر تھے پھر میں نے آپ کو اس حالت میں پایا کہ آپ سجدہ کررہے تھے اور اپنی ایڑیوں کو ملاکر انگلیوں کا رخ قبلہ کی جانب کیے ہوئے تھے۔“

پاؤں کی انگلیوں کا قبلہ رخ ہونا:

عَنْ اَبِیْ حُمَیْدِالسَّاعِدِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ اَنَا کُنْتُ اَحْفَظَکُمْ لِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم رَاَیْتُہٗ اِذَا کَبَّرَ جَعَلَ یَدَیْہِ حَذْوَ مَنْکِبَیْہِ...... وَاِذَا سَجَدَوَضَعَ یَدَیْہِ

---

(۱)(مصنف عبد الرزاق ج 2ص112 باب السجود، رقم الحدیث 2938)

(۲)(صحیح ابن خزیمۃ ج 1 ص 351 باب ضم العقبین فی السجود، رقم الحدیث 654، صحیح ابن حبان ص595 باب ذکر ما یستحب للمصلی ان یتعوذ برضاء اللہ..، رقم الحدیث 1932)

غَیْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَاقَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِ رِجْلَیْهِ الْقِبْلَةَ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابوحمید ساعدی ؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا جب تکبیر کہتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھے کے برابر کر لیتے۔ پھر جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اس طرح زمین پر رکھتے کہ نہ انہیں پھیلاتے نہ سکیڑتے اور پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ کی جانب کر دیتے تھے۔

کہنیاں؛ پہلو سے جدا رکھنا:

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ بُحَیْنَةَ ؓ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ اِذَا صَلّٰی فَرَّجَ بَیْنَ یَدَیْهِ حَتّٰی یَبْدُوَ بَیَاضُ اِبْطَیْهِ...... وَفِیْ رِوَایَةٍ...... وَیُجَافِیْ عَنْ جَنْبَیْهِ. (۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مالک ابن بحینہ ؓ سے روایت ہے: ''نبی ﷺ جب نماز پڑھتے تو اپنے بازو کشادہ رکھتے حتی کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی ظاہر ہوتی تھی اور ایک روایت میں ہے کہ اپنے بازو پہلو سے جدا رکھتے تھے۔''

کہنیاں زمین پر نہ پھیلانا:

1- عَنِ الْبَرَاءِ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَاسَجَدْتَّ فَضَعْ كَفَّیْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَیْكَ. (۳)

ترجمہ: حضرت براء بن عازب ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم سجدہ کرو تو اپنے ہاتھوں کو (زمین پر) رکھو اور اپنی کہنیوں کو اوپر اٹھا لیا کرو۔

2- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِعْتَدِلُوْا فِی السُّجُوْدِ

---

(۱) (صحیح البخاری ج1 ص114 باب سنة الجلوس فی التشهد)

(۲) (صحیح البخاری ج 1ص112 باب یبدی ضبعیه ویجا فی فی السجود ،صحیح ابن خزیمة ج 1ص349 باب التجا فی فی السجود، رقم الحدیث 648)

(۳) (صحیح مسلم ج1 ص194 باب الاعتدال فی السجود ووضع الكفین علی الارض)

وَلَا يَبْسُطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ اِنْبِسَاطَ الْكَلْبِ .(۱)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”سجدوں میں اعتدال اختیار کرو اور کوئی اپنے بازو کتے کی طرح زمین پر نہ بچھائے۔“

سرین اوپر اٹھا کر سجدہ کرنا:

عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ وَصَفَ لَنَا الْبَرَاءُ رضی اللہ عنہ السُّجُوْدَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ بِالْاَرْضِ وَرَفَعَ عَجِيْزَتَهٗ وَقَالَ هٰكَذَارَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُ. (۲)

ترجمہ: حضرت ابو اسحٰق فرماتے ہیں: ”حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے ہمیں سجدہ کرنے کا طریقہ بتایا تو اپنے ہاتھوں کو زمین پر رکھا اور اپنی سرین کو اوپر اٹھایا اور فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔“

سجدہ میں جاتے اور اٹھتے وقت رفع یدین نہ کرنا:

1- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ اِذَاافْتَتَحَ الصَّلٰوةَ ...... وَكَانَ لَايَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ...... وَفِيْ رِوَايَةٍ ......وَلَايَفْعَلُ ذٰلِكَ حِيْنَ يَسْجُدُ وَلَاحِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَلَايَرْفَعُهُمَابَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ. (۳)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تھے تو کندھوں تک رفع یدین کرتے تھے اور سجدوں میں ایسا نہیں کرتے تھے ایک

---

(۱)(صحیح البخاری ج 1ص113 باب لا یفترش ذراعیہ فی السجود، جامع الترمذی ج 1ص63 باب ما جاء فی الاعتدال فی السجود)

(۲)(سنن النسائی ج 1 ص166 باب صفۃ السجود، سنن ابی داؤد ج 1ص137 باب صفۃ السجود) (۳)(صحیح البخاری ج 1ص102 باب رفع الیدین فی التکبیرۃ الاولیٰ مع الافتتاح سواء غیرہ، صحیح مسلم ج 1ص168 باب استحباب رفع الیدین حذو المنکبین مع تکبیرۃ الاحرام

روایت میں ہے کہ جب سجدہ کرتے تو ایسا نہ کرتے تھے اور نہ ہی جب سجدہ سے سر اٹھاتے اور ایک روایت میں ہے کہ دو سجدوں کے درمیان رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

2- **عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَاافْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ وَبَعْدَمَا يَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ لَا يَرْفَعُهُمَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.** (۱)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے اور جب رکوع کا ارادہ کرتے تو رکوع سے سر اٹھانے کے بعد رفع یدین نہ کرتے تھے اور نہ ہی سجدوں کے درمیان رفع یدین کرتے تھے۔“

تکبیر کہہ کر دوسری رکعت کے لیے اٹھنا:

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ ...... وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ يُكَبِّرُ وَ اِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ. (۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں: ”نبی اکرم ﷺ جب رکوع فرماتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو تکبیر کہتے تھے اور جب دونوں سجدے کر کے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے تھے۔“

جلسہ استراحت نہ کرنا:

1- **عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَنْهَضُ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى**

---

(۱)(صحیح ابی عوانۃ ج1 ص334 باب رفع الیدین فی افتتاح الصلوٰۃ..، رقم الحدیث 1251)

(۲)(صحیح البخاری ج 1 ص109 باب ما یقول الامام ومن خلفہ اذا رفع رأسہ من الرکوع)

صُدُوْرِ قَدَمَیْهِ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اپنے قدموں کے کناروں پر کھڑے ہو جاتے تھے۔

2- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ رَمَقْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ فِي الصَّلٰوةِ فَرَاَيْتُهٗ يَنْهَضُ وَلَا يَجْلِسُ قَالَ يَنْهَضُ عَلٰى صُدُوْرِ قَدَمَيْهِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى وَالثَّانِيَةِ. (۲)

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا نماز میں غور سے مشاہدہ کیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ کھڑے ہو جاتے تھے اور بیٹھتے نہ تھے آپ پہلی اور دوسری رکعت میں اپنے قدموں کے کناروں پر کھڑے ہو جاتے تھے۔

3- عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّ عُمَرَ وَعَلِيًّا رضی اللہ عنہما وَاَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانُوْا يَنْهَضُوْنَ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى صُدُوْرِ اَقْدَامِهِمْ. (۳)

ترجمہ: جلیل القدر تابعی حضرت امام شعبی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر، حضرت علی رضی اللہ عنہما اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نماز میں اپنے قدموں کے کناروں پر کھڑے ہو جاتے تھے۔

بوجہ عذر یا ضعیف العمری کے جلسہ استراحت کرنا:

1: عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يُوْتِرُ بِتِسْعٍ فَلَمَّا بَدَّنَ

---

(۱) (جامع الترمذی ج1 ص64 باب کیف النھوض من السجود)

(۲) (مصنف عبد الرزاق ج 2ص 117باب کیف النھوض من السجدۃ الاخرۃ، رقم الحدیث 2971)

(۳) (مصنف ابن ابی شیبۃ ج 3ص330، من کان ینھض علی صدور قدمیہ، رقم الحدیث 4004)

وَ كَثُرَ لَحْمُهٗ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابوامامہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نو رکعت وتر پڑھتے تھے (یعنی تین وتر اور چھ نفل) جب آپ کا بدن بھاری ہوا اور لحیم ہوئے تو سات وتر (یعنی تین وتر اور چار رکعت نفل) پڑھتے اور دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے تھے۔

2: **عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ ؒ قَالَ جَاءَ نَامَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ ؓ فِیْ مَسْجِدِنَا هٰذَا فَقَالَ اِنِّیْ لَاُصَلِّیْ بِكُمْ وَ مَا اُرِيْدُ الصَّلٰوةَ اُصَلِّیْ كَيْفَ رَاَيْتُ النَّبِیَّ ﷺ يُصَلِّیْ فَقُلْتُ لِاَبِیْ قِلَابَةَ كَيْفَ كَانَ يُصَلِّیْ قَالَ مِثْلَ شَيْخِنَا هٰذَا وَكَانَ الشَّيْخُ يَجْلِسُ اِذَارَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ قَبْلَ اَنْ يَّنْهَضَ فِی الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى. (۲)**

ترجمہ: حضرت ایوب ؒ فرماتے ہیں: ”ابو قلابہ ؒ نے فرمایا کہ حضرت مالک بن الحویرث ؓ ہماری اس مسجد میں تشریف لائے۔ انھوں نے فرمایا کہ میں تمہارے سامنے نماز پڑھتا ہوں، میرا مقصود نماز پڑھنا نہیں ہے بلکہ جس طرح میں نے نبی ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا ہے اسی طرح (تمہیں دکھانے کے لیے) پڑھتا ہوں۔ ایوب ؒ کہتے ہیں کہ میں نے ابو قلابہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کس طرح نماز پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ہمارے اس شیخ کی طرح۔ شیخ (کی عادت تھی کہ) پہلی رکعت میں جب سجدہ سے اپنا سر اٹھاتے تھے تو کھڑے ہونے سے پہلے بیٹھ جاتے تھے۔

---

(۱)(شرح معانی الآثار ج1 ص204 باب الوتر)

(۲)(صحیح البخاری ج1 ص93 باب من صلی بالناس وھو لا یرید الا ان یعلمھم صلوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

دو رکعتوں کے درمیان رفع یدین نہ کرنا:

حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کی روایت میں یہ الفاظ آتے ہیں:

”وَلَا یَفْعَلُ ذٰلِکَ حِیْنَ یَسْجُدُ وَلَا حِیْنَ یَرْفَعُ رَاْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ“(۱)

ترجمہ: آپ ﷺ جب سجدہ کرتے اور سجدوں سے سر اٹھاتے تو رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

فائدہ 1: اس سے ثابت ہوا کہ نمازی (دو رکعتوں کے درمیان) جب دوسری اور چوتھی رکعت کے لیے سجدہ سے سر اٹھائے تو رفع یدین نہ کرے۔(۲)

فائدہ 2: مذکورہ روایت کے ابتدائی حصہ میں رکوع کی جس رفع یدین کا ذکر ملتا ہے اس کی نفی خود حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کی دیگر روایات سے ثابت ہے جیسا کہ پہلے باحوالہ بات گزر چکی ہے۔(۳)

دوسری رکعت کی قرات فاتحہ مع بسم اللہ سے شروع کرنا:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ اَنَّهُ كَانَ لَايَدَعُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَبْلَ السُّوْرَةِ وَبَعْدَ هَا اِذَا قَرَءَ بِسُوْرَةٍ اُخْرىٰ فِى الصَّلٰوةِ. (۴)

ترجمہ: حضرت ابن عمر ؓ نماز میں سورۃ فاتحہ سے پہلے اور اس کے بعد دوسری سورت سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا نہیں چھوڑتے تھے۔

پہلی رکعت بڑی اور دوسری رکعت چھوٹی رکھنا:

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ ؓ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يَقْرَءُ فِی الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ يُطَوِّلُ فِی الْاُوْلىٰ وَيَقْصُرُ فِی الثَّانِيَةِ وَيُسْمِعُ الْاٰيَةَ اَحْيَانًا وَكَانَ يَقْرَءُ فِی الْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ وَكَانَ يُطَوِّلُ فِی الْاُوْلٰى وَكَانَ يُطَوِّلُ فِی الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ

---

(۱)(صحیح البخاری ج1ص 102باب الی این یرفع)

(۲)(فتح الباری لابن حجر ج 2ص288 ملخصاً) (۳)(نماز اہل السنۃ والجماعۃ ص69،70)

(۴)(شرح معانی الآثار ج1 ص146 باب قراءۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم فی الصلوٰۃ)

يَقْصُرُ فِی الثَّانِيَةِ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابوقتادہ ؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نماز ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے، پہلی رکعت لمبی اور دوسری چھوٹی کرتے تھے اور کبھی کبھی کوئی آیت سنا بھی دیتے تھے۔ عصر کی نماز میں فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے اور پہلی رکعت لمبی کرتے اور فجر کی نماز میں بھی پہلی رکعت لمبی اور دوسری چھوٹی کرتے تھے۔

ہر دو رکعت پر قعدہ کرنا:

عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَفْتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.......... وَكَانَ يَقُوْلُ فِیْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ اَلتَّحِيَّةُ. (۲)

ترجمہ: حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز تکبیر سے شروع فرماتے اور قرات **الحمد لله رب العالمين** سے اور یہ فرماتے تھے کہ ہر دو رکعت پر تشہد ہے۔ (یعنی قعدہ کرنا ہوتا ہے)

کیفیت قعدہ اولیٰ:

1- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ؓ وَقَالَ اِنَّمَاسُنَّةُ الصَّلٰوةِ اَنْ تَنْصَبَ رِجْلَكَ الْيُمْنٰى وَتُثْنِیَ الْيُسْرٰى (۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر ؓ فرماتے ہیں نماز کی سنت یہ ہے کہ تشہد میں دایاں

---

(۱) (صحیح البخاری ج 1 ص 105 باب القرأة فی الظهر، صحیح مسلم ج 1 ص 185 باب القراة فی الظهر والعصر) (۲) (صحیح مسلم ج 1 ص 194 باب مایجمع صفة الصلوٰة ومایفتح به ویختم به، مصنف عبد الرزاق ج 2 ص 134 باب من نسی التشهد، رقم الحدیث 3086، مصنف ابن ابی شیبة ج 3 ص 47، قدر کم یقعد فی الرکعتین الاولیین، رقم الحدیث 3040)

(۳) (صحیح البخاری ج 1 ص 114 باب سنة الجلوس فی التشهد)

پاؤں کھڑا رکھو اور بایاں پاؤں بچھاؤ۔

2- حضرت ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

فَاِذَاجَلَسَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ جَلَسَ عَلٰی رِجْلِهِ الْیُسْریٰ وَنَصَبَ الْیُمْنیٰ. (۱)

ترجمہ: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتوں کے بعد بیٹھتے تو بائیں پاؤں پر بیٹھتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے۔

3- **عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَسْتَفْتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّکْبِیْرِ...... وَکَانَ یَفْرِشُ رِجْلَهُ الْیُسْریٰ وَیَنْصِبُ رِجْلَهُ الْیُمْنیٰ. (۲)**

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کے ساتھ نماز شروع فرماتے۔ (تشہد میں) آپ بایاں پاؤں بچھا دیتے اور دایاں پاؤں کھڑا کر لیتے۔

قعدہ اولیٰ میں صرف تشہد پڑھنا:

1- **عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ عَلَّمَنَارَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ نَقُوْلَ اِذَاجَلَسْنَا فِی الرَّکْعَتَیْنِ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَاوَعَلٰی عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ اَشْهَدُاَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّداًعَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ. (۳)**

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تعلیم دی کہ جب دو رکعتوں کے بعد بیٹھا کریں تو یہ پڑھا کریں التحیات للہ والصلوات آخر تک۔

---

(۱) (صحیح البخاری ج 1 ص 114 باب سنة الجلوس فی التشهد)

(۲) (صحیح مسلم ج 1 ص 195 باب ما یجمع صفة الصلوٰة ومایفتتح به ویختم به)

(۳) (سنن النسائی ج 1 ص 174 باب کیف التشهد الاولی، السنن الکبری للبیهقی ج 2 ص 148 باب الصلوٰة علی النبی صلی الله علیه وسلم فی التشهد)

2- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلتَّشَهُّدَ فِیْ وَسْطِ الصَّلَاةِ وَفِیْ اٰخِرِهَا.............................. اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ.......... قَالَ ثُمَّ اِنْ كَانَ فِیْ وَسْطِ الصَّلَاةِ نَهَضَ حِيْنَ يَفْرُغُ مِنْ تَشَهُّدِهٖ . (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے درمیان نماز اور آخر نماز میں تشہد کی تعلیم دی.......... فرماتے تھے کہ نمازی اگر درمیان میں ہوتو اپنے تشہد سے فارغ ہونے کے بعد کھڑا ہوجائے۔''

3- عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لَا يَزِيْدُ فِی الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ عَلَى التَّشَهُّدِ . (۲)

ترجمہ: حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ نمازی پہلی دو رکعتوں میں تشہد کے علاوہ کچھ زیادہ نہ پڑھے۔

الفاظ تشہد:

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم ...... فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطِّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ...... اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ . (۳)

---

(۱) (مسند احمد ج4 ص238 حدیث نمبر4382)

(۲) (مصنف ابن ابی شیبۃ ج 3 ص47، قدر کم یقعد فی الرکعتین الاولیین، رقم الحدیث 3038)

(۳) (صحیح البخاری ج 1 ص115 باب التشہد فی الاخرۃ، صحیح مسلم ج 1 ص173 باب التشہد فی الصلوٰۃ)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ ہم جب نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہی ''سلام'' ہے۔ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اسے (تشہد) یوں کہنا چاہیئے التحیات للہ آخر تک۔

ترجمہ تشہد: ساری حمد وثناء، نمازیں اور ساری پاک چیزیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں۔ سلامتی ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

تشہد میں انگلی کا اشارہ:

علی بن عبدالرحمٰن المعاوی فرماتے ہیں کہ میں نماز میں کنکریوں سے کھیل رہا تھا تو حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے مجھے دیکھا اور فرمایا:

اِصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ. قُلْتُ وَكَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ يَصْنَعُ؟ قَالَ كَانَ اِذَا جَلَسَ فِى الصَّلٰوةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَقَبَضَ اَصَابِعَهُ كُلَّهَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ الَّتِىْ تَلِى الْاِبْهَامَ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى. (۱)

ترجمہ: جیسے رسول اللہ ﷺ کرتے تھے ویسے کیا کرو۔ میں نے کہا رسول اللہ ﷺ کیسے کرتے تھے؟ تو فرمایا کہ جب آپ ﷺ نماز میں بیٹھتے تھے تو اپنی دائیں ہتھیلی دائیں ران پر رکھتے تھے اور اپنی تمام انگلیاں بند کر کے شہادت والی انگلی سے اشارہ فرماتے تھے اور اپنی بائیں ہتھیلی بائیں ران پر رکھتے تھے۔

---

(۱)(صحیح مسلم ج 1 ص216 باب صفۃ الجلوس فی الصلوٰۃ و کیفیتہ ووضع الیدین ، سنن ابی داؤد ج1 ص149 باب الاشارۃ فی التشہد)

کیفیت اشارہ:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَاقَعَدَ فِی التَّشَهُّدِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَعَقَدَ ثَلاَثاً وَّخَمْسِيْنَ وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ. (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

”رسول اللہ ﷺ جب تشہد میں بیٹھتے تھے تو اپنا بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر اور دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر رکھتے تھے اور دائیں ہاتھ سے (۵۳) کے عدد کی شکل بناتے اور کلمہ کی انگلی سے اشارہ کرتے۔“

اشارہ کے وقت انگلی کو بار بار حرکت نہ دینا:

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يُشِيْرُ بِاِصْبَعِهِ اِذَادَعَا وَ لاَ يُحَرِّكُهَا. (۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

”نبی ﷺ اپنی انگلی سے اشارہ کرتے تھے اور اسے حرکت نہیں دیتے تھے۔“

شہادت والی انگلی کو آخر نماز تک بلاحرکت بچھائے رکھنا:

عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِیِّ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّیْ وَقَدْ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَقَبَضَ اَصَابِعَهُ وَبَسَطَ السَّبَّابَةَ وَهُوَ يَقُوْلُ يَامُقَلِّبَ

---

(۱)(صحیح مسلم ج1 ص216 باب صفة الجلوس فی الصلوٰة)

(۲)(سنن النسائی ج 1ص 187 باب بسط الیسری علی الرکبة، سنن ابی داؤد ج 1 ص149 باب الاشارة فی التشهد)

الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ. (۱)

ترجمہ: حضرت عاصم بن کلیب اپنے باپ کلیب سے وہ اپنے باپ حضرت شہاب بن مجنون رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

’’شہاب بن مجنون فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نماز پڑھ رہے تھے اور اپنا بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھا ہوا تھا اور دایاں ہاتھ دائیں ران پر۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کلمہ کی انگلی کو بچھایا ہوا تھا اور یہ دعا پڑھ رہے تھے۔

نوٹ: (دعا مذکورہ کا ترجمہ یہ ہے) اے دلوں کو پھیرنے والی ذات میرا دل اپنے دین پر ثابت قدم فرما!

فائدہ: دعاء تشہد میں درود شریف کے بھی بعد سلام کے قریب مانگی جاتی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بھی انگلی کو بچھا کر اسی حالت پر برقرار رکھے ہوئے تھے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ انگلی کو آخر نماز تک بچھائے رکھنا چاہئے۔ چنانچہ حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

’’قُلْتُ فِیْهِ اِدَامَةُ اِشَارَةِ التَّشَهُّدِ اِلٰی اٰخِرِ الصَّلٰوةِ.‘‘ (۲)

ترجمہ: میں (مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں کہ اس حدیث میں یہ ثابت ہے کہ اشارہ آخر نماز تک برقرار رکھنا چاہیے۔

تشہد میں نظریں شہادت کی انگلی سے آگے نہ بڑھیں:

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا۔

---

(۱) (جامع الترمذی ج 2 ص 199 ابواب الدعوات باب بلا ترجمة)

(۲) (الثواب الحلی علی جامع الترمذی للتھانوی ج 2 ص 199)

قَالَ: لَایُجَاوِزُبَصَرُہٗ اِشَارَتَہٗ. (۱)

ترجمہ: آپ ﷺ کی نظر انگلی کے اشارہ سے آگے نہ جاتی تھی۔

تشہد سراً پڑھنا:

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ مِنَ السُّنَّۃِ اَنْ یُّخْفَی التَّشَھُّدُ. (۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ سنت میں سے یہ ہے کہ تشہد آہستہ پڑھا جائے۔

قعدہ اولیٰ سے تکبیر کہتے ہوئے اٹھنا:

عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ صَلَّیْتُ اَنَاوَعِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ ؓ صَلٰوۃً خَلْفَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ ؓ فَکَانَ اِذَاسَجَدَ کَبَّرَوَاِذَا رَفَعَ کَبَّرَوَاِذَا نَھَضَ مِنَ الرَّکْعَتَیْنِ کَبَّرَ. (۳)

ترجمہ: حضرت مطرف ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اور حضرت عمران بن حصین ؓ نے حضرت علی بن ابی طالب ؓ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب آپ سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے، جب سر اوپر اٹھاتے تکبیر کہتے اور جب دو رکعتوں سے اٹھتے تو تکبیر کہتے۔

تیسری رکعت کے شروع میں رفع یدین نہ کرنا:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَادَخَلَ فِی الصَّلٰوۃِ رَفَعَ

---

(۱)(سنن ابی داؤد ج 1ص149 باب الاشارۃ فی التشھد ،سنن النسائی ج 1 ص 173باب موضع البصر فی التشھد)

(۲)(سنن ابی داؤد ج 1ص149 باب اخفاء التشھد ،جامع الترمذی ج 1ص65 باب ما جاء انه یخفی التشھد)

(۳)(صحیح البخاری ج1 ص114 باب یکبر وینھض من السجدتین)

یَدَیْهِ نَحْوَ صَدْرِهٖ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَلَا یَفْعَلُ بَعْدَ ذٰلِكَ (۱)

ترجمہ: حضرت بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھ سینہ تک اٹھاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے اور نہ اس کے بعد کرتے۔

فرض کی آخری دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ پڑھنا:

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَقْرَءُ فِی الظُّهْرِ فِی الْاُوْلَیَیْنِ بِاُمِّ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَیْنِ وَفِی الرَّكْعَتَیْنِ الْاُخْرَیَیْنِ بِاُمِّ الْكِتَابِ. (۲)

ترجمہ: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے۔

قعدہ اخیرہ کرنا:

1- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّیْنَا خَلْفَ النَّبِیِّ ﷺ .... فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَاِذَا صَلّٰی اَحَدُكُمْ فَلْیَقُلْ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ .... اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. (۳)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جب نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہی سلام ہے۔ جب تم میں سے

---

(۱)(الناسخ والمنسوخ لابن شاهين ص153 باب رفع اليدين فی الصلوٰۃ)

(۲)(صحيح البخاری ج 1ص107 باب يقرأ فی الاخريين بام الكتاب، صحيح مسلم ج 1 ص185 باب القراءۃ فی الظهر والعصر)

(۳)(صحيح البخاری ج 1 ص 115باب التشهد فی الآخرة، صحيح مسلم ج 1ص173 باب التشهد فی الصلوٰۃ)

کوئی نماز پڑھے تو اسے (تشہد) یوں کہنا چاہئے **التحیات للہ والصلوات والطیبات** ...... آخر تک۔

2- **عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ** رضی اللہ عنہ **قَالَ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ** صلی اللہ علیہ وسلم **اَلتَّشَھُّدَ فِیْ وَسْطِ الصَّلَاۃِ وَفِیْ اٰخِرِھَا.** (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے درمیان نماز اور آخر نماز میں تشہد کی تعلیم دی۔

تورک نہ کرنا:

تشہد میں سرین کے بل بیٹھنے کو ''تورک'' کہتے ہیں۔ تورک کی نفی احادیث میں وارد ہے اور دایاں پاؤں کھڑا کرنے اور بائیں کو بچھا کر اس پر بیٹھنے کا ذکر ملتا ہے۔

1- **عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ** رضی اللہ عنہما **وَقَالَ اِنَّمَا سُنَّۃُ الصَّلٰوۃِ اَنْ تَنْصَبَ رِجْلَکَ الْیُمْنٰی وَتُثْنِیَ الْیُسْرٰی.** (۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نماز میں سنت یہ ہے کہ آپ دایاں پاؤں کھڑا رکھیں اور بایاں پاؤں بچھا دیں۔

2- **عَنْ عَائِشَۃَ** رضی اللہ عنہا **قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ** صلی اللہ علیہ وسلم **یَسْتَفْتِحُ الصَّلٰوۃَ بِالتَّکْبِیْرِ وَالْقِرَاءَ ۃَ بِالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ** .... **وَکَانَ یَفْرِشُ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی وَیَنْصَبُ رِجْلَہُ الْیُمْنٰی .** (۳)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز تکبیر سے

---

(۱) (مسند احمد ج4 ص238 حدیث نمبر4382)

(۲) (صحیح البخاری ج 1ص 114 باب سنۃ الجلوس فی التشھد، سنن النسائی ج 1ص173 باب کیف الجلوس للتشھد الاول)

(۳) (صحیح مسلم ج1 ص194 باب ما یجمع صفۃ الصلوٰۃ وما یفتتح بہ ویختم بہ)

شروع کرتے اور قرات الحمد للہ رب العالمین سے اور (تشہد میں) اپنا بایاں پاؤں پھیلاتے اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھتے۔

درود شریف پڑھنا:

عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ رَجُلاً يَدْعُوْ فِی الصَّلٰوةِ لَمْ يَحْمِدِ اللّٰهَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَجَّلْتَ اَيُّهَا الْمُصَلِّی ؟ ثُمَّ عَلَّمَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَسَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ رَجُلاً يُّصَلِّی فَمَجَّدَ اللّٰهَ وَحَمِدَهٗ وَصَلّٰی عَلَى النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اُدْعُ تُجَبْ وَسَلْ تُعْطَ. (۱)

ترجمہ: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو سنا کہ وہ نماز میں نہ اللہ تعالی کی حمد بیان کرتا ہے اور نہ ہی نبی ﷺ پر درود پڑھتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا کہ اے نمازی تم نے جلدی کی۔ پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو سکھایا (کہ پہلے اللہ تعالی کی حمد وثناء پھر نبی علیہ السلام پر درود پڑھا کرو) پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک اور آدمی سے سنا کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے اور اللہ کی بزرگی بیان کر رہا ہے اور نبی ﷺ پر درود پڑھ رہا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا دعا کر تیری دعا قبول ہوگی، سوال کر عطا کیا جائے گا۔

الفاظ درود شریف:

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ؟ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ. قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

---

(۱) (سنن النسائی ج 1 ص 189 باب التمجید و الصلوٰۃ علی النبی ﷺ فی الصلوٰۃ)

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (۱)

ترجمہ: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ پر اور اہل بیت پر صلوۃ کیسے بھیجیں، کیونکہ اللہ تعالی نے ہمیں سلام بھیجنے کا طریقہ تو بتلا دیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا یوں کہا کرو **اللھم صل علی محمد** آخر تک۔ (ترجمہ یہ ہے) اے اللہ حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر رحمتیں نازل کیں، بے شک تو قابل تعریف بزرگی والا ہے۔ اے اللہ حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکت نازل کی تھی، بے شک تو قابل تعریف بزرگی والا ہے۔

بعد از تشہد اختیاری دعا:

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ کُنَّا اِذَا صَلَّیْنَا خَلْفَ النَّبِیِّ ﷺ...... فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَالسَّلَامُ فَاِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلْ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ............ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ثُمَّ لِیَتَخَیَّرْمِنَ الدُّعَاءِ اَعْجَبَہٗ اِلَیْہِ فَیَدْعُوْ۔ (۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اللہ ہی سلام ہے۔ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ یوں کہے التحیات للہ (آخر تشہد تک) پھر اس کو اختیار ہے کہ جو دعا اسے پسند ہو مانگے۔“

---

(۱) (صحیح البخاری ج1 ص477 باب یزفون النسلان فی المشی)

(۲) (صحیح البخاری ج 1 ص115 باب ما یتخیر من الدعاء بعد التشھد ولیس بواجب، صحیح مسلم ج 1ص 173باب التشھد فی الصلوٰۃ)

الفاظ دعا:

1- اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ذکر فرمائی:

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَتِیْ رَبَّنَاوَتَقَبَّلْ دُعَاءَ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ . (۱)

ترجمہ: اے اللہ ! مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنا اور میری دعا قبول فرما۔ اے ہمارے پروردگار! مجھے، میرے والدین کواور تمام مومنین کوحساب والے دن بخش دے

2- **عَنْ اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ ؓ اَنَّـہٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ عَلِّمْنِیْ دُعَاءً اَدْعُوْ بِہٖ فِیْ صَلَاتِیْ. قَالَ قُلْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ.(۲)**

ترجمہ: حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ مجھے کوئی دعا سکھائیں جسے میں اپنی نماز میں مانگا کروں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ دعا مانگا کرو۔

(ترجمہ دعا) ''اے اللہ میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا اور تیرے علاوہ کوئی اور ذات نہیں جو گناہ بخش دے، پس اپنے ہاں میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما۔ بے شک تو ہی مغفرت کرنے والا ہے اور رحم کرنے والا ہے۔

کسی بھی رکن میں امام سے سبقت نہ کرنا:

عَنْ اَنَس ؓ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہ ﷺ ذَاتَ یَوْمٍ فَلَمَّا قَضٰی

---

(۱)(سورۃ ابراھیم: 41.40) (۲)(صحیح البخاری ج1 ص115 باب الدعا قبل السلام ،صحیح مسلم ج1 ص347 باب الدعوات والتعوذ)

الصَّلٰوۃَ اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْھِہٖ فَقَالَ اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ اِمَامُکُمْ فَلَا تَسْبِقُوْنِیْ بِالرُّکُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِیَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ. (۱)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی جب نماز مکمل کی تو ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں۔ تم لوگ رکوع، سجدہ، قیام اور نماز ختم کرنے میں مجھ سے سبقت نہ کیا کرو۔

نماز کا اختتام سلام پر ہے:

عَنْ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَسْتَفْتِحُ الصَّلٰوۃَ بِالتَّکْبِیْرِ ......وَکَانَ یَخْتِمُ الصَّلٰوۃَ بِالتَّسْلِیْمِ. (۲)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز تکبیر سے شروع فرماتے اور سلام پر ختم کرتے تھے۔

الفاظ سلام:

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّہٗ کَانَ یُسَلِّمُ عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَعَنْ یَّسَارِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ. اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ. (۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دائیں بائیں سلام پھیرتے تھے (اور یہ فرماتے تھے) السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

---

(۱) (صحیح مسلم ج 1 ص 180 باب تحریم سبق الامام برکوع اوسجود ونحوھما)

(۲) (صحیح مسلم ج 1 ص 195 باب ما یجمع صفۃ الصلوٰۃ وما یفتتح بہ ویختم بہ، سنن ابی داؤد ج 1 ص 121 باب من لم یجھر ببسم اللہ الرحمن الرحیم)

(۳) (جامع الترمذی ج 1 ص 65 باب ماجاء فی التسلیم فی الصلوٰۃ، شرح معانی الآثار ج 1 ص 190 باب السلام فی الصلوٰۃ کیف ھو؟)

کیفیت سلام:

1- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ؓ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یُکَبِّرُ فِیْ کُلِّ خَفْضٍ وَّرَفْعٍ وَقِیَامٍ وَقُعُوْدٍ وَ یُسَلِّمُ عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ خَدِّهٖ وَرَاَیْتُ اَبَا بَکْرٍ ؓ وَعُمَرَ ؓ مَایَفْعَلَانِ ذٰلِکَ. (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ہر اونچ، نیچ، قیام، قعدہ، وغیرہ میں تکبیر کہتے تھے اور دائیں بائیں سلام پھیرتے تھے (اور فرماتے تھے) السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ، یہاں تک کہ آپ کے گالوں کی سفیدی نظر آتی تھی اور میں نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ؓ کو بھی دیکھا کہ وہ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

2- عَنْ عَامِرِبْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کُنْتُ اَرٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یُسَلِّمُ عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَعَنْ یَّسَارِهٖ حَتّٰی اَرٰی بَیَاضَ خَدِّهٖ. (۲)

ترجمہ: حضرت عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ اپنے دائیں اور بائیں سلام پھیرتے تھے یہاں تک کہ میں آپ کے گالوں کی سفیدی دیکھتا تھا۔

مقتدیوں کا امام کے سلام کے ساتھ سلام پھیرنا:

1: عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِکٍ ؓ قَالَ صَلَّیْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

---

(۱) (سنن النسائی ج1 ص194 باب کیف السلام علی الیمین)

(۲) (صحیح مسلم ج1 ص216 باب السلام التحلیل من الصلوٰۃ عند فراغها و کیفیته)

فَسَلَّمْنَا حِیْنَ سَلَّمَ. (١)

ترجمہ: حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ جس وقت آپ ﷺ نے سلام پھیرا ہم نے سلام پھیرا.

2: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَسْتَحِبُّ اِذَا سَلَّمَ الْاِمَامُ اَنْ يُّسَلِّمَ مَنْ خَلْفَهٗ.

(ایضاً)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو پسند کرتے تھے کہ جب امام سلام پھیرے تو مقتدی بھی سلام پھیر دیں۔

جہری نمازوں میں جہراً اور سری نمازوں میں سراً قراءت کرنا:

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ فِیْ كُلِّ صَلٰوةٍ يُقْرَاُ فَمَا اَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا اَخْفٰى عَنَّا اَخْفَيْنَا عَنْكُمْ. (٢)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ہر نماز میں قرات کی جاتی ہے۔ پس جس نماز میں آپ ﷺ نے ہمیں قرات سنائی (یعنی بلند آواز سے پڑھی) ہم بھی تمہیں سناتے ہیں اور جس نماز میں ہم سے اخفاء کیا (یعنی آہستہ پڑھی) تو ہم بھی تم سے اخفاء کرتے ہیں۔

دوران نماز آنکھیں بند نہ کرنا:

عَنِ ابْنِ عَبَّاس رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ فِی الصَّلٰوةِ فَلَا يُغْمِضْ عَيْنَيْهِ. (٣)

---

(١)(صحیح البخاری ج1 ص116 باب یسلم حین یسلم الامام)

(٢)(صحیح البخاری ج 1ص 106باب القراءۃ فی الفجر، صحیح مسلم ج 1ص170 باب وجوب قراءۃ الفاتحہ فی کل رکعۃ)

(٣)(المعجم الکبیر للطبرانی ج 5ص 247رقم الحدیث 10794، المعجم الاوسط للطبرانی ج 1ص603 رقم الحدیث 2218)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز کے لئے کھڑا ہو تو اپنی آنکھیں بند نہ کرے۔

تعدیل ارکان کا خیال رکھنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور جلدی جلدی نماز پڑھی تو آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور نماز کا طریقہ سکھاتے ہوئے فرمایا:

اِذَاقُمْتَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَکَبِّرْ ثُمَّ اقْرَءْ مَاتَیَسَّرَ مَعَکَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْکَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ رَاکِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْحَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِداً ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِساً ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِداً ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِکَ فِیْ صَلٰوتِکَ کُلِّھَا. (۱)

ترجمہ: جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو تکبیر کہہ پھر جس قدر قرآن تجھے یاد ہو پڑھ، اس کے بعد رکوع کر، جب اطمینان سے رکوع کر لے تو اس کے بعد سر اٹھا کر سیدھا کھڑا ہو جا، اس کے بعد سجدہ کر۔ جب اطمینان سے سجدہ کر چکے تو اس کے بعد سر اٹھا کر اطمینان سے بیٹھ جا، اس کے بعد اطمینان سے سجدہ کر، اپنی پوری نماز میں اسی طرح کیا کر۔

امام کا نماز مختصر پڑھانا:

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ لِلنَّاسِ فَلْیُخَفِّفْ فَاِنَّ فِیْھِمُ الضَّعِیْفَ وَالسَّقِیْمَ وَالْکَبِیْرَ وَاِذَاصَلّٰی اَحَدُکُمْ لِنَفْسِہٖ فَلْیُطَوِّلْ مَاشَاءَ. (۲)

---

(۱) (صحیح البخاری ج 1ص 109باب امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذی لا یتم رکوعہ بالاعادۃ، صحیح مسلم ج 1ص170 باب وجوب قراءۃ الفاتحۃ فی کل رکعۃ)

(۲) (صحیح البخاری ج 1ص 97باب اذا صلی لنفسہ فلیطول ماشاء، صحیح مسلم ج 1ص188 باب امر الائمۃ بتخفیف الصلوٰۃ فی تمام الخ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو مختصر پڑھائے، کیونکہ ان میں کمزور، بیمار اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں۔ ہاں جب کوئی اکیلے نماز پڑھ رہا ہو تو جتنا لمبی کرے اس کی مرضی۔

☆☆☆

سلام پھیرنے کے بعد

امام کا مقتدیوں کی طرف متوجہ ہونا:

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ. (۱)

ترجمہ: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر بیٹھ جاتے۔

اسی مضمون کی روایات حضرت زید بن خالد جہنی اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہیں۔ (۲)

ذکر واذکار:

آپ ﷺ سے سلام پھیرنے کے بعد موقع بہ موقع مختلف اوراد واذکار مروی ہیں۔

1- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا قَدْ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ فَقَالَ وَمَاذَاكَ قَالُوْا يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَ لَا نَتَصَدَّقُ وَيُعْتِقُوْنَ وَلَا نُعْتِقُ.

---

(۱) (صحیح البخاری ج 1 ص 117 باب یستقبل الامام الناس اذا سلم)

(۲) (صحیح البخاری ج 1 ص 117 باب ایضاً)

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَفَلا اُعَلِّمُكُمْ شَيْأً تُدْرِكُوْنَ بِهٖ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُوْنَ بِهٖ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَايَكُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلَّامَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَاصَنَعْتُمْ، قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! قَالَ تُسَبِّحُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ وَتَحْمِدُوْنَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ مَرَّةً قَالَ اَبُوْصَالِحٍ فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا سَمِعَ اِخْوَانُنَا اَهْلُ الْاَمْوَالِ بِمَافَعَلْنَا فَفَعَلُوْامِثْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ فقراء مہاجرین آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مال دار لوگ تو بلند درجات اور جنت کی نعمتوں میں ہم پر سبقت لے گئے۔ آپ نے پوچھا کیسے؟ تو انہوں نے کہا کہ وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں لیکن وہ صدقہ کرتے ہیں جو ہم نہیں کر سکتے اور وہ غلام آزاد کرتے ہیں جو ہم نہیں کر سکتے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس سے تم بھی اپنے سبقت لے جانے والوں کے برابر ہو جاؤ اور کوئی تمہارے برابر نہ ہو سکے مگر وہ لوگ جو یہ کام کرتے رہیں۔ انہوں نے عرض کیا ضرور بتایئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہر نماز کے بعد 33,33 بار سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر پڑھا کرو۔ حضرت ابو صالح فرماتے ہیں کہ فقراء مہاجرین دوبارہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ ہمارے مالدار بھائیوں کو ہمارے اس عمل کا پتا چل گیا ہے اور انہوں نے بھی ایسا عمل کرنا شروع کر دیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ اللہ تعالی کا فضل ہے جس کو چاہے عطا کرتا ہے۔

2- **حضرت کعب بن عجرہ ؓ سے مروی ہے:**

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ؓ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مُعَقِّبَاتٌ لَايَخِيْبُ

---

(۱)(صحیح مسلم ج1 ص219 باب استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ)

قَائِلُهُنَّ اَوْفَاعِلُهُنَّ ثَلاثًاوَّثَلاثِيْنَ تَسْبِيْحَةً وَّثَلاثًاوَّ ثَلاثِيْنَ تَحْمِيْدَةً وَّاَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ تَكْبِيْرَةً فِيْ دُبُرِكُلِّ صَلٰوةٍ. (۱)

ترجمہ: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ حضور کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چند تسبیحات ایسی ہیں جنہیں ہر نماز کے بعد پڑھنے والا کبھی ناکام نہیں ہوگا۔ 33 بار سبحان اللہ 33 بار الحمد للہ اور 34 بار اللہ اکبر۔

3- حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَاانْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ، اِسْتَغْفَرَثَلاثًاوَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ يَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ. (۲)

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار پڑھتے اور یہ دعا پڑھتے۔ **اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ.** ایک روایت میں ہے: **يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ.**

4- حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِكُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُوَهُوَعَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَامَانِعَ لِمَااَعْطَيْتَ وَلَامُعْطِيَ لِمَامَنَعْتَ وَلَايَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. (۳)

---

(۱)(صحیح مسلم ج1 ص219 باب استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ)

(۲)(صحیح مسلم ج 1 ص218 باب استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ)

(۳)(صحیح البخاری ج 1 ص117 باب الذکر بعد الصلوٰۃ، صحیح مسلم ج 1 ص218 باب استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ)

نبی اکرم ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ کلمات کہتے تھے۔

کلمات کا ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے (تمام جہانوں کی) بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہی۔ اے اللہ! تو عطا کرے تو کوئی روکنے والا نہیں اور اگر تو روک دے تو عطا کرنے والا کوئی نہیں اور مالدار آدمی کو اس کی دولت تیرے عذاب سے فائدہ نہ دے گی۔

5- عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ عَلٰی اَعْوَادِ ھٰذَا الْمِنبَرِ یَقُوْلُ مَنْ قَرَءَ اٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ لَمْ یَمْنَعُہٗ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّۃِ اِلَّا الْمَوْتُ. (۱)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو اس منبر پر یہ کہتے ہوئے کہ جو شخص ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا تو اس کے جنت میں جانے کے لئے رکاوٹ صرف موت ہے۔

اسی مضمون کی روایت حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ (۲)

نماز کے بعد دعا مانگنا:

1- عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَیُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّیْلِ الْاٰخِرُوَدُبُرَالصَّلَوَاتِ الْمَکْتُوْبَاتِ. (۳)

---

(۱)(شعب الایمان للبیھقی ج 2 ص458 تخصیص آیۃ الکرسی بالذکر، رقم الحدیث 2395 ،مشکوٰۃ المصابیح ج 1ص89 باب الذکر بعد الصلوۃ)

(۲)(عمل الیوم واللیلۃ للنسائی ص 182 رقم الحدیث 100 ،المعجم الکبیر للطبرانی ج 4ص260 رقم الحدیث 7408)

(۳)(جامع الترمذی ج 2ص187 باب بلا ترجمۃ ابواب الدعوات ،السنن الکبریٰ للنسائی ج6 ص32 ما یستحب من الدعاء دبر الصلوات المکتوبات، رقم 9936 ،عمل الیوم واللیلۃ للنسائی ص186، رقم الحدیث 108)

ترجمہ: حضرت ابو امامہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سی دعا سب سے زیادہ قبول ہوتی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: رات کے آخر میں اور فرض نمازوں کے بعد۔

2- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِک ؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ. (۱)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا دعا عبادت کا مغز ہے۔

دعا میں ہاتھ اٹھانا:

1- عَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَـااَیُّهَاالنَّاسُ اِنَّ رَبَّکُمْ حَیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحِیْ اَنْ یَّمُدَّهٗ اَحَدُکُمْ یَدَیْهِ اِلَیْهِ فَیَرُدَّهُمَا خَائِبَتَیْنِ. (۲)

ترجمہ: حضرت انس ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! تمہارا رب باحیا کریم ہے۔ اسے پسند نہیں کہ بندہ اس کی طرف ہاتھ اٹھائے اور وہ انہیں خالی لوٹا دے۔

اسی مضمون کی روایت حضرت سلمان فارسی ؓ سے بھی مروی ہے۔ (۳)

2- عَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَرْفَعُ یَدَیْهِ فِی الدُّعَاءِ

---

(۱) (جامع الترمذی ج 2ص175، ابواب الدعوات، رقم الباب 2، المعجم الاوسط للطبرانی ج 2ص255 رقم الحدیث 3196، جامع الاحادیث للسیوطی ج 13ص2 رقم الحدیث 12413)

(۲) (مسند ابی یعلی ج 7ص 142رقم الحدیث 4108)

(۳) (سنن ابن ماجۃ ج 1ص275 باب رفع الیدین فی الدعاء، جامع الترمذی ج 2ص196 ابواب الدعوات، باب بلا ترجمۃ، صحیح ابن حبان ص 343، ذکر استجابۃ الدعاء.. رقم الحدیث 880)

حَتّٰی یُرٰی بَیَاضَ اِبْطَیْہِ. (۱)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ دعا میں اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی۔

3- عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَارَفَعَ یَدَیْہِ فِی الدُّعَاءِ لَمْ یَحُطَّھُمَاحَتّٰی یَمْسَحَ بِھِمَا وَجْھَہٗ. (۲)

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا میں اپنے ہاتھ اٹھاتے تھے تو انہیں گرانے سے پہلے اپنے چہرہ مبارک پر پھیر لیتے تھے۔

4- عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ اِذَادَعَا فَرَفَعَ یَدَیْہِ مَسَحَ وَجْھَہٗ بِیَدَیْہِ. (۳)

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا فرماتے تھے تو ہاتھوں کو اٹھاتے اور (آخر میں) اپنے چہرے پر پھیر لیتے تھے۔

نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا:

1- عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلصَّلَاۃُ مَثْنٰی مَثْنٰی تَشَھَّدُ فِیْ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ وَتَخَشُّعٌ وَتَضَرُّعٌ وَتَمَسْکُنٌ وَتُقْنِعُ یَدَیْکَ

---

(۱)(الجمع بین الصحیحین ج 2ص 437 رقم الحدیث 3943، السنن الکبری للبیھقی ج 3 ص 357 باب رفع الیدین فی دعاء الاستسقاء، صحیح ابن حبان ص 342 ذکر الاباحة للمرء ان یرفع یدیه الخ، رقم الحدیث 877)

(۲)(جامع الترمذی ج 2ص 176 باب ما جاء فی رفع الایدی عند الدعاء، المعجم الاوسط للطبرانی ج 5ص 197 رقم الحدیث 7053، مسند البزار ج 1 ص 243 رقم الحدیث 129)

(۳)(سنن ابی داؤد ج 1 ص 216 باب الدعاء، المعجم الکبیر للطبرانی ج 9ص 273 رقم الحدیث 18088)

يَـقُـوْلُ تَرْفَعُهُمَا اِلٰى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلاً بِبُطُوْنِهِمَا وَجْهَكَ وَتَقُوْلُ يَارَبِّ يَارَبِّ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَذَا وَكَذَا. (۱)

ترجمہ: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نماز دو دو رکعت ہے، ہر دو رکعت میں تشہد پڑھنا ہے، عاجزی، انکساری اور مسکینی ظاہر کرنا ہے، اپنے دونوں ہاتھ اپنے رب کی طرف اس طرح اٹھاؤ کہ ان کی ہتھیلیاں تمہارے چہرے کی طرف ہوں اور کہو کہ اے رب! اے رب! اور جس نے ایسا نہ کیا اس کی نماز ایسی ہے، ایسی ہے (یعنی ناقص و نامکمل ہے)

2- **عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَفَعَ يَدَهٗ بَعْدَمَا سَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ خَلِّصِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ.** (۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز کا سلام پھیرنے کے بعد قبلہ کی طرف رخ کرنے کی حالت ہی میں ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا فرمائی: اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دے۔

3- **عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ يَحْيٰى قَالَ رَاَيْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ وَرَاٰى رَجُلاً رَافِعاً يَدَيْهِ يَدْعُوْ قَبْلَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهَا قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ.** (۳)

ترجمہ: حضرت محمد بن ابی یحییٰ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک

---

(۱)(جامع الترمذی ج 1 ص 87 باب ما جاء فی التشخع فی الصلوٰۃ، المعجم الکبیر للطبرانی ج 8 ص 26 رقم الحدیث 15154)

(۲)(تفسیر ابن ابی حاتم ج 3 ص 123 رقم الحدیث 5906، تحت قولہ تعالیٰ: لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً تفسیر ابن کثیر ص 522 تحت قولہ تعالیٰ: فَاُولٰئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ)

(۳)(المعجم الکبیر للطبرانی ج 11 ص 22 رقم الحدیث 90 قطعۃ من المفقود، الاحادیث المختارۃ للمقدسی ج 9 ص 336 رقم الحدیث 303)

شخص کو دیکھا کہ وہ نماز پوری کرنے سے پہلے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگ رہا تھا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو حضرت ابن زبیر ؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہونے سے پہلے اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا نہ مانگتے تھے (یعنی نماز سے فارغ ہونے کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے تھے)

مردوں اور عورتوں کی نماز میں فرق

شریعت اسلامیہ میں احکام خداوندی کے مخاطب مرد و عورت دونوں ہیں۔ نماز، روزہ، حج، زکوۃ کے احکام جس طرح مردوں لئے ہیں عورتیں بھی اس سے مستثنیٰ نہیں لیکن عورت کی نسوانیت اور پردہ کا خیال ہر مقام پر رکھا گیا ہے۔ ان عبادات کی ادائیگی میں عورت کے لئے وہ پہلو اختیار کیا گیا ہے جس میں اسے مکمل پردہ حاصل ہو۔

ایمان کے بعد سب سے بڑی عبادت ”نماز“ ہے۔ اس کے بعض احکام مشترک ہونے کے باوجود بعض تفصیلات میں واضح فرق ملتا ہے۔ ذیل کی احادیث اس فرق کو واضح بیان کرتی ہیں۔

1- عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجَرٍ ؓ قَالَ جِئْتُ النَّبِیَّ ﷺ ... .فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَاوَائِلَ بْنَ حُجَرٍ! اِذَاصَلَّیْتَ فَاجْعَلْ یَدَیْکَ حِذْوَاُذُنَیْکَ وَالْمَرْاَۃُ تَجْعَلُ یَدَیْھَاحِذَاءَ ثَدْیَیْھَا. (۱)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر ؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں

---

(۱)(المعجم الکبیر للطبرانی ج 9ص 144 رقم الحدیث 17497، مجمع الزوائد للھیثمی ج 2ص 272 باب رفع الیدین، رقم الحدیث 2594، جامع الاحادیث للسیوطی ج23 ص 439 رقم الحدیث 26377)

حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا اے وائل بن حجر! جب تم نماز پڑھو تو اپنے کانوں کے برابر ہاتھ اٹھاؤ اور عورت اپنے ہاتھوں کو چھاتی کے برابر اٹھائے۔

2- **عَنْ یَزِیْدَ بْنِ حَبِیْبٍ** ؒ **اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ** ﷺ **مَرَّ عَلٰی اِمْرَاَتَیْنِ تُصَلِّیَانِ فَقَالَ اِذَاسَجَدْتُّمَا فَضُمَّا بَعْضَ اللَّحْمِ اِلَی الْاَرْضِ فَاِنَّ الْمَرْاَۃَ لَیْسَتْ فِیْ ذٰلِکَ کَالرَّجُلِ.** (۱)

ترجمہ: حضرت یزید بن حبیب ؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دو عورتوں کے قریب سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں۔ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب تم سجدہ کرو تو جسم کا کچھ حصہ زمین سے ملالیا کرو کیونکہ عورت کا حکم اس میں مرد کی طرح نہیں ہے۔

3- **عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍالْخُدْرِیِّ** ؓ **صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ** ﷺ **اَنَّہٗ قَالَ .... کَانَ یَاْمُرُالرِّجَالَ اَنْ یَّتَجَافُوْا فِیْ سُجُوْدِھِمْ وَ یَاْمُرُالنِّسَاءَ اَنْ یَّتَخَفَّضْنَ وَکَانَ یَاْمُرُالرِّجَالَ اَنْ یَّفْرِشُوْا الْیُسْرٰی وَیَنْصَبُوْا الْیُمْنٰی فِی التَّشَھُّدِ وَ یَاْمُرُالنِّسَاءَ اَنْ یَّتَرَبَّعْنَ.** (۲)

ترجمہ: صحابی رسول ﷺ حضرت ابو سعید خدری ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مردوں کو حکم فرماتے تھے کہ سجدے میں (اپنی رانوں کو پیٹ سے) جدا رکھیں اور عورتوں کو حکم فرماتے تھے کہ خوب سمٹ کر (یعنی رانوں کو پیٹ سے ملا کر) سجدہ کریں۔ مردوں کو حکم فرماتے تھے کہ تشہد میں بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھیں اور دایاں پاؤں کھڑا رکھیں اور عورتوں کو حکم فرماتے تھے کہ چہار زانو بیٹھیں۔

---

(۱) (مراسیل ابی داؤد ص 28، السنن الکبری للبیہقی ج 2 ص 223 باب ما یستحب للمراۃ الخ، جامع الاحادیث للسیوطی ج3 ص 233 رقم الحدیث 2110)

(۲) (السنن الکبری للبیہقی ج 2 ص 222.223 باب ما یستحب للمراۃ الخ، التبویب الموضوعی للاحادیث ص 2639)

4- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا جَلَسَتِ الْمَرْاَةُ فِی الصَّلٰوةِ وَضَعَتْ فَخِذَهَا عَلٰی فَخِذِهَا الْاُخْرٰی فَاِذَا سَجَدَتْ اَلْصَقَتْ بَطْنَهَا فِیْ فَخِذِهَا کَاَسْتَرِ مَا یَکُوْنُ لَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ یَنْظُرُ اِلَیْهَا وَ یَقُوْلُ یَا مَلَائِکَتِیْ اُشْهِدُکُمْ اَنِّیْ قَدْغَفَرْتُ لَهَا. (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جب عورت نماز میں بیٹھے تو اپنی ایک ران دوسری ران پر رکھے اور جب سجدہ کرے تو اپنا پیٹ اپنی رانوں کے ساتھ ملا لے جو اس کے لئے زیادہ پردے کی حالت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھتے ہیں اور فرماتے ہیں: اے میرے ملائکہ! گواہ بن جاؤ میں نے اس عورت کو بخش دیا۔“

5- عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ الْحَائِضِ اِلَّا بِخِمَارٍ. (۲)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بالغہ عورت کی نماز اوڑھنی کے بغیر قبول نہیں ہوتی۔“

6- قَالَ عَلِیٌّ رضی اللہ عنہ اِذَاسَجَدَتِ الْمَرْاَةُ فَلْتَضُمَّ فَخِذَیْهَا. (۳)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت جب سجدہ کرے تو اپنی رانوں کو ملائے

---

(۱)(الکامل لابن عدی ج 2ص 501، رقم الترجمة 399 ،السنن الکبری للبیهقی ج2 ص223 باب ما یستحب للمراۃالخ،جامع الاحادیث للسیوطی ج 3ص43 رقم الحدیث 1759)

(۲)(جامع الترمذی ج 1 ص 86 باب ماجاء لا تقبل صلوٰۃ الحائض الابخمار ، سنن ابی داؤد ج 1 ص101 باب المراۃ تصلی بغیر خمار)

(۳)(السنن الکبری للبیهقی ج 2ص222 باب ما یستحب للمراۃالخ ،مصنف ابن ابی شیبة ج 2ص504 ، المرا ۃ کیف تکون فی سجودھا،رقم الحدیث 2793،مصنف عبد الرزاق ج 3ص50 باب تکبیر المراۃ بیدھا الخ، رقم الحدیث 5086)

(یعنی خوب سمٹ کر سجدہ کرے)

7- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ صَلٰوةِ الْمَرْاَةِ فَقَالَ تَجْتَمِعُ وَتَحْتَفِزُ (۱)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عورت کی نماز سے متعلق سوال کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا خوب اکٹھی ہو کر اور سمٹ کر نماز پڑھے۔

8- عَنْ نَافِعٍ اَنَّ صَفِيَّهَ كَانَتْ تُصَلِّىْ وَهِىَ مُتَرَبِّعَةٌ. (۲)

ترجمہ: حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت صفیہ رحمۃ اللہ علیہا (زوجہ ابن عمر رضی اللہ عنہما) نماز پڑھتی تو چہار زانو ہو کر بیٹھتی تھیں۔

☆☆☆

---

(۱)(مصنف ابن ابی شیبة ج 2ص505، المرا ة كيف تكون فى سجودها، رقم الحديث2794)

(۲)(مصنف ابن ابی شیبة ج 2ص506، فى المراة كيف تجلس فى الصلوة،رقم الحديث 2800)

سجدہ سہو کا بیان

کمی و زیادتی پر سجدہ سہو کرنا:

1- عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اِبْرَاھِیْمُ زَادَ اَوْنَقَصَ فَلَمَّاسَلَّمَ قِیْلَ لَہٗ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَحَدَثَ فِی الصَّلٰوۃِ شَیْئٌ قَالَ وَمَاذَاکَ؟ قَالُوْا صَلَّیْتَ کَذَاوَکَذَا قَالَ فَثَنّٰی رِجْلَیْہِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْھِہٖ فَقَالَ ...... اِذَاشَکَّ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ فَلْیَتَحَرِّ الصَّوَابَ فَلْیُتِمَّ عَلَیْہِ ثُمَّ یَسْجُدُ سَجْدَتَیْنِ. (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں: ”رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی جس میں کمی یا زیادتی ہوگئی۔ جب سلام پھیرا تو آپ سے عرض کیا گیا یارسول اللہ! نماز میں کچھ (کمی یا زیادتی) واقع ہوئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کون سی؟ صحابہ ؓ نے عرض کیا آپ نے اس اس طرح نماز پڑھی ہے۔ تو آپ ﷺ نے اپنے پاؤں تہ کیئے اور قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے، پھر دو سجدے کیئے اور سلام پھیرا۔ پھر آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک ہو تو اسے چاہیے کہ خوب سوچ بچار کر کے صحیح صورت حال کے مطابق نماز مکمل کرے پھر (آخر میں) دو سجدے کر لے۔“

2- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اِذَاصَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلَمْ یَدْرِ زَادَ اَمْ نَقَصَ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَھُوَقَاعِدٌ. (۲)

---

(۱)(صحیح مسلم ج 1 ص 211.212 باب النھی عن نشد الضالۃ فی المسجد ، کتاب الحجہ علی اھل المدینہ للامام محمد ج 1 ص 157 ،صحیح البخاری ج 1 ص 58 باب التوجہ نحو القبلۃ حیث کان)

(۲)(سنن ابی داؤد ج 1 ص 154 باب من قال یتم علی اکثر ظنہ ،صحیح مسلم ج 1 ص 211 باب النھی عن نشد الضالۃ فی المسجد)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی نماز پڑھے اور اسے پتا نہ چلے کہ کم پڑھی ہے یا زیادہ، تو اسے چاہئے کہ (آخری تشہد) بیٹھنے کی حالت میں دو سجدے کر لے۔

سجدہ سہو سلام کے بعد کرنا:

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيْلَ لَهٗ اَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ؟ فَقَالَ وَمَاذَاکَ؟ قَالَ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَمَا سَلَّمَ. (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی پانچ رکعات پڑھائیں۔ تو آپ سے کہا گیا کہ کیا نماز میں اضافہ ہو گیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیسے؟ کہا گیا کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔ تو آپ ﷺ نے سلام کے بعد دو سجدے کئے۔

سجدہ سہو میں دو سجدے کرنا:

عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ كُلِّ سَهْوٍ سَجْدَتَانِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ. (۲)

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ ہر سہو میں دو سجدے ہیں سلام کے بعد۔

---

(۱)(صحیح البخاری ج 1ص 163باب اذا صلی خمسا ، سنن النسائی ج 1ص185 باب ما یفعل من صلی خمسا)

(۲)(سنن ابن ماجۃ ج 1ص85 باب ما جاء فیمن سجد ھما بعد السلام ،سنن ابی داؤد ج 1ص149 باب من قام من ثنتین ولم یتشھد)

سجدہ سہو سے پہلے ایک سلام پھیرنا:

1- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ ؓ قَالَ سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِیْ ثَلَاثِ رَکْعَاتٍ مِّنَ الْعَصْرِ ...... فَصَلَّی الرَّکْعَةَ الَّتِیْ کَانَ تَرَکَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ ثُمَّ سَلَّمَ . (۱)

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین ؓ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نے ایک بار عصر کی تین رکعتیں پڑھائیں (جب آپ کو کہا گیا) تو جو رکعت رہ گئی تھی وہ پڑھی پھر سلام کیا پھر سہو کے دو سجدے کئے پھر آخر میں سلام پھیرا۔''

2- عَنِ الْحَسَنِ ؒ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ وَ اَبَابَکْرٍ وَّ عُمَرَ ؓ کَانُوْا یُسَلِّمُوْنَ تَسْلِیْمَةً وَّاحِدَةً. (۲)

ترجمہ: حضرت حسن سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر ؓ اور حضرت عمر ؓ ایک سلام پھیرتے تھے۔

تشہد پڑھ کر سجدہ سہو کرنا:

عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اِذَا کُنْتَ فِیْ صَلٰوةٍ فَشَکَکْتَ فِیْ ثَلَاثٍ اَوْاَرْبَعٍ وَاَکْبَرُ ظَنِّکَ عَلٰی اَرْبَعٍ تَشَهَّدْتَّ ثُمَّ سَجَدْتَّ سَجْدَتَیْنِ وَاَنْتَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ تُسَلِّمَ ثُمَّ تَشَهَّدْتَّ اَیْضاً ثُمَّ تُسَلِّمُ. (۳)

ترجمہ: حضرت ابوعبیدہ بن عبداللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم نماز میں ہو اور شک پڑ جائے کہ تین رکعت پڑھی ہیں یا چار اور زیادہ گمان یہ ہو کہ چار ہی پڑھی ہیں تو تشہد پڑھو پھر دو سجدے کرو سلام سے پہلے بعد میں بھی تشہد پڑھو پھر سلام پھیرو۔''

☆☆☆

---

(۱)(صحیح مسلم ج 1 ص 214 باب النهی عن نشد الضالة)

(۲)(مصنف ابن ابی شیبه ج3ص59، 60 ،من کان یسلم تسلیمة واحدة، رقم الحدیث 3081)

(۳)(سنن ابی داؤد ج1 ص 154 باب من قال یتم علی اکبر ظنه)

نماز وتر

وتر واجب ہیں:

1- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِجْعَلُوْا اٰخِرَصَلَاتِکُمْ بِاللَّیْلِ وِتْرًا. (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا وتر کو رات کی آخری نماز بناؤ۔

فائدہ: اس حدیث میں ”اِجْعَلُوْا“ کا لفظ امر ہے اور اصول فقہ کا مشہور قاعدہ ہے **”اَلْاَمْرُ لِلْوُجُوْبِ مَالَمْ تَکُنْ قَرِیْنَةٌ خِلَافَهٗ.“** (۲)

کہ شریعت میں جب کسی چیز کا امر کیا جائے تو وہ چیز واجب ہوتی ہے جب تک اس کے خلاف کوئی قرینہ نہ قائم ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ وتر واجب ہے۔

2- عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ مَرْفُوْعاً قَالَ اَلْوِتْرُ حَقٌّ اَوْ وَاجِبٌ. (۳)

ترجمہ: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ وتر حق یا واجب ہے۔

---

(۱)(صحیح البخاری ج 1ص 136 باب لیجعل آخر صلوٰته وترا، قیام اللیل للمروزی ص 218، مصنف ابن ابی شیبة ج 4 ص 463، من قال یجعل الرجل آخر صلاته باللیل وترا، رقم الحدیث 6765)

(۲)(قواعد الفقه لمحمد عمیم الاحسان ص 62، الاحکام للآمدی ج 2ص 165، کشف الاسرار لعبد العزیز البخاری ج1 ص 173)

(۳)(مسند ابی داؤد الطیالسی جزء 1 ص 314 رقم الحدیث 594، شرح معانی الآثار ج 1ص 204 باب الوتر، سنن الدارقطنی ص 283، الوتر بخمس اوبثلاث او بواحدةالخ، رقم الحدیث 1624)

3- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا. (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن بریدہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے حضور اکرم ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''وتر حق ہیں جس نے وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں (یہ بات آپ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمائی)

4- عَنْ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ فَقَالَ اِنِّيْ نِمْتُ وَنَسِيْتُ الْوِتْرَ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِذَا اسْتَيْقَظْتَ وَذَكَرْتَ فَصَلِّ. (۲)

ترجمہ: حضرت ابومریم فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کی کہ میں سو جاتا ہوں اور وتر پڑھنا بھول جاتا ہوں حتی کہ سورج طلوع ہو جاتا ہے (تو کیا کروں؟) تو آپ نے فرمایا جب تو بیدار ہو اور تجھے (وتر) یاد آ جائیں تو انہیں پڑھ لیا کر۔

وتر تین رکعت ہیں:

1- عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً يُّصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ

---

(۱)(سنن ابی داؤد ج 1ص208 باب فیمن لم یوتر ،مصنف ابن ابی شیبہ ج 4ص505، من قال الوتر واجب عن ابی هريرة، رقم الحديث 6932)

(۲)(مصنف ابن ابی شیبۃ ج 4ص485 ،من قال یوتر وان اصبح و علیہ قضاءہ،رقم الحدیث 6869)

وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّىْ ثَلَاثًا. (۱)

ترجمہ: حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز رمضان مبارک میں کیسی ہوتی تھی؟ فرمایا آپ ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ پہلے چار رکعتیں پڑھے، پس کچھ نہ پوچھو کہ کتنی حسین ولمبی ہوتی تھیں۔ اس کے بعد پھر چار رکعت پڑھتے، کچھ نہ پوچھو کہ کتنی حسین اور لمبی ہوتی تھیں پھر تین رکعت (وتر) پڑھتے تھے۔

2- عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یُوْتِرُ بِثَلَاثٍ یَقْرَءُ فِیْ اَوَّلِ رَکْعَةٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَفِی الثَّانِیَةِ قُلْ یَا اَیُّهَاالْکَافِرُوْنَ وَفِی الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوَّذَتَیْنِ. (۲)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

”نبی ﷺ وتر تین رکعت پڑھتے تھے پہلی رکعت میں ”سبح اسم ربک الاعلیٰ“ پڑھتے، دوسری رکعت میں ” قل یا ایھا الکفرون“ اور تیسری رکعت میں ”قل هو الله احد“ اورمعوذتین پڑھتے تھے۔“

3- عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یُوْتِرُ بِثَلَاثِ رَکْعَاتٍ کَانَ یَقْرَءُ فِی الْاُوْلٰی بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَفِی الثَّانِیَةِ بِقُلْ

---

(۱)(صحیح البخاری ج 1ص154. 269. 504 باب قیام النبی صلی الله علیه وسلم باللیل فی رمضان، صحیح مسلم ج 1ص254 صلوٰة اللیل وعدد رکعة النبی صلی الله علیه وسلم، سنن النسائی ج1 ص248 باب کیف الوتر بثلث) (۲)(شرح معانی الآثار ج 1ص200 باب الوتر، صحیح ابن حبان ص 718 ذکر الاباحة للمرء ان یضم قراء ة المعوذتین الخ، رقم الحدیث 2448، مصنف عبد الرزاق ج 2ص404 باب ما یقرء فی الوتر الخ، رقم الحدیث 1257)

يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِى الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد وَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر تین رکعت پڑھتے تھے پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلی پڑھتے، دوسری رکعت میں قل یا ایھا الکٰفرون اور تیسری رکعت میں قل ھو اللہ احد پڑھتے تھے۔

اسی مضمون کی احادیث:

4- حضرت ابن عباس ؓ (۲)

5۔ حضرت عمران بن حصین ؓ (۳)

6- حضرت ابو ہریرہ ؓ (۴)

7- حضرت عبد الرحمٰن بن سبرۃ ؓ (۵)

8- حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی ؓ (۶)

---

(۱)(سنن النسائی ج 1ص 248باب ذکر اختلاف الفاظ الناقلین لخبر ابی بن کعب الخ، سنن ابن ماجة ج 1ص 82 باب ما جاء فی ما یقرء فی الوتر، مصنف ابن ابی شیبة ج4 ص514، 515، فی الوتر ما یقرء فیه، رقم الحدیث6960)

(۲)(سنن النسائی ج 1 ص249 ذکر الاختلاف علی ابی اسحق فی حدیث سعید بن جبیر عن ابن عباس، مصنف ابن ابی شیبة ج4 ص512، فی الوتر ما یقرء فیه، رقم الحدیث6951)

(۳)(شرح معانی الآثار ج 1ص 204 باب الوتر، مجمع الزوائد ج 2ص505 باب ما یقرء فی الوتر، رقم الحدیث 3468)

(۴)(مجمع الزوائد ج 2ص505 باب ما یقرء فی الوتر، رقم الحدیث 3466)

(۵)(مجمع الزوائد ج 2ص505 باب ما یقرء فی الوتر، رقم الحدیث 3469)

(۶)(مجمع الزوائد ج 2ص 501 باب عدد الوتر، رقم الحدیث 3452)

9- حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ ؓ (۱)
سے بھی مروی ہیں جن میں تین رکعت وتر کا ذکر ہے۔

10- عَنِ ابْنِ عَبَّاس ؓ اَنَّـهٗ کَـانَ یُوْتِرُبِثَلَاثٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَقُلْ یَااَیُّھَاالْکَافِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَاللّٰهُ اَحَدٌ. (۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس ؓ تین رکعت وتر پڑھتے تھے (اوران میں) سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی، قُلْ یَااَیُّھَاالْکَافِرُوْنَ اورقُلْ ھُوَاللّٰهُ اَحَد کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

11- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وِتْرُاللَّیْلِ کَوِتْرِالنَّھَارِصَلَاۃُ الْمَغْرِبِ. (۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رات کے وتر دن کے وتر یعنی نماز مغرب کی طرح ہیں (یعنی تین ہیں)۔

12- عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ؛ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ صَلٰوۃُ الْمَغْرِبِ وِتْرُ النَّھَارِ فَاَوْتِرُوْا صَلَاۃَ اللَّیْلِ. (۴)

---

(۱)(شرح معانی الآثار ج 1ص205 باب الوتر، کتاب الآثار ج 1ص142 باب الوتر وما یقرء فیھا، رقم الحدیث 122)

(۲)(مصنف ابن ابی شیبة ج4 ص512 ،فی الوتر و ما یقرء فیه،رقم الحدیث6950)

(۳)(سنن الدارقطنی ص 285 ،الوتر ثلاث کثلاث المغرب، حدیث نمبر 1637، نصب الرایه للزیلعی ج 2ص116باب صلوۃ الوتر)

(۴)(مصنف عبد الرزاق ج 2ص 401باب آخر صلوۃ اللیل، رقم الحدیث 4688، مسند احمد بن حنبل ج4 ص420 رقم الحدیث 4847)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مغرب کی نماز (گویا) دن کے وتر ہیں تو رات کے وتر بھی پڑھا کرو۔

13- عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْوِتْرُ ثَلَاثٌ كَثَلَاثِ الْمَغْرِبِ. (۱)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وتر کی تین رکعتیں ہیں جس طرح مغرب کی تین رکعتیں ہیں۔“

14- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ وِتْرُ اللَّيْلِ كَوِتْرِ النَّهَارِ صَلَاةُ الْمَغْرِبِ ثَلَاثًا. (۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”رات کے وتر دن کے وتر یعنی نماز مغرب کی طرح تین رکعت ہیں۔“

تین رکعت وتر ایک سلام سے:

1- عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ لَا يُسَلِّمُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ . (۳)

ترجمہ: حضرت سعد بن ہشام سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی دو رکعتیں پڑھنے کے بعد سلام نہیں پھیرتے تھے (بلکہ تین رکعت پڑھ کر ہی سلام پھیرتے تھے)

---

(۱)(المعجم الاوسط للطبرانی ج 5ص232رقم الحدیث7170)

(۲)(مجمع الزوائد للهیثمی ج 2ص503 باب عدد الوتر، رقم الحدیث 3455)

(۳)(سنن النسائی ج 1ص248 باب کیف الوتر بثلاث موطا امام محمد ص 150. 151 باب السلام فی الوتر، مصنف ابن ابی شیبة ج 4 ص493، 494، من کان یوتر بثلاث او اکثر، رقم 6912، شرح معانی الآثار ج1 ص197 باب الوتر)

2- عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُسَلِّمُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الْوِتْرِ. (۱)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی پہلی دو رکعتوں کے بعد سلام نہیں پھیرتے تھے۔

3- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَرْسَلْتُ اُمِّيْ لَيْلَةً لِتَبِيْتَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَتَنْظُرَ كَيْفَ يُوْتِرُ فَبَاتَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَصَلّٰى مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يُّصَلِّيَ حَتّٰى اِذَا كَانَ اٰخِرُ اللَّيْلِ وَاَرَادَ الْوِتْرَ قَرَأَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى وَقَرَأَ فِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَآ اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ثُمَّ قَعَدَ ثُمَّ قَامَ وَلَمْ يَفْصِلْ بَيْنَهُمَا بِالسَّلَامِ ثُمَّ قَرَأَ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ كَبَّرَ ثُمَّ قَنَتَ فَدَعَا بِمَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدْعُوَهٗ ثُمَّ كَبَّرَ وَرَكَعَ. (۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی والدہ کو بھیجا کہ آنخضرت ﷺ کے گھر میں رات رہیں اور دیکھیں کہ آنخضرت ﷺ وتر کس طرح پڑھتے ہیں؟ چنانچہ وہ آنخضرت ﷺ کے ہاں رات رہیں۔ پس آنخضرت ﷺ نے رات میں جتنا اللہ تعالیٰ کو منظور تھا، نماز پڑھی۔ جب رات کا آخری حصہ ہوا اور آنخضرت ﷺ نے وتر پڑھنے کا ارادہ فرمایا تو پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور دوسری رکعت میں قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھی پھر قعدہ کیا۔

پھر سلام پھیرے بغیر کھڑے ہو گئے پھر آپ ﷺ نے تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی یہاں تک کہ جب اس سے فارغ ہوئے تو تکبیر کہی پھر دعائے قنوت پڑھی

---

(۱) (المستدرک للحاکم ج1 ص 607 کتاب الوتر، رقم الحدیث 1180)

(۲) (الاستیعاب لابن عبدالبر ص 934 رقم 742)

اور جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا دعائیں کیں۔ پھر تکبیر کہی اور رکوع کیا۔

وتر کی دوسری رکعت میں تشہد:

وتر رات کی نماز ہے، عام نمازوں کی طرح اس میں بھی دو رکعت پر تشہد کیا جاتا ہے۔ دو رکعت کے بعد تشہد کرنا درج ذیل احادیث سے ثابت ہے۔

1- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كَانَ يَقُوْلُ فِیْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةُ. (۱)

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ہر دو رکعت میں التحیات (یعنی تشہد) ہے۔

2- **عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنَّا لَانَدْرِیْ مَانَقُوْلُ فِیْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ غَيْرَاَنْ نُّسَبِّحَ وَنُكَبِّرَوَنَحْمَدَرَبَّنَا وَاِنَّ مُحَمَّدًا صلی اللہ علیہ وسلم عُلِّمَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِوَخَوَاتِمَهٗ فَقَالَ اِذَاقَعَدْتُّمْ فِیْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فَقُوْلُوْاالتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ...... (۲)**

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں معلوم نہ تھا کہ جب دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھیں تو کیا کریں؟ بجز اس کے کہ تسبیح کہیں، تکبیر کہیں، اپنے پروردگار کی تعریف کریں اور یہ کہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سراپا بھلائی کی باتیں سکھلائی گئی ہیں۔

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جب تم دو رکعت پڑھ کر بیٹھو تو یوں کہو **التحیات للہ** (آخر تشہد تک)

3- **عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلصَّلٰوةُ مَثْنٰى**

---

(۱)(صحیح مسلم ج 1 ص 194 باب مایجمع صفة الصلوٰة ومايفتتح به ويختم به، مصنف عبد الرزاق ج 2 ص 134 باب من نسى التشهد، رقم الحديث 3086، مصنف ابن ابی شيبة ج 3 ص 47، قدر كم يقعد فى الركعتين الاولیين، رقم الحديث 3040)

(۲)(سنن النسائی ج 1 ص 174 كيف التشهد الاول)

مَثْنٰی تَشَهُّدٌ فِیْ رَکْعَتَیْنِ. (١)

ترجمہ: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نماز دو دو رکعت ہے، ہر دو رکعت میں تشہد پڑھنا ہے۔“

فائدہ: گزشتہ صفحات میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے آپ ﷺ کے فرامین گزر چکے ہیں جن میں وتر کو نماز مغرب سے تشبیہ دی گئی ہے۔ نماز مغرب میں دو رکعت کے بعد تشہد ہوتا ہے لہذا صلوۃ وتر میں بھی دو رکعت کے بعد تشہد میں بیٹھا جائے گا۔

دعائے قنوت:

کتب احادیث میں دعائے قنوت کے مختلف الفاظ مروی ہیں۔ ان سب کا ماحصل اور قدر مشترک یہ الفاظ ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ اَللّٰهُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ لَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَ اِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ. (٢)

---

(١)(جامع الترمذی ج 1ص 87 باب ما جاء فی التشخع فی الصلوٰۃ، المعجم الکبیر للطبرانی ج8 ص26 رقم الحدیث 15154)

(٢)(سنن الطحاوی ج1 ص177 باب القنو ت فی الصلوٰۃ الفجر وغیر ھا ،رسالہ ابن ابی ذید القیروانی ص29، کتاب الدعاء للطبرانی ص237 ، مصنف عبد الرزاق ج 3ص31باب القنوت، رقم الحدیث 4984 ،الحاوی الکبیر للماوردی ج 2ص355 ، مصنف ابن ابی شیبۃ ج 4ص518،فی قنوت الوتر من الدعاء، رقم الحدیث 6965 ،الشرح الکبیر لعبد الکریم الرافعی ج 4ص250 ،السنن الکبری للبیہقی ج 2ص211.210 باب دعاء القنوت)

ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں، تجھ سے بخشش طلب کرتے ہیں، تجھ پر ایمان لاتے ہیں، تجھ پر بھروسہ کرتے ہیں، تیری بہترین ثناء بیان کرتے ہیں، تیرا شکر ادا کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور جو تیری نافرمانی کرے ہم اس سے الگ ہو جاتے ہیں اور اسے چھوڑ دیتے ہیں۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے لئے ہی نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں۔ تیری طرف ہی دوڑتے ہیں ہم تیری بندگی کے لئے حاضر ہوتے ہیں، تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بے شک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھنا:

1- حضرت عاصم بن سلیمان الاحول ؒ فرماتے ہیں:

سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ؓ عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ قَدْكَانَ الْقُنُوْتُ قُلْتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ اَوْبَعْدَهٗ قَالَ قَبْلَهٗ قَالَ فَاِنَّ فُلَانًا اَخْبَرَنِیْ عَنْکَ اِنَّکَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ كَذَبَ اِنَّمَاقَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا. (١)

ترجمہ: میں نے حضرت انس بن مالک ؓ سے قنوت کے بارے میں پوچھا تو آپ ؓ نے فرمایا: ”حضور ﷺ کے زمانے میں قنوت ہوتی تھی۔ میں نے عرض کیا رکوع سے پہلے یا رکوع کے بعد؟ فرمایا رکوع سے پہلے۔ میں نے عرض کیا کہ فلاں شخص نے مجھے بتایا ہے کہ آپ ؓ کہتے ہیں کہ رکوع کے بعد ہے۔ تو آپ ؓ ے فرمایا اس نے جھوٹ کہا ہے۔ رکوع کے بعد تو آپ ﷺ نے صرف ایک مہینہ قنوت پڑھی ہے۔“

2- **عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ**

---

(١)(صحیح البخاری ج 1ص 136 باب القنوت قبل الرکوع وبعدہ، صحیح مسلم ج 1ص 237 باب استحباب القنوت فی جمیع الصلوات)

رَكْعَاتٍ ...... وَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر پڑھتے تھے اور دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے تھے۔

3- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الْوِتْرِ قَبْلَ الرَّكْعَةِ. (۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز وتر میں رکوع کرنے سے پہلے دعائے قنوت پڑھی۔“

4- عَنِ الْاَسْوَدِ رحمۃ اللہ علیہ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَنَتَ فِي الْوِتْرِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ ......وَفِيْ رِوَايَةٍ...... بَعْدَ الْقِرَاءَةِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ. (۳)

ترجمہ: حضرت اسود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ وتر میں رکوع کرنے سے پہلے قنوت پڑھتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ قراۃ کے بعد رکوع کرنے سے پہلے قنوت پڑھتے۔“

دعائے قنوت سے پہلے رفع یدین کرنا:

1- قَالَ [اَبُوْ عُثْمَانَ]: كَانَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الْقُنُوْتِ. (۴)

---

(۱) (سنن النسائی ج 1 ص 248 اختلاف الفاظ الناقلین لخبر ابی بن کعب الخ، سنن ابی داؤد ج 1 ص 209 باب القنوت فی الوتر) (۲) (سنن الدارقطنی ص 287، ما یقرء فی رکعات الوتر و القنوت فیہ، رقم الحدیث 1647، مصنف ابن ابی شیبۃ ج 4 ص 521، 522، فی القنوت قبل الرکوع او بعدہ، رقم الحدیث 6984)

(۳) (قیام اللیل للمروزی ص 228، مصنف ابن ابی شیبۃ ج 4 ص 520، فی القنوت قبل الرکوع او بعدہ، رقم الحدیث 6972)

(۴) (جزء رفع الیدین للبخاری ص 146 رقم الحدیث 162، قیام اللیل للمروزی ص 230 باب رفع الایدی عند القنوت، السنن الکبری للبیہقی ج 2 ص 212 باب رفع الیدین فی القنوت)

ترجمہ: حضرت ابوعثمان فرماتے ہیں: ”حضرت عمر رضی اللہ عنہ قنوت میں اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے۔“

-2 عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ كَانَ يَقْرَءُ فِيْ اٰخِرِ رَكْعَةٍ مِّنَ الْوِتْرِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فَيَقْنُتُ قَبْلَ الرَّكْعَةِ. (١)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وتر کی آخری رکعت میں قل ھواللہ احد پڑھتے تھے پھر رکوع میں جانے سے پہلے اپنے ہاتھ اٹھاتے تھے۔

-3 حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے۔

كَانَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ قُنُوْتِهٖ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ. (٢)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رمضان کے مہینہ میں دعاء قنوت کے لئے ہاتھ اٹھاتے تھے

☆☆☆

---

(١)(جزء رفع الیدین للبخاری ص 146 رقم الحدیث 163، مسند ابن الجعد ص 332 رقم الحدیث 2277، مصنف ابن ابی شیبۃ ج 4ص 531، فی رفع الیدین فی قنوت الوتر، رقم 7027، 7028)

(٢)(قیام اللیل للمروزی ص 230 باب رفع الایدی عند القنوت، السنن الکبری للبیہقی ج 3ص 41 باب رفع الیدین فی القنوت، مختصر کتاب الوتر للمقریزی 139 باب رفع الایدی عند القنوت)

نماز جمعہ

فرضیت جمعہ:

جمعہ کے دن نماز جمعہ ادا کرنا فرض عین ہے۔ مریض، مسافر، عورت، بچے، غلام اور مجنون کے علاوہ باقی لوگوں پر نماز جمعہ میں شریک ہونا ضروری ہے۔ ورنہ سخت گنہگار ہوں گے

1: **عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّامَرِيْضٌ أَوْ مُسَافِرٌ أَوْاِمْرَأَةٌ أَوْ صَبِيٌّ أَوْ مَمْلُوْكٌ فَمَنِ اسْتَغْنٰى بِلَهْوٍ أَوْ تِجَارَةٍ اِسْتَغْنَى اللّٰهُ عَنْهُ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ . (۱)**

ترجمہ: حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس پر جمعہ کے دن نماز جمعہ فرض ہے سوائے مریض، مسافر، عورت، بچے، اور غلام کے۔ پس جو شخص کھیل کود اور تجارت میں مشغول رہ کر اس سے غافل رہا تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے توجہ ہٹا لے گا اور اللہ تعالیٰ بے نیاز اور تعریف کے قابل ہے۔“

2: **عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لِقَوْمٍ يَّتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنَّ اٰمُرَ رَجُلاً يُّصَلِّىْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُحَرِّقُ عَلٰى رِجَالٍ يَّتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوْتَهُمْ. (۲)**

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے بارے میں جو نماز جمعہ سے پیچھے رہ جاتے ہیں فرمایا: میں ارادہ کرتا ہوں کہ کسی شخص کو حکم دوں

---

(۱)(سنن الدار قطنی ص 273، باب من تجب علیه الجمعة، رقم الحدیث 1560، السنن الکبریٰ للبیهقی ج3 ص184 باب من لا تلزمه الجمعة)

(۲)(صحیح مسلم ج1 ص232 باب فضل صلوة الجماعة وبیان التشدیدالخ)

کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔ پھر میں ان لوگوں کو ان کے گھروں میں آگ لگا دوں جو نماز جمعہ سے پیچھے رہتے ہیں۔

آدابِ جمعہ:

1: عَنْ عَبْدِاللّٰہِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ اِذَا اَرَادَ اَحَدُکُمْ اَنْ یَأتِیَ الْجُمُعَۃَ فَلْیَغْتَسِلْ.(۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ تم میں سے جب کوئی جمعہ کے لئے آئے تو اس کو غسل کر لینا چاہیے۔

2: عَنْ سَمُرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَبِھَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَھُوَ اَفْضَلُ.(۲)

ترجمہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جس نے جمعہ کے دن وضو کیا تو اچھا ہے اور جس نے غسل کیا تو یہ افضل کام ہے۔‘‘

فائدہ: مشہور فقیہ و محدث اور شارح بخاری علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث سات صحابہ سے مروی ہے۔

(1) سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ (2) حضرت انس رضی اللہ عنہ (3) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ (4) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (5) حضرت جابر رضی اللہ عنہ (6) عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ (7) ابن عباس رضی اللہ عنہما(۳)

3: عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیُّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: لَا یَغْتَسِلُ رَجُلٌ یَوْمَ

---

(۱)(صحیح مسلم ج1ص 279 کتاب الجمعۃ)

(۲)(سنن ابی داؤد ج 1 ص 57باب فی الرخصۃ فی ترک الغسل یوم الجمعۃ ،سنن الترمذی ج 1ص 111 باب ما جاء فی الوضوء یوم الجمعۃ)

(۳)(عمدۃ القاری للعینی ج4 ص 642 باب وضوء الصبیان ومتیٰ یجب علیھم الغسل الخ)

الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُمَااسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهٖ اَوْيَمُسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهٖ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلاَ يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّىْ مَا كُتِبَ لَهٗ ثُمَّ يُنْصِتُ اِذَا تَكَلَّمَ الْاِمَامُ اِلَّاغُفِرَلَهٗ مَابَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى. (۱)

ترجمہ: حضرت سلمان فارسی ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور حسب استطاعت خوب پاکی حاصل کرے اور تیل یا گھر میں میسر خوشبو لگائے پھر نماز جمعہ کے لئے نکلے (وہاں جا کر) دو کے درمیان تفریق نہ کرے پھر جو نماز مقرر کی گئی ہے ادا کرے اور جب امام خطبہ دے تو خاموشی اختیار کرے۔ ایسے شخص کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

4: **عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِىْ جُمُعَةٍ مِّنَ الْجُمَعِ : مَعَاشِرَالْمُسْلِمِيْنَ! اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَكُمْ عِيْدًا فَاغْتَسِلُوْاوَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ.** (۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ایک جمعہ میں فرمایا کہ اے مسلمانوں کی جماعت! یہ دن اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے عید کا دن بنایا ہے۔ لہٰذا اس دن میں غسل کیا کرو اور مسواک ضرور استعمال کیا کرو۔

جمعہ کی دو اذانیں:

جمعہ کے دن دو اذانیں دی جائیں۔ پہلی اذان خطبہ سے اتنی دیر پہلے ہونی چاہیے کہ لوگ مسجد میں آ کر اطمینان سے سنتیں پڑھ سکیں اور دوسری اذان عربی خطبہ سے

---

(۱)(صحیح البخاری ج 1ص 121. 124باب الدھن للجمعۃ)

(۲)(المعجم الکبیر للطبرانی ج11 ص 97 رقم 136قطعة من المفقود، المعجم الاوسط للطبرانی ج2ص 325رقم 3433)

پہلے دی جائے۔

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ اِنَّ الْاَذَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَانَ اَوَّلُهُ حِيْنَ يَجْلِسُ الْاِمَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنبَرِ فِيْ عَهْدِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَبِيْ بَكْرٍوَّعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ فِيْ خِلَافَةِ عُثْمَانَ وَكَثُرُوْا أَمَرَعُثْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْاَذَانِ الثَّالِثِ فَاُذِّنَ بِهٖ عَلَى الزَّوْرَاءِ فَثَبَتَ الْاَمْرُعَلٰى ذٰلِكَ.(۱)

ترجمہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جمعہ کی پہلی اذان اس وقت ہوتی تھی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ آیا اور لوگوں کی تعداد بڑھ گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ایک اور اذان دینے کا حکم دیا۔ یہ اذان مقام زوراء پر دی جاتی تھی۔ پس امر اسی پر ثابت ہوگیا (یعنی دوسری اذان پر امت کا عمل شروع ہوگیا)

جمعہ کی رکعات:

4 سنت 2 فرض 4 سنت 2 سنت

1: قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ صَلٰوةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ الْفِطْرِرَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ الْاَضْحٰى رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ السَّفَرِ رَكْعَتَانِ، تَمَامٌ غَيْرُقَصْرٍعَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم.(۲)

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''نماز جمعہ کی دو رکعت، عید الفطر کی دو رکعت، عید الاضحیٰ کی اور سفر کی دو دو رکعات ہیں یہ نماز پوری ہے اسمیں کمی نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر۔

فائدہ: اس سے جمعہ کے دو فرض ثابت ہوئے۔

---

(۱)(صحیح البخاری ج1ص 125 باب التأذین عندالخطبة)

(۲)(سنن النسائی ج 1 ص209 عـددصلوة الجمعة، سنن ابن ماجة ج1ص74باب تقصیر الصلوة فی السفر، المعجم الاوسط للطبرانی ج2 ص 180 رقم 2943)

2: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّىْ قَبْلَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعًا وَ بَعْدَهَا اَرْبَعًا. (۱)

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جمعہ سے پہلے چار رکعت اور جمعہ کے بعد چار رکعت پڑھتے تھے۔

3: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّىْ قَبْلَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا اَرْبَعًا. (۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ جمعہ سے پہلے چار اور جمعہ کے بعد چار رکعت پڑھتے تھے۔

4: عَنْ عَلِيٍّ ؓ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ كَانَ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ سِتًّا (۳)

ترجمہ: حضرت علی ؓ فرماتے ہیں: ''جو جمعہ کے بعد نماز پڑھے اسے چاہیے کہ 6 رکعت پڑھے۔''

5: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا. (۴)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی جمعہ پڑھے تو اس کے بعد چار رکعتیں پڑھے۔

6: عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّىْ بَعْدَالْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ (۵)

---

(۱)(المعجم الاوسط للطبرانی ج 3 ص 91 رقم 3959، نصب الراية للزيلعی ج 2ص 206 باب

(۲)(جامع الترمذی ج 1ص 117، 118 باب فی الصلوة قبل الجمعة وبعدها، مصنف عبدالرزاق ج3 ص 131 باب الصلوة قبل الجمعة وبعدها، رقم 5541، صلوة الجمعة) (۳)(شرح معانی الآثار ج1 ص 234 باب التطوع بعد الجمعة كيف هو)

(۴)(صحيح مسلم ج1 ص 288 فصل فی استحباب اربع ركعات الخ)

(۵)(صحيح مسلم ج1 ص 288 فصل فی استحباب اربع ركعات الخ)

ترجمہ: حضرت سالم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

فائدہ: مندرجہ بالا روایات سے معلوم ہوا کہ جمعہ سے پہلے چار رکعت اور جمعہ کے بعد چھ رکعت پڑھے۔ ان چھ میں سے پہلے چار رکعت پڑھے اور اس کے بعد دو رکعت۔

خطبہ جمعہ:

جمعہ کے دن امام منبر پر کھڑے ہو کر دو خطبے دیتا ہے۔ ان دونوں خطبوں کے درمیان تھوڑی دیر بیٹھتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ، كَانَ يَجْلِسُ اِذَا صَعَدَ الْمِنْبَرَ حَتّٰى يَفْرُغَ، اُرَاهُ الْمُؤَذِّنُ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ، ثُمَّ يَجْلِسُ فَلَا يَتَكَلَّمُ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ. (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ دو خطبے دیا کرتے تھے۔ جب منبر پر چڑھتے تو اس پر بیٹھ جاتے یہاں تک کہ مؤذن اذان سے فارغ ہو جاتا۔ پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے، پھر بیٹھ جاتے اور خاموش رہتے، اس کے بعد کھڑے ہو کر خطبہ دیتے۔

خطبہ جمعہ کا عربی زبان میں ہونا:

خطبہ جمعہ کا عربی زبان میں ہونا ضروری ہے۔ عربی کے علاوہ کسی اور زبان میں خطبہ پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ اس کی بہت سی وجوہات ہیں۔

---

(۱)(سنن ابی داؤد ج 1 ص163 باب الجلوس اذا صعد المنبر، سنن ابن ماجة باب ما جاء فی الخطبة یوم الجمعة)

1: خطبہ جمعہ درحقیقت ''ذکراللہ'' ہے:

يٰاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِكْرِاللّٰهِ (١)

ترجمہ: اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو۔

امام التفسیر ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود النسفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

﴿اِلٰی ذِكْرِاللّٰهِ﴾ اَیْ اِلَی الْخُطْبَةِ عِنْدَالْجُمْهُوْرُ. (٢)

ترجمہ: اللہ کے فرمان ''**اِلٰی ذِكْرِ اللّٰه**'' سے جمہور مفسرین کے ہاں خطبہ مراد ہے۔

تائید حدیث پاک سے:

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَاخَرَجَ الْاِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ وَيَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ. (٣)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب امام (خطبہ کے لیے) نکلتا ہے، تو فرشتے اپنے رجسٹر بند کر لیتے ہیں اور توجہ سے ذکر (خطبہ) سنتے ہیں۔

مندرجہ بالا تصریحات سے معلوم ہوا کہ خطبہ دراصل ''ذکراللہ'' ہے۔ تو جس طرح ثناء، تعوذ، تسمیع، تحمید، التحیات وغیرہ ذکراللہ ہیں اور عربی زبان ہی میں پڑھی جاتی ہیں، اسی طرح خطبہ کے لئے بھی عربی زبان کا ہونا ضروری ہے۔

حکمِ نبوی ﷺ ہے خطبہ مختصر دیا جائے:

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اَمَرَنَارَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

---

(١)(سورة الجمعة :9) (٢)(تفسير النسفی ج4 ص 201 سورة الجمعة)

(٣) (صحيح البخاری ج 1 ص 127 باب الاستماع الی الخطبة، صحيح مسلم ج 1 ص 281 كتاب الجمعة)

بِاِقْصَارِ الْخُطَبِ. (۱)

ترجمہ: حضرت عمار بن یاسر ؓ کہتے ہیں: ”رسول اللہ ﷺ نے ہمیں مختصر خطبے پڑھنے کا حکم دیا۔“ عربی کے علاوہ کسی اور زبان میں کی گئی آدھ یا پون گھنٹہ کی تقریر کو اگر مسنون خطبہ قرار دیا جائے تو آنحضرت ﷺ کے حکم کی مخالفت لازم آئے گی۔

(2) عربی زبان میں خطبہ جمعہ پر ہمیشگی:

آنحضرت ﷺ سے عربی زبان میں خطبہ جمعہ پر مواظبت اور ہمیشگی ثابت ہے۔ حالانکہ اس وقت آپ ﷺ کے خطبے میں عجمی لوگ بھی موجود ہوتے تھے۔ جن کو تبلیغ دین ضرورت بھی تھی۔ لیکن آپ ﷺ نے عربی خطبے پر اکتفاء فرمایا۔ اسی طرح حضرات خلفائے راشدین اور دیگر صحابہ ؓ کے ادوار میں اسلام جب جزیرہ عرب سے نکل کر دیگر عجم علاقوں میں پھیلا، لوگ عربی زبان سے نا آشنا تھے لیکن خطبہ جمعہ عربی میں ہی پڑھا گیا۔ عربی خطبہ پر امت مسلمہ کا توارث وتعامل واضح دلیل ہے کہ خطبہ صرف عربی زبان ہی میں ہونا چاہیے

(3) اکابر فقہاء وسلف صالحین کی تصریحات:

امت مسلمہ کے اکابر فقہاء وسلف صالحین کی تصریحات سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ خطبہ کے لئے عربی زبان کا ہونا ضروری ہے۔

1: امام یحییٰ بن شرف النووی ؒ فرماتے ہیں: ”وَيُشْتَرَطُ كَوْنُهَا بِالْعَرَبِيَّةِ. (۲)

ترجمہ: خطبہ جمعہ کا عربی زبان میں ہونا شرط ہے۔

2: امام ابوالقاسم عبدالکریم بن محمد الرافعی ؒ فرماتے ہیں: ”وَهَلْ يُشْتَرَطُ اَنْ تَكُوْنَ الْخُطْبَةُ كُلُّهَا بِالْعَرَبِيَّةِ؟ وَجْهَانِ وَالصَّحِيْحُ اِشْتِرَاطُهُ.“ (۳)

ترجمہ: کیا سارے خطبہ کا عربی میں ہونا شرط ہے؟ اس میں دو وجہیں ہیں۔ صحیح یہ ہے

---

(۱) (المستدرک للحاکم ج1 ص 584، الامر باقصار الخطب، رقم1105)

(۲) (کتاب الاذکار للنووی ص148 کتاب حمدالله تعالیٰ)

(۳) (اتحاف السادة المتقين للزبيدى ج3 ص368)

کہ عربی میں ہونا شرط ہے۔

3: شیخ الاسلام ابو یحییٰ زکریا الانصاری فرماتے ہیں:

مِنْ شُرُوْطِهَا مَا سَبَقَ وَهُوَ كَوْنُهَا بِالْعَرَبِيَّةِ(۱)

ترجمہ: شرائط میں سے ایک شرط جو پیچھے مذکور ہوئی ہے، وہ یہ ہے کہ خطبہ عربی زبان میں ہو۔

4: امام الہند شاہ ولی اللہ احمد بن عبد الرحیم محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وعربی بودن نیز بجهت عمل مستمر مسلمین در مشارق ومغارب باوجود آنکه در بسیارے از اقالیم مخاطبان عجمی بودند. (۲)

ترجمہ: خطبہ کا عربی زبان میں ہونا، کیونکہ مسلمانوں کا مشرق ومغرب میں ہمیشہ کا عمل یہی رہا ہے (یعنی خطبہ کا عربی میں پڑھنے کا) باوجودیکہ بہت سارے ممالک میں ان کے مخاطب عجمی لوگ تھے۔

5: عمدۃ المتأخرین علامہ ابو الحسنات عبد الحئی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَلَا شَكَّ فِيْ اَنَّ الْخُطْبَةَ بِغَيْرِ الْعَرَبِيَّةِ خِلَافُ السُّنَّةِ الْمُتَوَارِثَةِ مِّنَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَالصَّحَابَةِ فَيَكُوْنُ مَكْرُوْهًا تَحْرِيْمًا. (۳)

ترجمہ: اس بات میں شک نہیں کہ عربی زبان کے علاوہ کسی دوسری زبان میں خطبہ دینا اس سنت کے خلاف ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے متواتر چلی آرہی ہے۔ لہذا (غیر عربی میں خطبہ دینا) مکروہ تحریمی ہوگا۔

---

(۱) (اسنی المطالب فی شرح روض الطالب ج1 ص 258)

(۲) (مصفیٰ شرح مؤطا ص154)

(۳) (عمدۃ الرعایۃ علی شرح الوقایۃ ج1 ص 200)

خطبہ کے وقت نماز وکلام کا ممنوع ہونا:

1: **عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ وَالْاِمَامُ عَلَی الْمِنْبَرِ فَلاَ صَلَاۃَ وَلَا کَلَامَ حَتّٰی یَفْرُغَ الْاِمَامُ.(۱)**

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو اور امام منبر پر ہو تو نہ کوئی نماز جائز ہے اور نہ بات چیت یہاں تک کہ امام فارغ ہو جائے۔

2: حضرت نبیشہ الہذلی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

فَاِنْ لَمْ یَجِدِ الْاِمَامَ خَرَجَ صَلّٰی مَابَدَا لَہٗ وَاِنْ وَجَدَ الْاِمَامَ قَدْخَرَجَ جَلَسَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ حَتّٰی یَقْضِیَ الْاِمَامُ جُمُعَتَہٗ وَکَلَامَہٗ. (۲)

ترجمہ: پس اگر امام خطبہ کے لئے نہیں نکلا تو جو مناسب ہو نماز پڑھ لے اور اگر امام خطبہ کے لئے نکل چکا ہے تو بیٹھ جائے اور غور سے خطبہ سنے اور خاموش رہے یہاں تک کہ امام نماز جمعہ و خطبہ ختم کر لے۔

دیہات میں جمعہ نہیں:

نماز جمعہ کے لیے شہر یا مضافاتِ شہر کا ہونا ضروری ہے۔ دیہات میں جمعہ نہیں ہوگا۔ مندرجہ ذیل دلائل اس بات کو ثابت کرتے ہیں:

---

(۱)(مجمع الزوائد للھیثمی ج 2ص 407 باب فیمن یدخل المسجد والامام یخطب، رقم الحدیث 3120، جامع الاحادیث للسیوطی ج 3ص 114 رقم الحدیث 1879)

(۲)(مسند احمد ج 15ص 300رقم الحدیث 20599، غایۃ المقصد فی زوائد المسند للھیثمی ج 1ص 1154 باب حقوق الجمعۃ من الغسل و غیرہ)

1: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ. ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ. (۱)

ترجمہ: اے ایمان والو! جب جمعہ کے روز نماز کے لیے اذان کہی جایا کرے تو تم اللہ کی یاد کی طرف چل پڑا کرو اور خرید و فروخت چھوڑ دیا کرو۔ یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے اگر تم کو کچھ سمجھ ہو۔ (۲)

اس آیت میں اذانِ جمعہ کے سنتے ہی خرید و فروخت چھوڑنے کا حکم دیا جارہا ہے اشارہ ہے کہ جمعہ وہاں ہوگا جہاں خرید و فروخت کا سلسلہ جاری ہو اور ظاہر ہے کہ دیہات خرید و فروخت اور تجارت کی جگہ نہیں ہوتے بلکہ کاروباری مراکز شہر یا قریہ کبیرہ میں ہوتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ جمعہ دیہات میں نہیں ہوتا۔

(2): عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّہٗ قَالَ اَوَّلُ جُمُعَۃٍ جُمِّعَتْ بَعْدَ جُمُعَۃٍ فِیْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ مَسْجِدِ عَبْدِالْقَیْسِ بِجُوَاثیٰ مِنَ الْبَحْرَیْنِ. (۳)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں جمعہ قائم ہونے کے بعد سب سے پہلا جمعہ بحرین کے شہر جواثی میں عبدالقیس کی مسجد میں پڑھا گیا۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

اِنَّ الظَّاھِرَ اَنَّ عَبْدَالْقَیْسِ لَمْ یُجَمِّعُوْا اِلَّا بِاَمْرِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم. (۴)

ترجمہ: ظاہر یہ ہے کہ قبیلہ عبدالقیس والوں نے نماز جمعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ہی قائم

---

(۱)(سورۃ الجمعۃ :9) (۲)(ترجمہ حضرت تھانوی ؒ)

(۳)(صحیح البخاری ج1 ص 122 باب الجمعۃ فی القریٰ والمدن)

(۴)(فتح الباری ج2 ص 489 باب الجمعۃ فی القریٰ والمدن)

کیا تھا۔ بتصریح قاضی عیاض وفد عبدالقیس 8ھ کو فتح مکہ سے پہلے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ (۱)

اس سے معلوم ہوا کہ 8ھ سے قبل مسجد نبوی سے پہلے کسی اور مقام میں جمعہ نہیں ہوتا تھا، حالانکہ اس وقت تک اسلام دور دور تک پھیل چکا تھا۔ بیسیوں بستیاں مسلمانوں کی آباد ہو چکی تھیں، مگر جمعہ کہیں نہیں ہوتا تھا۔ معلوم ہوا کہ دیہات جمعہ کا محل نہیں ہے۔

فائدہ: سنن ابوداؤد کی روایت میں جواثٰی کو ''قریہ'' کہا گیا ہے۔ اس سے یہ شبہ نہیں ہونا چاہیے کہ 'جواثٰی' ایک دیہات تھا۔ اس لیے کہ قریہ کا لفظ خود قرآن کریم میں شہروں پر بھی بولا گیا ہے مثلاً:

''وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ'' (۲)

ترجمہ: کفار کہنے لگے یہ قرآن دو قریوں کے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہ اتارا گیا۔

ان دو قریوں سے مکہ اور طائف کے شہر مراد ہیں۔ معلوم ہوا کہ شہر پر بھی ''قریہ'' کا اطلاق لغت عرب میں عام ہے۔ نیز محققین حضرات نے بھی تصریح کی ہے کہ 'جواثٰی' شہر تھا۔

1: الشیخ ابوالحسن اللخمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اِنَّهَامَدِيْنَةٌ (یہ شہر تھا)(۳)

2: امام ابوعبید عبداللہ البکری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مَدِيْنَةٌ بِالْبَحْرَيْنِ لِعَبْدِالْقَيْسِ

---

(۱) (شرح مسلم للنووی ج1 ص34، فتح الملھم للعثمانی ج1 ص 524)

(۲) (سورۃ الزخرف: 31)

(۳) (فتح الباری لابن حجر ج4 ص489)

(یہ بحرین میں قبیلہ عبد القیس کا ایک شہر تھا۔)(۱)

3: امام شمس الدین ابوبکر محمد بن ابی سھل السرخسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"وَجُوَاثیٰ مِصْرٌ بِالْبَحْرَیْنِ." (جواثی بحرین کا ایک شہر ہے)(۲)

(3): عَنْ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَتْ کَانَ النَّاسُ یَنْتَابُوْنَ الْجُمُعَۃَ مِنْ مَّنَازِلِھِمْ وَالْعَوَالِیْ.(۳)

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ لوگ جمعہ کے لئے اپنی اپنی جگہوں اور مضافات سے باری باری آتے تھے۔

مدینہ منورہ کے مضافات اور دیہاتوں میں جمعہ نہیں ہوتا تھا ورنہ وہ باری باری نہ آتے بلکہ سب کے سب آتے۔ اس سے بھی معلوم ہوا کہ دیہات میں جمعہ نہیں ہوتا۔

(4) آنحضرت ﷺ نے جب ہجرت فرمائی تو قباء میں قیام فرمایا، جو چودہ یا چوبیس دن کا تھا۔ ان ایام میں جمعہ بھی آیا لیکن کسی حدیث میں ثابت نہیں کہ آپ ﷺ نے بنفس نفیس وہاں جمعہ پڑھا ہو یا دیگر لوگوں کو حکم دیا ہو۔ معلوم ہوا کہ دیہات نماز جمعہ کا محل نہیں۔(۴)

(5): خلیفہ راشد سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

لَا جُمُعَۃَ وَلَاتَشْرِیْقَ اِلَّافِیْ مِصْرٍ جَامِعٍ.(۵)

ترجمہ: جمعہ اور تشریق (عیدین) مصر جامع (شہر) کے بغیر نہیں ہو سکتے۔

---

(۱)(شرح سنن ابی داؤد للعینی ج4 ص 389 باب الجمعة فی القری)

(۲)(المبسوط للسرخسی ج 2 ص40) (۳)(صحیح البخاری ج 1 ص 123 باب الرخصة ان لم یحضر الجمعة فی المطر) (۴)(ملخصاً بذل المجھود للشیخ السھارنپوری ج2 ص170)

(۵)(مصنف عبدالرزاق ج 3 ص 70 باب القری الصغار رقم5189، مسند ابن الجعد ص 438 رقم 2990، السنن الکبریٰ للبیھقی ج 3 ص 179 باب العدد الذین اذا کانوا فی قریة وجبت علیھم الجمعة)

نماز تراویح 20 رکعت

رمضان مقدس کا مہینہ عالم روحانیت کا موسم بہار ہے۔ اس کی مخصوص عبادات میں دن کا روزہ اور رات کا قیام یعنی نماز تراویح بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ اس کی برکات کا یہ عالم ہے کہ اس میں ایک نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب ستر فرائض کے برابر کر دیا جاتا ہے۔ (۱)

حضور اکرم ﷺ اس ماہ مبارک میں کثرت سے عبادت فرماتے تھے۔ چنانچہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ شَدَّ مِئْزَرَهٗ ثُمَّ لَمْ يَاْتِ فِرَاشَهٗ حَتّٰى يَنْسَلِخَ. (۲)

ترجمہ: جب رمضان مبارک آتا تو رسول اللہ ﷺ کمر ہمت کس لیتے اور اپنے بستر پر تشریف نہ لاتے، یہاں تک کہ رمضان گزر جاتا اور آخری دس دنوں کے متعلق فرماتی ہیں۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مَالَا يَجْتَهِدُ فِيْ غَيْرِهٖ. (۳)

ترجمہ: آپ ﷺ آخری دس دنوں میں جو کوشش فرماتے وہ باقی دنوں میں نہ فرماتے تھے۔

اس لئے اس ماہ میں جتنی بھی زیادہ سے زیادہ عبادت ہو سکے پوری ہمت اور کوشش سے کرنی چاہیے۔

قیام رمضان یعنی نماز تراویح آپ ﷺ نے بیس رکعت ادا فرمائی ہیں۔ اس پر حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ دیگر صحابہ

---

(۱)(شعب الایمان للبیہقی ج3 ص 305 فضائل شہر رمضان ، مشکوۃ المصابیح ج1 ص173 کتاب الصوم)(۲)(شعب الایمان للبیہقی ج 3 ص 310 فضائل شہر رمضان)

(۳)(صحیح مسلم ج 1 ص372 باب الاجتہاد فی العشر الاواخر الخ)

کرام رضی اللہ عنہم، تابعین عظام رحمۃ اللہ علیہم، ائمہ مجتہدین رحمۃ اللہ علیہم، حضرات مشائخ رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ عمل پیرا رہے۔ اسلامی ممالک میں چودہ سو سال سے اسی پر عمل ہوتا رہا ہے اور امت مسلمہ کا اسی پر اجماع و اتفاق ہے۔ چند احادیث وآثار اور فقہاء امت کی تصریحات نقل کی جاتی ہیں۔

آنحضرت ﷺ کا مبارک عمل:

آپ ﷺ قیام رمضان بیس رکعت فرمایا کرتے تھے

1- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

خَرَجَ النَّبِیُّ ﷺ ذَاتَ لَیْلَةٍ فِیْ رَمَضَانَ فَصَلَّی النَّاسَ اَرْبَعَةً وَّعِشْرِیْنَ رَکْعَةً وَاَوْتَرَبِثَلَاثَةٍ. (۱)

ترجمہ: نبی ﷺ رمضان المبارک میں ایک رات تشریف لائے اور لوگوں کو چار (فرض)، بیس رکعت (تراویح) اور تین وتر پڑھائے۔

2- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ رَمَضَانَ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً وَالْوِتْرَ. (۲)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں بیس رکعت (تراویح) اور وتر پڑھتے تھے۔

حضرات خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کا عمل:

حضرات خلفائے راشدین میں سے حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کے دور مبارک میں تراویح بیس رکعت ہی پڑھی جاتی رہی ہیں۔ تصریحات پیش ہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ:

1- عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ اَمَرَ اُبَیَّ بْنَ

---

(۱)(تاریخ جرجان للسهمی ص 142)

(۲)(مصنف ابن ابی شیبة ج5ص225 کم یصلی فی رمضان من رکعة؟، رقم 7774)

كَعُبٍ ؓ اَنُ يُّصَلِّيَ بِاللَّيُلِ فِيُ رَمَضَانَ فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ يَصُوُمُوُنَ النَّهَارَ وَلَايُحْسِنُوُنَ اَنُ يَّقُرَؤُا فَلَوُقَرَاُتَ الُقُرُاٰنَ عَلَيُهِمُ بِاللَّيُلِ...... فَصَلّٰى بِهِمُ عِشُرِيُنَ رَكُعَةً. (۱)

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے انہیں حکم دیا کہ رمضان کی راتوں میں نماز پڑھائیں۔ (چنانچہ) فرمایا کہ لوگ سارا دن روزہ رکھتے ہیں اور قرات اچھی طرح نہیں کر سکتے۔

اگر آپ رات کو انہیں (نماز میں) قرآن سنائیں تو بہت اچھا ہوگا۔ پس حضرت ابی بن کعب ؓ نے انہیں بیس رکعتیں پڑھائیں۔

2- عَنِ السَّائِبِ بُنِ يَزِيُدَ قَالَ كَانُوُا يَقُوُمُوُنَ عَلٰى عَهُدِعُمَرَبُنِ الُخَطَّابِ ؓ فِيُ شَهُرِرَمَضَانَ بِعِشُرِيُنَ رَكُعَةً قَالَ وَكَانُوُا يَقُرَؤُوُنَ بِالُمِئِيُنِ وَكَانُوُا يَتَوَكَّؤُنَ عَلٰى عِصِيِّهِمُ فِيُ عَهُدِعُثُمَانَ بُنِ عَفَّانَ ؓ مِنُ شِدَّةِ الُقِيَامِ. (۲)

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ (اور حضرت عثمان ؓ) کے زمانے میں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم با جماعت) بیس رکعت تراویح پڑھتے تھے اور (قاری صاحبان) سو سو آیات والی سورتیں پڑھتے تھے اور لوگ لمبے قیام کی وجہ سے حضرت عثمان ؓ کے دور میں لاٹھیوں کا سہارا لیتے۔

3- وَرَوٰى مَالِكٌ مِنُ طَرِيُقِ يَزِيُدَ بُنِ خُصَيُفَةَ عَنِ السَّائِبِ بُنِ يَزِيُدَ

---

(۱)(مسند احمد بن منیع بحوالہ اتحاف الخیرۃ المھرۃ للبوصیری ج 2ص 424 باب فی قیام رمضان، رقم الحدیث 2390)

(۲)(السنن الکبری للبیھقی ج 2ص496 باب ما روی فی عدد رکعات القیام فی شھر رمضان)

عِشْرِيْنَ رَكْعَةً. (۱)

ترجمہ: امام مالک نے یزید بن خصیفہ کے طریق سے سائب بن یزید کی روایت نقل کی ہے کہ عہد فاروقی میں بیس رکعت تراویح تھیں۔

4- **قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ كَانَ النَّاسُ يُصَلُّوْنَ فِيْ زَمَانِ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ ؓ فِيْ رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً.** (۲)

ترجمہ: حضرت محمد بن کعب القرظی (جو جلیل القدر تابعی ہیں) فرماتے ہیں کہ لوگ حضرت عمر ؓ کے دور میں بیس رکعت تراویح پڑھتے تھے۔

5- **عَنْ يَّزِيْدَبْنِ رُوْمَانَ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ فِيْ زَمَانِ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ ؓ فِيْ رَمَضَانَ بِثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ رَكْعَةً.** (۳)

ترجمہ: یزید بن رومان کہتے ہیں کہ لوگ (صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین) حضرت عمر ؓ کے زمانہ میں تئیس رکعتیں پڑھتے تھے (بیس تراویح اور تین وتر)

6- **عَنْ يَّحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّاب ؓ اَمَرَرَجُلاً يُّصَلِّىْ بِهِمْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً.** (۴)

ترجمہ: یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ حضرت عمر ؓ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ لوگوں کو بیس رکعت پڑھائے۔

7- **عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّاب ؓ جَمَعَ النَّاسَ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ**

---

(۱)(فتح الباری لابن حجر ج 4ص321 باب فضل من قام رمضان، نیل الاوطار للشوکانی ج3 ص57، باب صلوۃ التراویح، تحت رقم الحدیث 946)

(۲)(قیام اللیل للمروزی ص 157 کتاب قیام رمضان، باب عدد الرکعات الخ)

(۳)(موطا امام مالک ص 98 ما جاء فی قیام رمضان)

(۴)(مصنف ابن ابی شیبۃ ج 5ص223، کم یصلی فی رمضان من رکعۃ؟ رقم 7764)

كَعْبٍ رضی اللہ عنہ فِیْ قِیَامِ رَمَضَانَ فَكَانَ یُصَلِّیْ بِهِمْ عِشْرِیْنَ رَكْعَةً (۱)

ترجمہ: حضرت حسن سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی امامت پر جمع فرمایا۔ وہ لوگوں کو بیس رکعت نماز تراویح پڑھاتے تھے

8- **عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَمَرَ اُبَیًّا اَنْ یُّصَلِّیَ بِالنَّاسِ فِیْ رَمَضَانَ...... فَصَلّٰی بِهِمْ عِشْرِیْنَ رَكْعَةً.** (۲)

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں حکم دیا کہ رمضان میں لوگوں کو نماز پڑھائیں تو آپ نے انہیں بیس رکعت پڑھائیں۔

9- **عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ ...... كَانَ الْقِیَامُ عَلٰی عَهْدِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ ثَلَاثَةً وَّعِشْرِیْنَ رَكْعَةً.** (۳)

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں تین رکعت (وتر) اور بیس رکعت (تراویح) پڑھی جاتی تھیں۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ:

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بھی تراویح بیس رکعت ہی پڑھی جاتی تھیں، جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں تھیں۔ چنانچہ حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں۔

كَانُوْا یَقُوْمُوْنَ عَلٰی عَهْدِ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِیْنَ رَكْعَةً قَالَ وَكَانُوْا یَقْرَؤُوْنَ بِالْمِئِیْنِ وَكَانُوْا یَتَوَكَّؤُوْنَ عَلٰی عِصِیِّهِمْ

---

(۱)(سنن ابی داؤد ج1 ص211 باب القنوت فی الوتر)

(۲)(الاحادیث المختارہ للمقدسی ج 3ص 367 رقم الحدیث1161)

(۳)(مصنف عبد الرزاق ج 4ص 201 باب قیام رمضان، رقم الحدیث7763)

فِیْ عَهْدِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ مِنْ شِدَّةِ الْقِيَامِ. (۱)

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور مبارک میں (صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمۃ اللہ علیہم) بیس رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے اور قاری سوسو آیات والی سورتیں پڑھتے تھے اور لوگ لمبے قیام کی وجہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں لاٹھیوں کا سہارا لیتے تھے.

حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ:

آپ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بھی تراویح بیس رکعت ہی پڑھی جاتی تھیں۔ درج ذیل روایات سے یہ بات واضح معلوم ہوتی ہے۔

1- **حَدَّثَنِیْ زَيْدُبْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ اَمَرَالَّذِیْ يُصَلِّیْ بِالنَّاسِ صَلَاةَ الْقِيَامِ فِیْ شَهْرِرَمَضَانَ اَنْ يُّصَلِّیَ بِهِمْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ فِیْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُرَاوِحُ مَابَيْنَ كُلِّ اَرْبَعِ رَكْعَاتٍ فَيَرْجِعُ ذُوالْحَاجَةِ وَيَتَوَضَّأُ الرَّجُلُ وَاَنْ يُّوْتِرَ بِهِمْ مِنْ اٰخِرِاللَّيْلِ حِيْنَ الْاِنْصِرَافِ.** (۲)

ترجمہ: امام زید اپنے والد امام زین العابدین سے وہ اپنے والد حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جس امام کو رمضان میں تراویح پڑھانے کا حکم دیا اسے فرمایا کہ وہ لوگوں کو بیس رکعات پڑھائے، ہر دو رکعت پر سلام پھیرے۔ ہر چار رکعت کے بعد اتنا آرام کا وقفہ دے کہ حاجت والا فارغ ہو کر وضو کر لے اور سب سے آخر میں وتر پڑھائے۔

2- **عَنْ اَبِی الْحَسْنَاءِ اَنَّ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ اَمَرَرَجُلًايُّصَلِّیْ بِهِمْ فِیْ رَمَضَانَ**

---

(۱)(السنن الکبری للبیہقی ج 2ص 496 باب ما روی فی عدد رکعات القیام فی شهر رمضان)

(۲)(مسند الامام زید ص 158. 159باب القیام فی شهر رمضان)

عِشْرِيْنَ رَكْعَةً. (۱)

ترجمہ: حضرت ابوالحسناء سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو رمضان میں بیس رکعت تراویح پڑھائے۔

3- عَنْ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِی عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ دَعَا الْقُرَّاءَ فِیْ رَمَضَانَ فَاَمَرَ مِنْهُمْ رَجُلًا يُّصَلِّیْ بِالنَّاسِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَكَانَ عَلِیٌّ يُوْتِرُبِهِمْ. (۲)

ترجمہ: حضرت ابوعبد الرحمٰن السلمی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رمضان المبارک میں قاریوں کو بلایا۔ پھر ان میں سے ایک قاری کو حکم دیا کہ لوگوں کو بیس رکعت پڑھائے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ خود انہیں وتر پڑھاتے تھے۔

دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمۃ اللہ علیہم کا عمل:

حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے علاوہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین کرام رحمۃ اللہ علیہم سے بھی بیس رکعت تراویح ہی منقول ہے۔ ذیل میں چند شخصیات کا عمل پیش کیا جاتا ہے کہ انہوں نے بیس رکعت تراویح پڑھی یا پڑھائی ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ:

حضرت زید بن وہب فرماتے ہیں:

كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ يُصَلِّیْ بِنَا فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَيَنْصَرِفُ وَعَلَيْهِ لَيْلٌ قَالَ الْاَعْمَشُ: كَانَ يُصَلِّیْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَّيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ. (۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رمضان المبارک میں ہمیں تراویح پڑھاتے تھے

---

(۱)(مصنف ابن ابی شیبۃ ج5ص223، کم یصلی فی رمضان من رکعۃ؟رقم الحدیث 7763)

(۲)(السنن الکبری للبیھقی ج 2ص 496 باب ما روی فی عدد رکعات القیام فی شھر رمضان)

(۳)(قیام الیل للمروزی ص 157 کتاب قیام رمضان، باب عدد الرکعات الخ)

اور گھر لوٹ جاتے تورات ابھی باقی ہوتی تھی۔ حدیث کے راوی امام اعمش فرماتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھتے تھے۔

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ :

حضرت حسن بصری حضرت عبدالعزیز بن رفیع سے روایت کرتے ہیں:

كَانَ اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ يُصَلِّیْ بِالنَّاسِ فِیْ رَمَضَانَ بِالْمَدِيْنَةِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَّيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رمضان میں لوگوں کو بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھاتے تھے۔

حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ :

آپ جلیل القدر تابعی ہیں۔ دوسو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت کی ہے۔ (۲)

فرماتے ہیں:

اَدْرَكْتُ النَّاسَ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ ثَلَاثًاوَّعِشْرِيْنَ رَكْعَةً بِالْوِتْرِ. (۳)

ترجمہ: میں نے لوگوں (صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمۃ اللہ علیہم حضرات) کو بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھتے پایا ہے۔

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ :

آپ اہل کوفہ کے مشہور ونامور مفتی ہیں۔ امام شعبی فرماتے ہیں کہ میں نے آپ

---

(۱)(مصنف ابن ابی شیبہ ج 5ص 224، كم يصلی فی رمضان من ركعة؟رقم7766)

(۲)(تہذیب التہذیب لابن حجر ج 4ص488)

(۳)(مصنف ابن ابی شیبہ ج5ص 224، كم يصلی فی رمضان من ركعة؟رقم 7770)

سے بڑا عالم کسی کو نہیں دیکھا۔ (۱)

آپ فرماتے ہیں:

اِنَّ النَّاسَ کَانُوْا یُصَلُّوْنَ خَمْسَ تَرْوِیْحَاتٍ فِیْ رَمَضَانَ. (۲)

ترجمہ: لوگ رمضان میں پانچ ترویحے (بیس رکعت) پڑھتے تھے۔

حضرت شتیر بن شکل رحمۃ اللہ علیہ:

نامور تابعی ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔ (۳)

آپ کے بارے میں روایت ہیں۔

عَنْ شُتَیْرِ بْنِ شَکْلٍ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہ اَنَّہٗ کَانَ یَؤُمُّھُمْ فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِیْنَ رَکْعَۃً وَّیُوْتِرُ بِثَلَاثٍ. (۴)

ترجمہ: حضرت شتیر بن شکل جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں سے ہیں، لوگوں کو رمضان میں بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھاتے تھے۔

حضرت ابو البختری رحمۃ اللہ علیہ:

اہل کوفہ میں اپنا علمی مقام رکھتے تھے۔ آپ حضرت ابن عباس، حضرت عمر، حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہم وغیرہ کے شاگرد ہیں۔ (۵)

---

(۱)(تهذیب التهذیب لابن حجر ج1 ص168)

(۲)(کتاب الآثار بروایة ابی یوسف ص41 باب السهو، رقم الحدیث 211)

(۳)(تهذیب التهذیب لابن حجر ج 3ص138)

(۴)(السنن الکبریٰ للبیهقی ج 2ص 496 باب ما روی فی عدد رکعات القیام فی شهر رمضان)

(۵)(تهذیب التهذیب لابن حجر ج 2ص679)

آپ کے بارے میں روایت ہے۔

اَنَّہٗ کَانَ یُصَلِّیْ خَمْسَ تَرْوِیْحَاتٍ فِیْ رَمَضَانَ وَیُوْتِرُ بِثَلَاثٍ. (۱)

ترجمہ: آپ رمضان میں پانچ ترویحے (یعنی بیس رکعت) اور تین وتر پڑھتے تھے۔

حضرت سوید بن غفلۃ رحمۃ اللہ علیہ :

آپ مشہور تابعی ہیں۔ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم وغیرہ صحابہ کی زیارت کی ہے اور ان سے روایت لی ہے۔ (۲)

آپ کے بارے میں ابوالخصیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کَانَ یَؤُمُّنَا سُوَیْدُ بْنُ غَفْلَةَ فِیْ رَمَضَانَ فَیُصَلِّیْ خَمْسَ تَرْوِیْحَاتٍ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً. (۳)

ترجمہ: حضرت سوید بن غفلہ رحمۃ اللہ علیہ ہمیں رمضان میں پانچ ترویحے یعنی بیس رکعت تراویح پڑھاتے تھے۔

حضرت ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ :

جلیل القدر تابعی ہیں۔ تیس صحابہ رضی اللہ عنہم کی زیارت سے مشرف ہوئے (۴)

آپ کے متعلق نافع بن عمر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

کَانَ ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَةَ یُصَلِّیْ بِنَا فِیْ رَمَضَانَ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً. (۵)

---

(۱) (مصنف ابن ابی شیبہ ج5 ص224، کم یصلی فی رمضان من رکعة؟ رقم 7768)

(۲) (تہذیب التہذیب لابن حجر ج 3 ص 107)

(۳) (السنن الکبری للبیہقی ج 2 ص496 باب ما روی فی عدد رکعات القیام فی شهر رمضان)

(۴) (تہذیب التہذیب لابن حجر ج 3 ص 559)

(۵) (مصنف ابن ابی شیبة ج5 ص223، 224 کم یصلی فی رمضان من رکعة؟ رقم 7765)

ترجمہ: حضرت ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ ہمیں رمضان میں بیس رکعت پڑھاتے تھے۔

حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کبار تابعین میں سے ہیں۔ حضرت ابن عباس، حضرت ابن زبیر، حضرت ابن عمر، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہم وغیرہ صحابہ سے روایات لی ہیں۔ اہل کوفہ میں علمی مقام رکھتے تھے۔ حجاج بن یوسف نے ظلماً قتل کیا تھا۔ (۱)

آپ کے متعلق اسماعیل بن عبد الملک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کَانَ سَعِیْدُ بْنُ جُبَیْرٍ یَؤُمُّنَا فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ فَکَانَ یَقْرَءُ بِقِرَائَتَیْنِ جَمِیْعًا، یَقْرَءُ لَیْلَةً بِقِرَائَةِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ فَکَانَ یُصَلِّیْ خَمْسَ تَرْوِیْحَاتٍ. (۲)

ترجمہ: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ رمضان کے مہینہ میں ہماری امامت کرواتے تھے۔ آپ دونوں قراءتیں پڑھتے تھے۔ ایک رات ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرات پڑھتے (اور دوسری رات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی قرات) آپ پانچ ترویحے (یعنی بیس رکعت) پڑھتے تھے۔

حضرت علی بن ربیعہ:

آپ حضرت علی، حضرت مغیرہ بن شعبہ، حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہم وغیرہ جلیل القدر صحابہ کے شاگرد ہیں۔ (۳)

حضرت سعید بن عبید رحمۃ اللہ علیہ آپ کے بارے میں فرماتے ہیں:

اَنَّ عَلِیَّ بْنَ رَبِیْعَةَ کَانَ یُصَلِّیْ بِھِمْ فِیْ رَمَضَانَ خَمْسَ تَرْوِیْحَاتٍ وَّ

---

(۱)(تهذيب التهذيب لابن حجر ج 2ص 625)

(۲)(مصنف عبد الرزاق ج 4ص 204 باب قيام رمضان، رقم الحديث 7779)

(۳)(تهذيب التهذيب لابن حجر ج 4ص 596)

یُوْتِرُ بِثَلَاثٍ . (۱)

ترجمہ: حضرت علی بن ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ رمضان المبارک میں پانچ ترویحے (یعنی بیس رکعت) اور تین وتر پڑھایا کرتے تھے۔

حضرات ائمہ اربعہ رحمۃ اللہ علیہم:

نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سنتوں اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے مقدس طریقوں کی تدوین جس جامعیت اور تفصیل کے ساتھ حضرات ائمہ اربعہ نے فرمائی یہ مقام امت میں کسی اور کو نصیب نہیں ہوا۔ اسی لئے پوری امت ان ہی کی رہنمائی میں پاک سنتوں پر عمل کر رہی ہے۔ ائمہ اربعہ بھی بیس رکعت تراویح کے قائل تھے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بیس تراویح اور سولہ رکعت نفل کے قائل تھے۔ تفصیل پیش خدمت ہے۔

امام اعظم امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ:

1- علامہ ابن رشد رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور کتاب ''بدایۃ المجتہد'' میں لکھتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ کے ہاں قیام رمضان بیس رکعت ہے۔ (۲)

2- امام فخر الدین قاضی خان حنفی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاوی میں رقمطراز ہیں:

عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رحمۃ اللہ علیہ قَالَ اَلْقِیَامُ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ سُنَّةٌ ...... كُلَّ لَيْلَةٍ سِوَى الْوِتْرِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ. (۳)

ترجمہ: امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رمضان میں ہر رات بیس رکعت یعنی پانچ ترویحے وتر کے علاوہ پڑھنا سنت ہے۔

---

(۱)(مصنف ابن ابی شیبہ ج5 ص224 کم یصلی فی رمضان من رکعة؟رقم 7772)

(۲)(بدایة المجتهد ج 1 ص 214)

(۳)(فتاوی قاضی خان ج1 ص112)

امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ:

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ایک قول کے مطابق بیس رکعت تراویح کو مستحسن کہا ہے۔ چنانچہ علامہ ابن رشد مالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

وَاخۡتَارَمَالِکٌ فِیۡ اَحَدِقَوۡلَیۡہِ...... اَلۡقِیَامَ بِعِشۡرِیۡنَ رَکۡعَۃً. (۱)

ترجمہ: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ایک قول میں بیس رکعت تراویح کو پسند کیا ہے۔

دوسرا قول چھتیس رکعت کا ہے جن میں بیس رکعت تراویح اور سولہ رکعت نفل تھی۔

امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ:

1- آپ فرماتے ہیں:

اَحَبُّ اِلَیَّ عِشۡرُوۡنَ ...... وَکَذَالِکَ یَقُوۡمُوۡنَ بِمَکَّۃَ. (۲)

ترجمہ: مجھے بیس رکعت تراویح پسند ہے، مکہ میں بھی بیس رکعت ہی پڑھتے ہیں۔

2- دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:

وَھٰکَذَااَدۡرَکۡتُ بِبَلَدِنَابِمَکَّۃَ یُصَلُّوۡنَ عِشۡرِیۡنَ رَکۡعَۃً. (۳)

ترجمہ: میں نے اپنے شہر مکہ میں لوگوں کو بیس رکعت نماز تراویح پڑھتے پایا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ:

فقہ حنبلی کے ممتاز ترجمان امام ابن قدامہ حنبلی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَالۡمُخۡتَارُعِنۡدَاَبِیۡ عَبۡدِاللّٰہِ فِیۡھَاعِشۡرُوۡنَ رَکۡعَۃً وَبِھٰذَا قَالَ الثَّوۡرِیُّ وَ اَبُوۡحَنِیۡفَۃَ وَالشَّافِعِیّ رحمۃ اللہ علیہم. (۴)

---

(۱)(بدایۃ المجتھد ج 1ص 214) (۲)(قیام اللیل ص 159)

(۳)(جامع الترمذی ج1 ص 166باب ما جاء فی قیام شھر رمضان)

(۴)(المغنی لابن قدامہ ج2ص366، مسئلۃ 247)

ترجمہ: امام ابو عبداللہ (احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ) کے نزدیک مختار اور راجح بیس رکعت تراویح ہے اور امام سفیان ثوری، امام ابو حنیفہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم بھی بیس رکعت ہی کے قائل ہیں۔

حضرات مشائخ عظام رحمۃ اللہ علیہم:

امت مسلمہ میں جو مشائخ گزرے ہیں ان کا عمل و اخلاق، کردار و سیرت اس امت کے لئے مشعل راہ ہے۔ ان کی زندگی پر نظر ڈالی جائے تو وہ بھی بیس رکعت پر عمل پیرا نظر آتے ہیں، جو یقیناً بیس رکعت قیام رمضان کی دلیل ہے۔ چند مشہور مشائخ عظام کی تصریحات پیش خدمت ہیں۔

شیخ ابو حامد محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اَلتَّرَاوِیْحُ وَ هِیَ عِشْرُوْنَ رَکْعَةً وَ کَیْفِیَّتُهَا مَشْهُوْرَةٌ وَهِیَ سُنَّةٌ مُّؤَکَّدَةٌ. (۱)

ترجمہ: تراویح بیس رکعتیں ہیں جن کا طریقہ معروف و مشہور ہے اور یہ سنت موکدہ ہیں۔

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ اپنی مشہور کتاب ''غنیۃ الطالبین'' میں تراویح سے متعلق فرماتے ہیں:

صَلٰوةُ التَرَاوِیْحِ سُنَّةُ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهِیَ عِشْرُوْنَ رَکْعَةً. (۲)

ترجمہ: صلوۃ تراویح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے اور یہ بیس رکعت ہے۔

شیخ امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ:

مشہور محدث، فقیہ اور سلسلہ تصوف میں ایک خاص مقام کے مالک تھے۔ اپنی

---

(۱) (احیاء العلوم ج 1 ص 242،243) (۲) (غنیۃ الطالبین ص 268.267)

مشہور زمانہ کتاب ''المیزان الکبری'' میں تحریر فرماتے ہیں۔

اَلتَّرَاوِیْحُ فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ عِشْرُوْنَ رَکْعَةً. (۱)

ترجمہ: صلوۃ تراویح رمضان المبارک میں بیس رکعت ہے۔

حرمین شریفین (زادھما اللہ شرفاً) میں بیس رکعت تراویح:

حرم مکہ وحرم مدینہ میں چودہ سو سال سے بیس رکعت سے کم تراویح پڑھنا ثابت نہیں، بلکہ بیس رکعت ہی متوارث ومتواتر عمل رہا ہے۔ چنانچہ مسجد نبوی کے مشہور مدرس اور مدینہ منورہ کے سابق قاضی شیخ عطیہ سالم نے مسجد نبوی میں نماز تراویح کی چودہ سو سالہ تاریخ پر'' التراویح اکثر من الف عام'' کے نام سے ایک مستقل کتاب تالیف فرما کر ثابت کیا ہے کہ چودہ سو سالہ مدت میں بیس رکعت متواتر عمل ہے، اس سے کم ثابت نہیں۔

جامعۃ ام القریٰ مکہ مکرمہ کی طرف سے **کلیة الشریعة والدراسات الاسلامیة مکة المکرمة** کے استاذ شیخ محمد علی صابونی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک رسالہ ''**الھدی النبوی الصحیح فی صلوۃ التراویح**'' کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔ جس میں شیخ صابونی رحمۃ اللہ علیہ نے عہد خلافت راشدہ سے لے کر عہد حکومت سعودیہ تک مکہ مکرمہ ومسجد حرام میں ہمیشہ بیس رکعات تراویح پڑھے جانے کا ثبوت دیا ہے۔

تراویح میں قرآن کریم ختم کرنا سنت ہے:

1- عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّھْدِیِّ قَالَ دَعَا عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ بِثَلَاثِ قُرَّاءٍ فَاسْتَقْرَئَھُمْ فَاَمَرَ اَسْرَعَھُمْ قِرَاءَ ةً اَنْ یَّقْرَءَ لِلنَّاسِ ثَلَاثِیْنَ اٰیَةً وَّاَمَرَ اَوْسَطَھُمْ اَنْ یَّقْرَءَ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ وَاَمَرَ اَبْطَاَھُمْ اَنْ یَّقْرَءَ لِلنَّاسِ عِشْرِیْنَ اٰیَةً. (۲)

---

(۱)(المیزان الکبری ص 153) (۲)(السنن الکبریٰ للبیھقی ج 2ص497 باب قدر قرائتھم فی قیام شھر رمضان، مصنف ابن ابی شیبة ج5 ص220، 221، فی صلاة رمضان، رقم 7754)

ترجمہ: حضرت ابوعثمان نہدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے تین قراء کو بلایا اور ان کی قرات سنی۔ تو تیز قراءت کرنے والے کو حکم دیا کہ (تراویح میں) لوگوں کو (ہر رکعت میں) تیس آیات پڑھائے۔ معمولی تیز پڑھنے والے کو پچیس آیات اور آہستہ پڑھنے والے کو بیس آیات پڑھنے کا حکم دیا۔

2- **عَنِ الْحَسَنِ قَالَ مَنْ اَمَّ النَّاسَ فِیْ رَمَضَانَ فَلْیَاْخُذْ بِھِمُ الْیُسْرَ فَاِنْ کَانَ بَطِیْءَ الْقِرَائَةِ فَلْیَخْتِمِ الْقُرْاٰنَ خَتْمَةً وَاِنْ کَانَ قِرَاءَ تُہٗ بَیْنَ ذٰلِکَ فَخَتْمَةٌ وَنِصْفٌ فَاِنْ کَانَ سَرِیْعَ الْقِرَائَةِ فَمَرَّتَیْنِ.** (۱)

ترجمہ: حضرت حسن بصری فرماتے رحمۃ اللہ علیہ ہیں کہ جو شخص رمضان میں لوگوں کو نماز تراویح پڑھائے۔ وہ ان سے آسانی کا معاملہ کرے۔ اگر اس کی قرات آہستہ ہو تو ایک ختم قرآن کرے درمیانی ہو تو ڈیڑھ اور اگر تیز ہو تو پھر دوبار قرآن کا ختم کرے۔

3- **وَعَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رحمۃ اللہ علیہ اَنَّہٗ کَانَ یَخْتِمُ فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ اِحْدٰی وَ سِتِّیْنَ خَتْمَةً ثَلٰثِیْنَ فِی الْاَیَّامِ وَثَلٰثِیْنَ فِی اللَّیَالِیْ وَوَاحِدَةً فِی التَّرَاوِیْحِ.** (۲)

ترجمہ: امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ رمضان مبارک میں اکسٹھ (61) قرآن مجید ختم کرتے تھے، تیس دن میں اور تیس رات میں اور ایک تراویح میں

4- **قَالَ الْاِمَامُ الْفَقِیْہُ الْمُفْتِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدِ الْحَصْکَفِیْ رحمۃ اللہ علیہ (وَالْخَتْمُ) مَرَّةً سُنَّةٌ وَّمَرَّتَیْنِ فَضِیْلَةٌ وَّثَلَاثًا اَفْضَلُ (وَلَایُتْرَکُ) الْخَتْمُ (لِکَسْلِ الْقَوْمِ)** (۳)

ترجمہ: مشہور فقیہ ومفتی امام محمد بن علی حصکفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تراویح میں ایک بار ختم کرنا سنت ہے دوبار باعث فضیلت اور تین بار افضل ہے، قوم کی سستی کی وجہ سے اسے ترک نہ کیا جائے

---

(۱) (مصنف ابن ابی شیبة ج5 ص222، فی صلاة رمضان، رقم7761)

(۲) (فتاوی قاضی خان ج 1 ص112)

(۳) (الدر المختار ج 2 ص601، باب التراویح)

5- فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے:

اَلسُّنَّۃُ فِی التَّرَاوِیحِ اِنَّمَا ھُوَ الْخَتْمُ مَرَّۃً فَلَایَتْرُکُ لِکَسْلِ الْقَوْمِ. (۱)

ترجمہ: تراویح میں ایک بار ختم قرآن کرنا سنت ہے، لوگوں کی کاہلی کی وجہ سے ترک نہ کیا جائے۔

☆☆☆

نماز جنازہ

نماز جنازہ کا طریقہ:

نماز جنازہ میں چار تکبیریں ہیں۔ پہلی تکبیر کے بعد اللہ تعالی کی حمد وثناء، دوسری کے بعد نبی اکرم ﷺ پر درود شریف، تیسری کے بعد میت کے لئے دعا اور چوتھی کے بعد سلام پھیرا جاتا ہے۔

1: **عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ نَعَی النَّجَاشِیَّ فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ وَخَرَجَ بِھِمْ اِلَی الْمُصَلّٰی فَصَفَّ بِھِمْ وَکَبَّرَ عَلَیْھِمْ اَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتٍ. (۲)**

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجاشی کی وفات کی خبر دی جس دن وہ فوت ہوئے تھے۔ آپ ﷺ صحابہ کو لے کر عیدگاہ پہنچے ان کی صف بندی کی اور آپ ﷺ نے چار تکبیریں کہیں۔

2: **عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ اَلتَّکْبِیْرَۃُ الْاُوْلٰی عَلَی الْمَیِّتِ ثَنَاءٌ عَلَی اللّٰہِ وَالثَّانِیَۃُ صَلَاۃٌ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ وَالثَّالِثَۃُ دُعَاءٌ لِلْمَیِّتِ وَالرَّابِعَۃُ تَسْلِیْمٌ. (۳)**

---

(۱)(فتاویٰ عالمگیریہ ج1 ص130)

(۲)(صحیح البخاری ج1 ص178 باب التکبیر علی الجنازۃ اربعا)

(۳)(مصنف عبدالرزاق ج3 ص 316 باب القرأۃ والدعاء فی الصلاۃ علی المیت، رقم 6462)

ترجمہ: مشہور تابعی امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”میت کے جنازہ پر پہلی تکبیر کے بعد ثناء دوسری تکبیر کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود جبکہ تیسری تکبیر کے بعد میت کے لیے دعا اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرا جاتا ہے۔“

3: عَنْ اِبْرَاهِیْمَ النَّخْعِیِّ رحمۃ اللہ علیہ قَالَ اَلْاُوْلیٰ الثَّنَاءُ عَلَی اللّٰہِ وَالثَّانِیَۃُ صَلٰوۃٌ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَالثَّالِثَۃُ دُعَاءٌ لِلْمَیِّتِ وَالرَّابِعَۃُ سَلَامٌ تُسَلِّمُ. (۱)

ترجمہ: جلیل القدر تابعی حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد اللہ کی حمد وثناء، دوسری کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود، تیسری کے بعد میت کے لیے دعا اور چوتھی کے بعد سلام پھیرا جاتا ہے۔“

ثناء:

1: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَاافْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ قَالَ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ. (۲)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ آخر تک پڑھتے تھے۔

2: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ثناء میں ”وَ جَلَّ ثَنَاؤُکَ“ کے الفاظ بھی آئے ہیں:

اِنَّ مِنْ اَحَبِّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ عَزَّ وَ جَلَّ اَنْ یَّقُوْلَ الْعَبْدُ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَ جَلَّ ثَنَاؤُکَ وَلَا اِلٰہَ

---

(۱)(کتاب الآثار لابی حنیفۃ بروایۃ الامام محمد ص 48 باب الصلوۃ علی الجنازۃ رقم 238)

(۲)(سنن النسائی ج 1ص143 باب نوع آخر من الذکر)

غَیۡرُکَ.(۱)

ترجمہ: بندے کا وہ کلام جو اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے وہ یہ ہے کہ بندہ کہے:

سُبۡحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمۡدِکَ وَتَبَارَکَ اسۡمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَ جَلَّ ثَنَاؤُکَ وَلَا اِلٰهَ غَیۡرُکَ.

ترجمہ ثناء: اے اللہ! تو شریکوں سے پاک ہے، میں تیری تعریف کرتا ہوں، تیرا نام برکت والا ہے، تیری شان سب سے اونچی ہے، تیری تعریف بلند ہے اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

درود شریف:

جنازہ پڑھنے والے کو دوسری تکبیر کے بعد درود شریف پڑھنا چاہیے۔ افضل درود درود ابراہیمی ہے۔ اگر اس کے علاوہ کوئی اور پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے۔ احادیث مبارکہ میں نماز جنازہ کے لیے لفظ بہ لفظ کوئی درود مقرر نہیں ہے۔

میت کے لئے دعا:

اگر میت بالغ ہے تو اس کے لئے دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اغۡفِرۡ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَصَغِيۡرِنَا وَكَبِيۡرِنَا و ذَكَرِنَا وَاُنۡثَانَا، اَللّٰهُمَّ مَنۡ اَحۡيَيۡتَهٗ مِنَّا فَاَحۡيِهٖ عَلَى الۡاِسۡلَامِ وَمَنۡ تَوَفَّيۡتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الۡاِيۡمَانِ(۲)

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے زندوں اور مردوں کو بخش دے، ہمارے حاضر اور غائب کو بخش

---

(۱)(مسند الفردوس لابی شجاع الدیلمی ج 1 ص 214 رقم الحدیث 819)

(۲)(جامع الترمذی ج 1 ص 198 باب ما یقول فی الصلوۃ علی المیت ،مصنف عبدالرزاق ج3 ص 313 باب القرأة والدعاء فی الصلاة علی المیت رقم 6447)

دے ہمارے چھوٹوں اور بڑوں کو بخش دے، ہمارے مردوں اور عورتوں کو بخش دے۔ اے اللہ! ہم میں سے جس کو زندہ رکھے تو اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو موت دے تو ایمان کی حالت میں موت دے۔

اگر میت نابالغ ہو تو......:

حدیث میں آیا ہے: **وَالسِّقْطُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَيُدْعٰى لِوَالِدَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ**

ترجمہ: نابالغ کی نماز جنازہ ادا کی جائے اور اس کے والدین کے لیے مغفرت اور رحمت کی دعا کی جائے۔ (۱) حضرت ابو ہریرہ ؓ نابالغ میت کی نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھتے تھے

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًا وَّذُخْرًا. (۲)

اسی طرح کے الفاظ حضرت حسن بصری سے بھی منقول ہیں۔ (۳)

چونکہ حدیث میں کوئی خاص دعا مقرر نہیں کی گئی اور حضرات سلف صالحین سے بھی مختلف الفاظ مروی ہیں اسی لئے فقہا نے تمام روایات کے پیش نظر ایک جامع دعا ذکر فرمائی ہے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطاً وَاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَذُخْرًا وَاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَمُشَفَّعًا (۴)

ترجمہ: اے اللہ! اس بچہ کو ہمارا پیش رو بنا دے اور اسے ہمارے لیے باعث اجر بنا، اسے ہمارے لئے سفارش کرنے والا بنا اور اس کی سفارش قبول فرما۔

---

(۱) (سنن ابی داؤد ج2 ص 97 باب المشی امام الجنازۃ)

(۲) (السنن الکبریٰ للبیہقی ج4 ص 10 باب السقط یغسل ویکفن ویصلی علیہ)

(۳) (صحیح البخاری ج1 ص178 باب قراءۃ فاتحۃ الکتاب علی الجنازۃ)

(۴) (الھدایۃ مع نصب الرایۃ ج 2 ص 279 فصل فی الصلاۃ علی المیت ، المحیط البرھانی ج2ص 328 الفصل الثانی والثلاثون فی الجنائز، کنز الدقائق للنسفی مع البحر الرائق ج 2 ص 322 فصل السلطان احق بصلاتہ)

اگر نابالغ بچی کا جنازہ ہو تو اسی دعا میں ”اِجْعَلْهُ“ کی جگہ ”اِجْعَلْهَا“ اور ”شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا“ کی جگہ ”شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً“ کہے۔

فائدہ: احادیث میں چونکہ مختلف دعائیں مروی ہیں اس لیے فقہاء نے تصریح کی ہے کہ اگر یہ دعائیں یاد نہ ہو تو جو چاہے دعا کرلے۔

فَاِنْ كَانَ لَايُحْسِنُ يَأْتِيْ بِاَيِّ دُعَاءٍ شَاءَ. (۱)

ترجمہ: اگر یہ دعائیں اچھی طرح نہ مانگ سکے تو تو جو دعا چاہے مانگے۔

سلام:

1: **وَقَالَ [رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ] صَلُّوْا عَلَى النَّجَاشِيْ، سَمَّاهَا صَلٰوةً لَيْسَ فِيْهَا رُكُوْعٌ وَّلَا سُجُوْدٌ وَّلَا يُتَكَلَّمُ فِيْهَا وَفِيْهَا تَكْبِيْرٌ وَّتَسْلِيْمٌ.** (۲)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نجاشی رحمۃ اللہ علیہ پر نماز پڑھو۔ آپ ﷺ نے جنازہ کو نماز کہا جس میں رکوع ہے، نہ سجدہ اور نہ ہی گفتگو کی جاتی ہے۔ اس میں تو تکبیرات اور سلام پھیرنا ہوتا ہے۔

2: حضرت ابراہیم ہجری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی کا جنازہ پڑھایا اور چار تکبیریں کہیں **”ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ“** (۳)

ترجمہ: پھر اپنے دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرا۔

3: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اَلتَّسْلِيْمُ عَلَى الْجَنَازَةِ مِثْلُ التَّسْلِيْمِ فِى الصَّلٰوةِ. (۴)

---

(۱) (الفتاویٰ الهنديه ج1 ص 164 الصلوة على الميت)

(۲) (صحيح البخارى ج1 ص176 باب سنة الصلوة على الجنازة)

(۳) (السنن الكبرىٰ للبيهقى ج4 ص 43 باب من قال يسلم عن يمينه وعن شماله)

(۴) (السنن الكبرىٰ للبيهقى ج4 ص 43 باب من قال يسلم عن يمينه وعن شماله، التلخيص الحبير لابن حجر ج2 ص 124 رقم 771)

ترجمہ: جنازے کا سلام دوسری نمازوں کے سلام کی طرح ہے۔

نماز جنازہ مسجد میں نہ پڑھا جائے:

1: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ فِی الْمَسْجِدِ فَلَا شَیْءَ لَهٗ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مسجد میں نماز جنازہ پڑھی اس کے لیے کوئی اجر نہیں۔

2: عَنْ کَثِیْرِ بْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ لَأَعْرِفَنَّ مَاصُلِّیَتْ عَلٰی جَنَازَةٍ فِی الْمَسْجِدِ. (۲)

ترجمہ: حضرت کثیر بن عباس ؓ فرماتے ہیں: ”میں خوب جانتا ہوں کہ (عہد نبوی ﷺ میں) کسی بھی جنازہ پر نماز مسجد میں نہیں پڑھی گئی۔“

نماز جنازہ میں صرف پہلی تکبیر میں رفع یدین کرنا:

1: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَبَّرَ عَلَی الْجَنَازَةِ فَرَفَعَ یَدَیْهِ فِیْ اَوَّلِ تَکْبِیْرَةٍ. (۳)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز جنازہ کے لیے تکبیر کہی اور اپنے ہاتھ پہلی تکبیر کے وقت اٹھائے۔

---

(۱)(سنن ابی داؤد ج 2 ص 98 باب الصلوۃ علی الجنازۃ فی المسجد، سنن ابن ماجۃ ج 1 ص 109 باب ما جاء فی الصلوۃ علی الجنازۃ فی المسجد، مصنف عبدالرزاق ج 3 ص 344 باب الصلاۃ علی الجنازۃ فی المسجد رقم 6606)

(۲)(مصنف عبدالرزاق ج 3 ص 344 باب الصلاۃ علی الجنازۃ فی المسجد رقم 6607)

(۳)(جامع الترمذی ج 1 ص 206 باب ماجاء فی رفع الیدین علی الجنازۃ، سنن الدار قطنی ج 2 ص 75 کتاب الجنائز، باب وضع الیمنی علی الیسریٰ الخ)

2: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ عَلَی الْجَنَازَۃِ فِیْ اَوَّلِ تَکْبِیْرَۃٍ ثُمَّ لَایَعُوْدُ.(۱)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز جنازہ میں صرف پہلی تکبیر کے وقت رفع یدین کرتے تھے پھر دوبارہ نہیں کرتے تھے۔

3: عَنْ مُوْسیٰ بْنِ دِھْقَانَ قَالَ رَأَیْتُ اَبَانَ بْنَ عُثْمَان یُصَلِّیْ عَلَی الْجَنَازَۃِ فَکَبَّرَ اَرْبَعًا یَرْفَعُ یَدَیْہِ فِیْ اَوَّلِ التَّکْبِیْرَۃِ.(۲)

ترجمہ موسیٰ بن دہقان کہتے ہیں کہ میں نے امیر مدینہ ابان بن عثمان کو دیکھا کہ انہوں نے نماز جنازہ پڑھایا، چار تکبیریں کہیں اور پہلی تکبیر میں رفع یدین کیا۔

نماز جنازہ آہستہ پڑھنا چاہیے:

1: حضرت ابو امامہ بن سہل سے نماز جنازہ کا سنت طریقہ مروی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں ”سِرًّا فِیْ نَفْسِہٖ“(۳)

ترجمہ: نماز جنازہ آہستہ دل میں پڑھا جائے۔

2: عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ مَا اَبَاحَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَلَا اَبُوْبَکْرٍ وَّلَا عُمَرُ رضی اللہ عنہما فِیْ شَیْءٍ مَا اَبَاحُوْا فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی الْمَیِّتِ .(۴)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے ہمارے لیے نماز جنازہ میں کوئی چیز مقرر نہیں فرمائی۔

---

(۱)(سنن الدار قطنی ج2 ص 75 کتاب الجنائز ،باب وضع الیمنی علی الیسریٰ الخ)

(۲)(جزء رفع الیدین للبخاری ص156 رقم 186)

(۳)(السنن الکبریٰ للبیھقی ج4ص 39باب القرائۃ فی صلاۃ الجنازۃ)

(۴)(سنن ابن ماجۃ ج1ص108 باب ما جاء فی الدعاء فی الصلاۃ علی الجنازۃ)

اس حدیث کے بارے میں حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَالَّذِیْ وَقَفْتُ عَلَیْہِ بَاحَ اَیْ جَھَرَ فَاللّٰہُ اَعْلَمُ(۱)

ترجمہ: جہاں تک میری معلومات ہیں تو (حدیث کے لفظ) بَاحَ کا معنی جَھَرَ ہے۔

مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ بلند آواز سے نہیں پڑھی۔

نماز جنازہ کے متصل بعد اجتماعی دعا ثابت نہیں:

نماز جنازہ بذات خود دعا ہے، اس کے متصل بعد اجتماعی دعا کرنا ثابت نہیں۔ اس لیے فقہاء ومحدثین نے اس سے منع فرمایا ہے۔ چند تصریحات پیش خدمت ہیں:

1: شارح مشکوۃ، سلطان المحدثین ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَلَا یَدْعُوْ بَعْدَ صَلٰوۃِ الْجَنَازَۃِ لِاَنَّہٗ یُشْبِہُ الزِّیَادَۃَ فِیْ صَلٰوۃِ الْجَنَازَۃِ.(۲)

ترجمہ: نماز جنازہ کے بعد میت کے لیے دعا نہ مانگے، اس لیے کہ یہ نماز جنازہ میں زیادتی کے مشابہ ہے۔

مشہور فقیہ شیخ علامہ محمد بن محمد بن شہاب بزازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لَا یَقُوْمُ بِالدُّعَاءِ بَعْدَ صَلٰوۃِ الْجَنَازَۃِ لِاَنَّہٗ دَعَا مَرَّۃً.(۳)

ترجمہ: نماز جنازہ کے بعد دعا کے لیے نہ ٹھہرے، کیونکہ اس نے ایک مرتبہ دعا کر لی ہے۔

غائبانہ نماز جنازہ جائز نہیں:

نماز جنازہ کے لیے ضروری ہے کہ میت سامنے ہو۔ اگر میت سامنے نہ ہو تو

---

(۱)(التلخیص الحبیر لابن حجر ج2 ص 123 رقم 771)

(۲)(المرقاۃ علی المشکوۃ ج4 ص149، باب المشی بالجنازۃ)

(۳)(الفتاوی البزازیۃ ج 1 ص 72)

غائبانہ نماز جنازہ جائز نہیں ہے۔ اس لیے آنحضرت ﷺ کے دور مبارک سے اب تک امت کا تواتر عملی یہی رہا ہے کہ میت جنازہ پڑھنے والے کے سامنے ہوتی ہے۔

اس ضمن میں ایک امر کی وضاحت ضروری ہے کہ نبی ﷺ نے جو حضرت اصحمہ نجاشی رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ پڑھایا تھا اس کی حقیقت کیا تھی؟ آیا یہ غائبانہ تھا یا نہیں؟

اس بارے میں تمام روایات سامنے رکھتے ہوئے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ یہ نماز جنازہ غائبانہ نہیں تھا، بلکہ آنحضرت ﷺ کے سامنے **معجزۃً** حضرت نجاشی رحمۃ اللہ علیہ کی میت رکھ دی گئی تھی اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی یہی تصور کر رہے تھے کہ جنازہ سامنے ہے چند روایات اور محققین کی تصریحات پیش کی جاتی ہیں۔

1: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اَخَاكُمُ النَّجَاشِيَّ تُوُفِّيَ فَصَلُّوْا عَلَيْهِ قَالَ فَصَفَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَمَا نَحْسَبُ الْجَنَازَةَ اِلَّا مَوْضُوْعَةً بَيْنَ يَدَيْهِ. (۱)

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خبر دی کہ تمہارا بھائی نجاشی فوت ہوگیا ہے۔ اس پر جنازہ پڑھو۔ چنانچہ آپ ﷺ آگے کھڑے ہوئے اور ہم نے پیچھے صف باندھ لی۔ آپ ﷺ نے ان پر نماز پڑھائی۔ ہم یہی گمان کرتے تھے کہ جنازہ آپ ﷺ کے سامنے ہے۔

2: ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

وَهُمْ لَا يَظُنُّوْنَ اِلَّا اَنَّ جَنَازَتَهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ (۲)

---

(۱)(مسند احمد ج15 ص 98 رقم 19890) (۲)(صحیح ابن حبان ص 872 باب ذکر البیان بان المصطفی ﷺ نعی الی الناس النجاشی الخ، رقم 3102، التمہید لابن عبدالبر ج3 ص 140 تحت رقم145، الاستذکار لابن عبدالبر ج3 ص 28 کتاب الجنائز)

ترجمہ: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہی گمان کر رہے تھے کہ جنازہ آپ ﷺ کے سامنے ہے۔

3: یہ آپ ﷺ کی خصوصیت تھی کہ معجزۃ آپ ﷺ کے سامنے دور کی اشیاء بلا حائل سامنے پیش کر دی جاتی تھیں۔ مثلاً جنگ موتہ میں آپ ﷺ کے سامنے جنگ کا پورا نقشہ معجزۃً پیش کیا گیا تھا کہ آپ ﷺ بتا رہے تھے کہ جھنڈا اب زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے پاس ہے، وہ شہید ہو گئے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ (۱)

اسی طرح معراج سے واپسی پر جب کفار مکہ نے بیت المقدس کے متعلق سوالات کیے تو بیت المقدس آپ ﷺ کے سامنے کر دیا گیا اور تمام حجابات ہٹا دیے گئے (۲)

حضرت معاویہ بن معاویہ لیثی رضی اللہ عنہ جب فوت ہوئے تو حضرت جبرئیل آپ ﷺ کے پاس آئے اور کہا کہ ان کا جنازہ پڑھنا پسند کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جی ہاں! انہوں نے اپنا پر زمین پر مارا جس سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا جنازہ حضور ﷺ کے سامنے آ گیا، جس پر آپ ﷺ نے نماز پڑھی۔ (۳)

اسی طرح حضرت نجاشی کی میت بھی معجزۃً آپ ﷺ کے سامنے کر دی گئی۔

چنانچہ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

لِاَنَّہٗ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ...... رُفِعَتْ لَہٗ جَنَازَتُہٗ کَمَا کُشِفَ لَہٗ عَنْ بَیْتِ الْمُقَدَّسِ حِیْنَ سَأَلَتْہُ قُرَیْشٌ عَنْ صِفَتِہٖ. (۴)

ترجمہ: کیونکہ آپ ﷺ کے سامنے نجاشی رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ لایا گیا تھا جس طرح جب قریش نے بیت المقدس کے بارے میں آپ ﷺ سے سوال کیا تو بیت المقدس آپ ﷺ کے سامنے کر دیا گیا۔

---

(۱)(نصب الرایہ ج2 ص 292) (۲)(التمہید لابن عبدالبر ج3 ص138 تحت رقم 145)

(۳)(مسند ابی یعلی ج7 ص 258 رقم 4268)

(۴)(التمہید لابن عبدالبر ج3 ص138 تحت رقم 145)

4: آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ میں کئی صحابہ رضی اللہ عنہم دور دراز کے علاقوں میں فوت ہوئے لیکن آپ ﷺ نے کسی کی غائبانہ نماز جنازہ نہیں پڑھی، اسی طرح حضرات خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم نے بھی اپنے اپنے دور خلافت میں کسی غائب میت کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ معلوم ہوا کہ غائبانہ نماز جنازہ درست نہیں۔

5: حضرت نجاشی کا جنازہ پڑھنا صرف آپ ﷺ کی خصوصیت ہے۔ محققین نے اس کے خصوصیت ہونے کی تصریح کی ہے۔

ا: امام یوسف بن عبداللہ بن محمد ابن عبدالبر (ا)

۲: علامہ عبدالرحمٰن الجزیری (۲)

۳: امام ابوسلیمان حمد بن محمد بن ابراہیم الخطابی (۳)

☆☆☆

(ا) (التمہید لابن عبدالبر ج3 ص137,138)

(۲) (کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعۃ ج1 ص 474 باب شروط صلوۃ الجنازۃ)

(۳) (معالم السنن للخطابی ج1 ص 270)

نماز عیدین

مسلمانوں کی خوشی وشادمانی کے لئے شریعت مطہرہ نے دو عیدوں کو مشروع کیا ہے، رمضان کے بعد عید الفطر اور ۱۰ ذوالحجہ کو عید الاضحیٰ۔ ان دو مواقع پر نماز عید اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ مسلمان خوشی وغمی میں اپنے رب کی یاد سے غافل نہیں رہتے۔

نماز عید کا طریقہ:

عید الفطر اور عید الاضحیٰ دو دو رکعات چھ زائد تکبیروں کے ساتھ ادا کی جاتی ہیں۔ پہلی رکعت میں ثناء کے بعد قرأت سے پہلے تین تکبیریں اور دوسری رکعت میں قرأت کے بعد تین تکبیریں زائد کہی جاتی ہیں۔ پہلی رکعت میں زائد تکبیریں کہتے وقت ہاتھ کانوں تک اٹھا کر چھوڑ دیے جاتے ہیں اور تیسری تکبیر کے بعد باندھ لئے جاتے ہیں اور دوسری رکعت میں تین زائد تکبیروں کے بعد چوتھی تکبیر کہہ کر نمازی رکوع میں چلا جاتا ہے۔

اس طرح پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ اور تین زائد تکبیریں مل کر چار تکبیریں ہوئیں اور دوسری رکعت میں تین زائد تکبیریں اور رکوع کی تکبیر مل کر چار ہوئیں۔ یوں گویا کہ ہر رکعت میں چار تکبیریں ہوئیں۔

1: اَنَّ سَعِیْدَ بْنَ الْعَاصِ ؓ سَاَلَ اَبَامُوْسٰی الْاَشْعَرِیَّ وَحُذَیْفَةَ بْنَ الْیَمَانِ ؓ کَیْفَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُکَبِّرُ فِی الْاَضْحٰی وَالْفِطْرِ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی ؓ کَانَ یُکَبِّرُ اَرْبَعًا تَکْبِیْرَةً عَلَی الْجَنَائِزِ فَقَالَ حُذَیْفَةُ ؓ صَدَقَ فَقَالَ اَبُوْمُوْسٰی کَذٰلِکَ کُنْتُ اُکَبِّرُ فِی الْبَصْرَةِ حَیْثُ کُنْتُ عَلَیْهِمْ.(۱)

ترجمہ حضرت سعید بن العاص ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوموسیٰ اشعری ؓ اور

---

(۱) (سنن ابی داؤد ج 1 ص 170 باب التکبیر فی العیدین، السنن الکبریٰ للبیہقی ج 3 ص 289 باب ذکر الخبر الذی روی فی التکبیر اربعا)

حضرت حذیفہ بن یمان ؓ سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر میں کتنی تکبیریں کہتے تھے؟ حضرت ابوموسیٰ ؓ نے جواب دیا چار تکبیریں کہتے تھے، جنازہ کی تکبیروں کی طرح۔ حضرت حذیفہ ؓ نے (حضرت ابوموسیٰ ؓ کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ) انہوں نے سچ کہا۔ حضرت ابوموسیٰ ؓ نے بتایا کہ جب میں بصرہ میں گورنر تھا تو وہاں بھی ایسے ہی کیا کرتا تھا۔

2: **عَنِ الْقَاسِمِ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِیْ بَعْضُ اَصْحَاب رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ صَلّٰی بِنَا النَّبِیُّ ﷺ یَوْمَ عِیْدٍ فَکَبَّرَ اَرْبَعًا وَّاَرْبَعًا ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْهِهٖ حِیْنَ انْصَرَفَ فَقَالَ لَاتَنْسَوْا کَتَکْبِیْرِ الْجَنَائِزِ وَاَشَارَ بِاَصَابِعِهٖ وَقَبَضَ اِبْهَامَهٗ.** (۱)

ترجمہ: ابوعبدالرحمٰن قاسم فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے بعض اصحاب ؓ نے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں عید کی نماز پڑھائی تو چار چار تکبیریں کہیں جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: بھول نہ جانا عید کی تکبیریں جنازہ کی طرح (چار) ہیں۔ آپ ﷺ نے ہاتھ کی انگلیوں کا اشارہ فرمایا اور انگوٹھا بند کر لیا۔

3: حضرت عمر فاروق ؓ کے دور خلافت میں تکبیراتِ جنازہ کی تعداد میں اختلاف ہوا کہ چار، پانچ یا سات ہیں؟ تو آپ ؓ نے تمام صحابہ اور دیگر لوگوں کو جمع فرمایا اور کسی ایک صورت پر متفق ہونے کا مشورہ دیا۔ حدیث کے الفاظ ہیں:

فَاجْمَعُوْا اَمْرَهُمْ عَلٰی اَنْ یَجْعَلُوْا التَّکْبِیْرَ عَلَی الْجَنَائِزِ مِثْلَ التَّکْبِیْرِ فِی الْاَضْحٰی وَالْفِطْرِ اَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتٍ فَاجْمَعَ اَمْرُهُمْ عَلٰی ذٰلِکَ .(۲)

---

(۱)(شرح معانی الآثار ج2 ص 371 باب صلوۃ العیدین کیف التکبیر فیھا)

(۲)(شرح معانی الآثار ج1ص319 باب التکبیر علی الجنائز کم ھو)

ترجمہ: تو انہوں نے اس امر پر اتفاق کیا کہ جنازہ کی بھی چار تکبیریں ہیں نماز عید الاضحیٰ اور عید الفطر کی چار تکبیروں کی طرح۔ پس اس بات پر سب کا اتفاق ہوا۔

4: **عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَا كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ ؓ جَالِسًا وَعِنْدَهٗ حُذَيْفَةُ وَاَبُوْمُوْسٰى ؓ فَسَأَلَهُمْ سَعِيْدُ بْنُ الْعَاص ؓ عَنِ التَّكْبِيْرِ فِى الصَّلٰوةِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى ...... قَالَ لَهٗ حُذَيْفَةُ ؓ سَلْ هٰذَا لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ؓ فَسَأَلَهٗ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ ؓ يُكَبِّرُ اَرْبَعًا ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْكَعُ ثُمَّ يُكَبِّرُ فِى الثَّانِيَةِ فَيَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ اَرْبَعًا بَعْدَ الْقِرَائَةِ.** (۱)

ترجمہ: علقمہ اور اسود بن یزید کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے پاس حضرت حذیفہ ؓ اور حضرت ابوموسیٰ ؓ بھی تھے۔ تو ان سب سے حضرت سعید بن العاص ؓ نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی تکبیروں کے متعلق سوال کیا۔ حضرت حذیفہ ؓ نے کہا کہ یہ مسئلہ عبداللہ بن مسعود ؓ سے پوچھو۔ انہوں نے پوچھا تو ابن مسعود ؓ نے فرمایا: نمازی چار تکبیریں کہے۔ پھر قراءت کرے، پھر تکبیر کہہ کر رکوع کرے دوسری رکعت میں تکبیر کہے پھر قراءت کرے، پھر قرأت کے بعد چار تکبیریں کہے۔

خطبہ عید:

نماز عید کے لیے دو خطبے ہیں:

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ صَلَّى الْعِيْدَ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَ لَا اِقَامَةٍ

---

(۱) (المعجم الکبیر للطبرانی ج 4 ص 593 رقم 9402، مصنف عبدالرزاق ج 3 ص 167 باب التکبیر فی الصلوۃ یوم العید رقم 5704)

وَكَانَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ قَائِماً، يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِجَلْسَةٍ.(۱)

ترجمہ: حضرت عامر بن سعد اپنے والد حضرت خالد بن ولید ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے نماز عید بغیر اذان واقامت کے پڑھی ہے۔ آپ ﷺ عید کے دو خطبے کھڑے ہو کر دیتے تھے اور ان کے درمیان تھوڑی دیر بیٹھتے تھے۔

خطبہ عید کا نماز کے بعد ہونا:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي فِي الْاَضْحٰى وَ الْفِطْرِ وَ يَخْطُبُ بَعْدَ الصَّلٰوةِ.(۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کے دن نماز پڑھتے، پھر نماز کے بعد خطبہ دیتے تھے۔

عید کی نماز کے بعد اجتماعی دعا:

عَن اُمِّ عَطِيَّةَ ؓ قَالَتْ كُنَّا نُؤْمَرُ اَنْ نَخْرُجَ يَوْمَ الْعِيْدِ حَتّٰى نُخْرِجَ الْبِكْرَ مِنْ خِدْرِهَا، حَتّٰى نُخْرِجَ الْحُيَّضَ فَيَكُنَّ خَلْفَ النَّاسِ فَيُكَبِّرْنَ بِتَكْبِيْرِهِمْ وَ يَدْعُوْنَ بِدُعَائِهِمْ، يَرْجُوْنَ بَرَكَةَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَ طُهْرَتَهٗ.(۳)

ترجمہ: ام عطیہ ؓ فرماتی ہیں کہ ہمیں حکم دیا جاتا تھا کہ ہم عید کے دن نکلیں، یہاں تک کہ ہم کنواری عورت کو بھی پردے کے ساتھ لے جاتیں اور حائضہ کو بھی۔ پس وہ مردوں کے پیچھے رہتیں تھیں، مردوں کی تکبیر کے ساتھ تکبیر کہتیں اور ان کی دعاؤں کے ساتھ

---

(۱)(مسند البزار ج 3 ص 321 رقم الحديث 1116، مجمع الزوائد للهيثمي ج 2ص 439 رقم الحديث 3239) (۲)(صحيح البخاری ج 1 ص 131 باب المشی و الركوب الی العيد بغير اذان و لا اقامة) (۳)(صحيح البخاری ج 1ص 132 باب التكبير ايام منى الخ)

دعا کرتیں، اس دن کی برکت اور پاکی کی امید کرتیں۔

اس حدیث میں دعا سے دعاء خطبہ مراد نہیں لی جا سکتی، کیونکہ خطبہ میں صرف امام دعا کرتا ہے سامعین دعا نہیں کر سکتے اور حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حائض عورتیں عیدین میں مردوں کے پیچھے کھڑی رہتیں، اور مردوں کی تکبیر کے ساتھ تکبیر کہتیں اور ان کی دعا کے ساتھ دعا کرتیں۔ اس سے مردوں اور عورتوں سب کا دعا کرنا ثابت ہوتا ہے۔(۱)

فائدہ: عورتیں عیدگاہ میں نہ جائیں:

ابتداء اسلام میں عورتوں کو دین کے بنیادی احکامات، مسائل اور آداب سے روشناس کرنے کے لیے مختلف اجتماعات مثلاً فرض نماز، جمعہ، عیدین وغیرہ میں شرکت کی اجازت تھی۔ جب یہ ضرورت پوری ہوئی اور عورتیں بنیادی مسائل واحکام سے واقف ہو گئیں تو انہیں ان اجتماعات سے روک دیا گیا۔ مندرجہ ذیل روایات اس پر شاہد ہیں۔

1: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ لَوْ اَدْرَکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا اَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ.(۲)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آج اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان باتوں کو دیکھ لیتے جو لوگوں نے اختیار کر رکھی ہیں تو عورتوں کو مسجد جانے سے ضرور روک دیتے، جس طرح بنی اسرائیل کی عورتیں روک دی گئی تھیں۔

2: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّهٗ كَانَ لَا يَخْرُجُ نِسَاءُهٗ فِی الْعِيْدَيْنِ(۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بیویاں نماز عیدین کے لیے نہیں جاتی تھیں۔

---

(۱)(امداد الاحکام از مولانا ظفر احمد عثمانی ج 1ص 743)

(۲)(صحیح البخاری ج 1ص 120 باب خروج النساء ای المساجد الخ، صحیح مسلم ج1ص 183 باب خروج النساء الی المساجدالخ)

(۳)(مصنف ابن ابی شیبۃ ج 4ص 234، باب من کرہ خروج النساء الی العیدین رقم 5845)

3: عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَة عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ كَانَ لَايَدَعُ اِمْرَأَةً مِّنْ اَهْلِهٖ تَخْرُجُ اِلٰى فِطْرٍ وَلَااَضْحٰى .(۱)

ترجمہ: ہشام بن عروہ اپنے والد عروہ بن زبیر بن عوام کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ اپنے گھر کی کسی عورت کو عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز پڑھنے کے لیے نہیں جانے دیتے تھے۔

4: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ كَانَ الْقَاسِمُ اَشَدَّ شَيْءٍ عَلَى الْعَوَاتِقِ ، لَايَدَعُهُنَّ يَخْرُجْنَ فِي الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى.(۲)

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم کہتے ہیں کہ قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رحمۃ اللہ علیہ نوجوان عورتوں کے بارے میں بہت سخت تھے کہ انہیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں نہیں جانے دیتے تھے۔

5: عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ يُكْرَهُ خُرُوْجُ النِّسَاءِ فِي الْعِيْدَيْنِ .(۳)

ترجمہ: جلیل القدر تابعی حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ عورتوں کو عیدین کی نمازوں کے لئے جانا مکروہ ہے۔

نفل نمازیں

نماز تہجد:

فضیلت: نماز تہجد نفل نمازوں میں سب سے زیادہ اہمیت و افضلیت کی حامل ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَالْفَرِيْضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ. (۴)

---

(۱)(مصنف ابن ابی شیبۃ ج 4ص 234 ،باب من کرہ خروج النساء الی العیدین رقم 5846)

(۲)(مصنف ابن ابی شیبۃ ج4ص 234 ،باب من کرہ خروج النساء الی العیدین رقم 5847)

(۳)(مصنف ابن ابی شیبۃ ج4 ص 234 ،باب من کرہ خروج النساء الی العیدین رقم 5844)

(۴)(جامع الترمذی ج 1 ص 99باب ما جاء فی فضل صلوۃ اللیل)

فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز تہجد کی نماز ہے۔

اس کی فضیلت کے بارے میں حضرت علی المرتضیٰ ؓ سے مروی ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ غُرَفًا تُرٰی ظُھُوْرُھَا مِنْ بُطُوْنِھَا وَبُطُوْنُھَا مِنْ ظُھُوْرِھَا فَقَامَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ لِمَنْ ھِیَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ؟ فَقَالَ لِمَنْ اَطَابَ الْکَلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَاَدَامَ الصِّیَامَ وَصَلّٰی بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ. (۱)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کا اندرونی حصہ باہر سے اور بیرونی حصہ اندر سے نظر آتا ہے۔ تو ایک اعرابی کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا۔ اے اللہ کے رسول! یہ بالا خانے کن لوگوں کے لئے ہوں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کے لئے جو اچھا کلام کرے، (مسکینوں کو) کھانا کھلائے، ہمیشہ روزے رکھے اور رات کو نماز پڑھے جب دوسرے لوگ سو رہے ہوں۔

وقت تہجد:

نماز تہجد کا وقت آدھی رات کے بعد شروع ہو جاتا ہے۔ سنت طریقہ یہ ہے کہ عشاء پڑھ کر سو جائے، پھر اٹھ کر نماز تہجد ادا کرے، جیسا کہ حضرت عائشہ ؓ حضور ﷺ کے بارے میں فرماتی ہیں۔

کَانَ یَنَامُ اَوَّلَہٗ وَیَقُوْمُ اٰخِرَہٗ فَیُصَلِّیْ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلٰی فِرَاشِہٖ. (۲)

کہ آپ ﷺ رات کے شروع حصہ میں نیند فرماتے اور آخری حصہ میں بیدار ہوتے اور نماز ادا فرماتے۔ پھر اپنے بستر پر واپس آ جاتے۔

---

(۱) (جامع الترمذی ج 2 ص 19 باب ماجاء فی قول المعروف)

(۲) (صحیح البخاری ج 1 ص 154 باب من نام اول اللیل و احیی آخرہ، صحیح مسلم ج 1 ص 255 باب صلوۃ اللیل و عدد رکعات النبی ﷺ

تعداد رکعات تہجد:

آپ ﷺ کی عادت مبارکہ تہجد کی رکعات کے بارے میں مختلف تھی۔ چار، چھ، آٹھ، دس رکعات تک بھی منقول ہیں۔

1- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَیْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا بِكَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُوْتِرُ؟ قَالَتْ بِاَرْبَعٍ وَثَلَاثٍ وَسِتٍّ وَّثَلَاثٍ وَثَمَانٍ وَّ ثَلَاثٍ وَلَمْ یَكُنْ یُوْتِرُبِاَكْثَرَمِنْ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَلَااَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ. (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن قیس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ آپ ﷺ کتنی رکعتوں کے ساتھ وتر پڑھتے تھے؟ تو آپ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا چار اور تین کے ساتھ، چھ اور تین کے ساتھ، آٹھ اور تین کے ساتھ آپ کی وتر (مع تہجد) کی رکعتیں نہ تیرہ سے زیادہ ہوتی تھیں اور نہ سات سے کم۔

2- عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ تِسْعَ رَكْعَاتٍ فِیْهِنَّ الْوِتْرُ. (۲)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو نو رکعت پڑھتے تھے، ان میں وتر بھی ہوتی تھی۔

3- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰی بَعْدَالْعَتَمَةِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً. (۳)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز کے بعد تیرہ رکعت پڑھتے تھے۔

---

(۱) (سنن ابی داؤد ج 1 ص 200 باب فی صلوۃ اللیل)

(۲) (صحیح ابن خزیمۃ ج 1 ص 577 رقم الحدیث 1167)

(۳) (صحیح ابن خزیمۃ ج 1 ص 576 رقم الحدیث 1165

فائدہ: آنحضرت ﷺ مندرجہ بالا رکعات مختلف اوقات میں پڑھتے تھے، لیکن اکثر معمول آٹھ رکعت تہجد کا تھا۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

مَاكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَزِيْدُفِيْ رَمَضَانَ وَلَافِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً. (۱)

ترجمہ: حضور ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے (آٹھ رکعت تہجد اور تین رکعت وتر)

نماز اشراق:

نماز اشراق کا وقت سورج طلوع ہونے کے پندرہ، بیس منٹ بعد شروع ہو جاتا ہے۔ اس کی دو یا چار رکعت پڑھی جاتی ہیں، جن کا ثواب ایک حج و عمرہ کے برابر ہے۔

1- عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلَّى الْفَجْرَفِيْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُاللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهٗ كَاَجْرِحَجَّةٍ وَّ عُمْرَةٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ. (۲)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے فجر کی نماز باجماعت پڑھی، پھر وہیں اللہ کا ذکر کرنے بیٹھ گیا یہاں تک کہ سورج نکل آیا۔ پھر اس نے دو رکعتیں پڑھیں تو اس کے لئے ایک مکمل حج اور عمرہ کا ثواب ہے آپ ﷺ نے یہ

---

(۱)(صحیح البخاری ج 1ص154 باب قیام النبی ﷺ باللیل فی رمضان و غیرہ، صحیح مسلم ج 1ص254 باب صلوۃ اللیل و عدد رکعات النبی ﷺ الخ، سنن النسائی ج 1ص248 باب کیف الوتر بثلاث)

(۲)(سنن الترمذی ج 1ص130 باب ما ذکر مما یستحب من الجلوس فی المسجدالخ، الترغیب والترھیب للمنذری ج 1ص178 الترغیب فی جلوس المرء فی مصلاہ الخ)

’’مکمل‘‘ کا لفظ تین بار ارشاد فرمایا۔‘‘

2- عَنْ حَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ صَلَّی الْفَجْرَ ثُمَّ قَعَدَ فِیْ مَجْلِسِہٖ یَذْکُرُ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ قَالَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَی النَّارِ اَنْ تَلْفَحَہٗ اَوْتَطْعَمَہٗ. (۱)

ترجمہ: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ’’رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے فجر کی نماز پڑھی پھر اپنی جگہ بیٹھ کر اللہ تعالی کا ذکر کرنے لگا یہاں تک کہ سورج نکل آیا۔ پھر اس نے دو رکعتیں پڑھیں تو اللہ تعالی آگ پر حرام کردیں گے کہ اسے کھائے۔‘‘

3- حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے اسی مضمون کی روایت مروی ہے:

ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ اَوْاَرْبَعَ رَکْعَاتٍ. (۲)

ترجمہ: پھر وہ دو رکعتیں پڑھے یا چار رکعات۔

نماز چاشت:

فضیلت:

1- عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ صَلَّی الضُّحٰی رَکْعَتَیْنِ لَمْ یُکْتَبْ مِنَ الْغَافِلِیْنَ وَمَنْ صَلّٰی اَرْبَعًا کُتِبَ مِنَ الْعَابِدِیْنَ وَمَنْ صَلّٰی سِتًّا کُفِیَ ذٰلِکَ الْیَوْمَ وَمَنْ صَلّٰی ثَمَانِیًا کَتَبَہُ اللّٰہُ مِنَ الْقَانِتِیْنَ وَمَنْ صَلّٰی ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ. (۳)

---

(۱)(شعب الایمان للبیھقی ج 3 ص85 فصل امشی الی المساجد، رقم الحدیث 2958، جامع الاحادیث للسیوطی ج 20 ص494 رقم الحدیث 22717)

(۲)(الترغیب والترھیب للمنذری ج 1 ص178 الترغیب فی جلوس المرء فی مصلاہ الخ)

(۳)(مجمع الزوائد للھیثمی ج2 ص494 باب صلوٰۃ الضحیٰ، رقم الحدیث 3419)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے چاشت کی دو رکعات پڑھیں تو اس کا نام غافلین میں نہیں لکھا جائے گا۔ جس نے چار رکعات پڑھیں تو اس کا نام عابدین میں لکھا جائے گا۔ جس نے چھ رکعات پڑھیں اس دن اس کی کفایت کی جائے گی، جس نے آٹھ پڑھیں اسے اللہ تعالی اطاعت شعاروں میں لکھ دیں گے اور جس نے بارہ رکعات پڑھیں تو اس کے لئے اللہ تعالی جنت میں گھر بنا دیں گے۔

2- **عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّہٗ قَالَ یُصْبِحُ عَلٰی کُلِّ سَلَامٰی مِنْ اَحَدِکُمْ صَدَقَۃٌ فَکُلُّ تَسْبِیْحَۃٍ صَدَقَۃٌ وَکُلُّ تَحْمِیْدَۃٍ صَدَقَۃٌ وَکُلُّ تَھْلِیْلَۃٍ صَدَقَۃٌ وَکُلُّ تَکْبِیْرَۃٍ صَدَقَۃٌ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَۃٌ وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَۃٌ وَیُجْزِیُٔ مِنْ ذٰلِکَ رَکْعَتَانِ یَرْکَعُھُمَا مِنَ الضُّحٰی.** (۱)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب صبح ہوتی ہے تو انسان کے ہر جوڑ پر ایک صدقہ واجب ہوتا ہے۔ ہر بار سبحان اللہ کہنا ایک صدقہ ہے، ہر بار الحمدللہ کہنا ایک صدقہ ہے، ہر بار لا الہ الا اللہ کہنا ایک صدقہ ہے، ہر بار اللہ اکبر کہنا ایک صدقہ ہے، اچھی بات کا حکم کرنا ایک صدقہ ہے، بری بات سے روکنا ایک صدقہ ہے اور ان سب کی طرف سے چاشت کی دو رکعتیں کافی ہو جاتی ہیں جنھیں انسان پڑھ لیتا ہے۔

تعداد رکعات نماز چاشت:

چاشت کی کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔

1- حدیث ابوالدرداء رضی اللہ عنہ جس میں دو سے بارہ رکعت کا ذکر ہے، پیچھے گزر چکی ہے۔ (۲)

---

(۱) (صحیح مسلم ج1 ص 250 باب استحباب صلوۃ الضحی الخ)

(۲) (مجمع الزوائد للھیثمی ج2 ص 494 باب صلوٰۃ الضحیٰ، رقم الحدیث 3419)

2- حضرت معاذہ العدویہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّى الضُّحٰى اَرْبَعًاوَيَزِيْدُ مَاشَاءَ اللّٰهُ . (۱)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ چاشت کی (عموماً) چار رکعت پڑھتے تھے اور (کبھی) اس سے زیادہ بھی پڑھتے جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا۔

3- **عَنْ اُمِّ هَانِىٍّ رضی اللہ عنہا قَالَتْ اِنَّ النَّبِىَّ ﷺ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ وَصَلّٰى ثَمَانِىَ رَكْعَاتٍ فَلَمْ اَرَ صَلٰوةً قَطُّ اَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ اَنَّهٗ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ...... وَقَالَتْ فِىْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى...... وَذٰلِكَ ضُحًى. (۲)**

حضرت ام ھانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ فتح مکہ کے دن میرے گھر تشریف لائے، غسل کیا اور آٹھ رکعت نماز پڑھی۔ میں نے کبھی اس سے ہلکی پھلکی نماز نہیں دیکھی، لیکن آپ ﷺ اس نماز میں بھی رکوع وسجود پورا کر رہے تھے۔ ام ھانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ چاشت کی نماز تھی۔

4- حدیث ابی ذر رضی اللہ عنہ جس میں دو رکعت کا ذکر ہے۔ پیچھے گزر چکی ہے (۳)

چاشت کا وقت:

سورج کے طلوع ہونے کے بعد شروع ہو جاتا ہے اور زوال تک رہتا ہے۔ لیکن افضل یہ ہے کہ دن کے چوتھائی حصہ گزرنے کے بعد پڑھے جیسا کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

---

(۱)(صحیح مسلم ج 1ص 249 باب استحباب صلوۃ الضحی الخ)

(۲)(مشکوٰۃ المصابیح ج1 ص 115 باب صلوۃ الضحی، صحیح مسلم ج 1ص 249 باب استحباب صلوۃ الضحی الخ)

(۳)(صحیح مسلم ج1 ص 250 باب استحباب صلوۃ الضحی الخ)

صَلٰوۃُ الْاَوَّابِیْنَ حِیْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ. (۱)

ترجمہ: چاشت کی نماز اس وقت سے شروع ہوتا ہے کہ جب اونٹنی کے بچے کے پاؤں گرمی سے جھلسنے لگیں۔

بقول ملا علی قاری یہ وقت دن کے چوتھائی حصہ سے شروع ہو جاتا ہے۔ (۲)

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوۃ ضحیٰ (چاشت) کو صلوۃ الاوابین بھی کہا جاتا ہے۔

نماز اوابین:

نماز مغرب کے بعد چھ رکعت پڑھی جاتی ہیں۔ احادیث میں اس کا بڑا ثواب منقول ہے۔

1- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰی بَعْدَالْمَغْرَبِ سِتَّ رَکْعَاتٍ لَمْ یَتَکَلَّمْ فِیْمَا بَیْنَهُنَّ بِسُوْءٍ عُدِلْنَ لَهٗ بِعِبَادَةِ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ سَنَةً. (۳)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مغرب کے بعد چھ رکعت پڑھیں اور ان کے درمیان کوئی بری بات نہیں کی تو اسے بارہ سال کی عبادت کا ثواب ملے گا۔

2- حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

رَاَیْتُ حَبِیْبِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یُصَلِّیْ بَعْدَ الْمَغْرَبِ سِتَّ رَکْعَاتٍ وَقَالَ مَنْ صَلّٰی بَعْدَالْمَغْرَبِ سِتَّ رَکْعَاتٍ غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ کَانَ مِثْلَ

---

(۱)(صحیح مسلم ج 1 ص257 باب صلوۃ اللیل و عدد رکعات النبی ﷺ الخ)

(۲)(حاشیہ مشکوٰۃ ج1 ص116 باب صلوۃ الضحی)

(۳)(جامع الترمذی ج 1 ص98 باب ما جاء فی فضل التطوع ست رکعات بعد المغرب، سنن ابن ماجۃ ج 1 ص98 باب ما جاء فی الصلوۃ بین المغرب و العشاء، الترغیب و الترھیب للمنذری ج 1 ص227 الترغیب فی الصلوۃ بین المغرب و العشاء)

زَبَدِالْبَحْرِ. (۱)

ترجمہ: میں نے اپنے حبیب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ مغرب کے بعد چھ رکعات پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ جس نے مغرب کے بعد چھ رکعت پڑھیں تو اس کے گناہ معاف کردیے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

فائدہ: اس نماز کو ''اوابین'' کہا جاتا ہے، جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درج ذیل آثار سے ثابت ہے۔

1- عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ صَلَاۃُ الْاَوَّابِیْنَ مَابَیْنَ اَنْ یَّنْکَفِتَ اَھْلُ الْمَغْرِبِ اِلٰی اَنْ یُّثَوَّبَ اِلَی الْعِشَاءِ. (۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کہ ''صلوۃ الاوابین'' کا وقت اس وقت سے ہے کہ جب نمازی نماز مغرب پڑھ کر فارغ ہوں اور عشاء کا وقت آنے تک رہتا ہے۔

2- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ اِنَّ الْمَلَائِکَۃَ لَتَحُفُّ بِالَّذِیْنَ یُصَلُّوْنَ بَیْنَ الْمَغْرِبِ اِلَی الْعِشَاءِ وَھِیَ صَلَاۃُ الْاَوَّابِیْنَ. (۳)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ فرشتے ان لوگوں کو گھیر لیتے ہیں جو مغرب اور عشاء کے درمیان نماز پڑھتے ہیں اور یہ ''صلوۃ الاوابین'' ہے۔

☆☆☆

---

(۱)(المعجم الاوسط للطبرانی ج 5 ص255 رقم الحدیث 7245، مجمع الزوائد للھیثمی ج 2ص483 باب الصلوۃ قبل المغرب و بعدھا، رقم الحدیث 3380، الترغیب والترھیب للمندری ج1 ص227 الترغیب فی الصلوۃ بین المغرب و العشاء)

(۲)(مصنف ابن ابی شیبۃ ج 4ص266، 267، فی الصلوۃ بین المغرب و العشاء، رقم 5973)

(۳)(شرح السنۃ للبغوی ج 2ص439 باب الصلوۃ بین المغرب و العشاء، رقم الحدیث 892)

صلوٰۃ التسبیح

صلوۃ التسبیح بہت اہمیت کی حامل ہے۔ اس کی چار رکعت ایک سلام کے ساتھ ہیں۔ ہر رکعت میں پچھتر (75) بار یہ تسبیح سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھنی چاہئے۔ طریقہ اس حدیث میں منقول ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رضی اللہ عنہ یَاعَبَّاسُ! یَاعَمَّاہ! اَلَااُعْطِیْکَ اَلَااَمْنَحُکَ اَلَااَحْبُوْکَ اَلَااَفْعَلُ بِکَ عَشْرَ خِصَالٍ اِذَااَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِکَ غَفَرَاللّٰہُ لَکَ ذَنْبَکَ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ قَدِیْمَہٗ وَ حَدِیْثَہٗ خَطَأَہٗ وَعَمَدَہٗ صَغِیْرَہٗ وَکَبِیْرَہٗ سِرَّہٗ وَعَلَانِیَتَہٗ عَشْرَخِصَالٍ اَنْ تُصَلِّیَ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ تَقْرَءُ فِیْ کُلِّ رَکْعَةٍ فَاتِحَةَالْکِتَابِ وَسُوْرَةً فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَائَةِ فِیْ اَوَّلِ رَکْعَةٍ وَاَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ وَلَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُخَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْکَعُ فَتَقُوْلُھَاوَاَنْتَ رَاکِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَکَ مِنَ الرُّکُوْعِ فَتَقُوْلُھَاعَشْرًا ثُمَّ تَھْوِیْ سَاجِدًا فَتَقُوْلُھَاوَاَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَکَ مِنَ السُّجُوْدِ فَتَقُوْلُھَاعَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُوْلُھَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَاسَکَ فَتَقُوْلُھَاعَشْرًا فَذَالِکَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ فِیْ کُلِّ رَکْعَةٍ تَفْعَلُ ذٰلِکَ فِیْ اَرْبَعِ رَکْعَاتٍ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُصَلِّیَھَافِیْ کُلِّ یَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِیْ کُلِّ جُمْعَةٍ مَرَّةً فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِیْ کُلِّ شَھْرٍمَرَّةً فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِیْ کُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِیْ عُمُرِکَ مَرَّةً. (۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت

---

(۱)(سنن ابی داؤد ج 1 ص 190 باب صلوۃ التسبیح ، جامع الترمذی ج 1 ص 109 باب ما جاء فی صلوۃ التسبیح ،سنن ابن ماجۃ ج 1 ص 99 باب ما جاء فی صلوۃ التسبیح،الترغیب والترھیب للمنذری ج 1 ص 268 الترغیب فی صلوۃ التسبیح)

عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا۔ اے چچا! کیا میں آپ کو ایک ہدیہ، تحفہ اور ایک خبر نہ دوں؟ کیا میں آپ کو دس باتیں نہ بتاؤں کہ جب آپ انہیں کرلیں تو اللہ تعالی آپ کے نئے پرانے بھول کر کئے اور جان بوجھ کر کئے ہوئے، چھوٹے بڑے، چھپ کر کئے یا ظاہر سب گناہ معاف فرمادیں۔ وہ دس خصلتیں (باتیں) یہ ہیں کہ آپ چار رکعت پڑھیں۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھیں۔ جب پہلی رکعت میں قرات سے فارغ ہوں تو قیام ہی کی حالت میں یہ کلمات **سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر** پندرہ بار پڑھیں، جب رکوع کریں تو حالت رکوع میں دس بار پڑھیں، پھر رکوع سے سر اٹھائیں تو دس مرتبہ کہیں۔ پھر سجدہ کے لئے جھک جائیں تو سجدہ میں دس مرتبہ کہیں۔ پھر سجدہ سے سر اٹھائیں تو دس مرتبہ کہیں۔ پھر سجدہ کریں تو دس مرتبہ کہیں، پھر سجدہ سے سر اٹھائیں تو دس مرتبہ کہیں (پھر دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جائیں) ہر رکعت میں یہ کل پچھتر بار ہو گئے۔ آپ چار رکعت میں ایسا ہی کریں۔ اگر ہر دن پڑھنے کی طاقت ہو تو ہر دن پڑھیں، اگر ایسا نہ کرسکیں تو ہر جمعہ کو ایک بار پڑھیں، ہر جمعہ کی طاقت نہ ہو تو ہر مہینہ میں ایک بار پڑھیں، اگر ہر مہینہ میں نہ پڑھ سکیں تو سال میں ایک بار پڑھیں اور اگر سال میں بھی نہ پڑھ سکیں تو عمر بھر میں ایک بار ضرور پڑھیں۔

ایک دوسرا طریقہ بھی صلوۃ التسبیح کے متعلق مروی ہے۔ وہ یہ کہ ثناء پڑھنے کے بعد مذکورہ تسبیح پندرہ بار پڑھے۔ پھر رکوع سے پہلے رکوع کی حالت میں، رکوع کے بعد، سجدہ اولیٰ میں، سجدہ کے بعد بیٹھنے کی حالت میں، پھر دوسرے سجدہ میں دس دس بار پڑھے پھر سجدہ ثانی کے بعد نہ بیٹھے بلکہ کھڑا ہو جائے۔ باقی ترتیب وہی ہے۔ (۱)

---

(۱) (جامع ترمذی ج 1 ص 109 باب ما جاء فی صلوۃ التسبیح، الترغیب و الترھیب للمنذری ج 1 ص 269 الترغیب فی صلوۃ التسبیح)

دونوں طریقوں میں سے جس کو اختیار کرے، اس کے مطابق پڑھ سکتا ہے لیکن یہ خیال رہے کہ تسبیح ہر رکعت میں پچہتر بار ہونی چاہیے۔

صلوٰۃ الحاجۃ

آدمی کو جب کوئی ضرورت پیش آئے تو اسے چاہئے کہ اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعت صلوۃ الحاجۃ پڑھے۔ پھر باری تعالی کی حمد و ثناء کرے، آنحضرت ﷺ پر درود بھیجے اور عاجزی و انکساری سے دعا کرے تو یقیناً اللہ تعالی اس کی حاجت پوری فرمائیں گے۔ چنانچہ احادیث میں وارد ہے:

1- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ کَانَتْ لَهٗ اِلَی اللّٰهِ حَاجَةٌ اَوْ اِلٰی اَحَدٍ مِّنْ بَنِیْ اٰدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُحْسِنِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللّٰهِ وَلِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لِيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَ لَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کو اللہ کی طرف یا مخلوق کی طرف کوئی ضرورت ہو تو اسے چاہئے کہ اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعتیں پڑھے۔ پھر اللہ تعالی کی حمد و ثناء کرے اور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجے، پھر یہ دعا پڑھے:

---

(۱) (جامع الترمذی ج 1 ص 108 باب ما جاء فی صلوۃ الحاجۃ، سنن ابن ماجۃ ج 1 ص 98 باب ما جاء فی صلوۃ الحاجۃ، الترغیب و الترھیب للمنذری ج 1 ص 273 الترغیب فی صلوۃ الحاجۃ و دعائھا)

(ترجمہ یہ ہے) اللہ حلیم وکریم کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ تعالی پاک ہے، عرش عظیم کا مالک ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام عالمین کا رب ہے۔ (اے اللہ!) میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کی رحمت کو واجب کرنے اور بخشش کو لازم کرنے والی چیزوں کا، اور ہر نیکی سے حصہ اور ہر گناہ سے سلامتی کا۔

میرے کسی گناہ کو معاف کئے بغیر نہ چھوڑ، کسی غم کو دور کئے بغیر نہ چھوڑ، اور کوئی حاجت جو آپ کی رضا کا سبب ہو پورا کئے بغیر نہ چھوڑ۔ اے رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والی ذات!

2- حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اِنِّیُ سَمِعُتُ رَسُوُلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوُلُ مَنُ تَوَضَّاَ فَاَسُبَغَ الُوُضُوُءَ ثُمَّ صَلّٰی رَکُعَتَیُنِ یُتِمُّھُمَا اَعُطَاہُ اللّٰہُ مَاسَاَلَ مُعَجِّلاً اَوُمُؤَخِّرًا. (۱)

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر دو رکعتیں خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھیں تو اللہ تعالی اس کے سوال کو جلدی یا دیر سے ضرور پورا کرے گا۔

تحیۃ الوضوء

اس کی دو رکعتیں ہیں۔ وضو کرنے کے بعد پڑھی جاتی ہیں۔ احادیث میں اس کی بہت فضیلت آئی ہے۔ چند احادیث پیش خدمت ہیں:

1- **عَنُ اَبِیُ ھُرَیُرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لِبَلَالٍ عِنُدَ صَلٰوۃِ الُفَجُرِ یَا بِلَالُ! حَدِّثُنِیُ بِاَرُجٰی عَمَلٍ عَمِلُتَہٗ فِی الُاِسُلَامِ فَاِنِّیُ سَمِعُتُ دَفَّ نَعُلَیُکَ بَیُنَ**

---

(۱)(مسند احمد بن حنبل ج 18 ص568 رقم الحدیث 27370، غایۃ المقصد فی زوائد المسند للھیثمی ج 1ص1362 باب صلوۃ الحاجۃ)

یَدَیَّ فِی الْجَنَّۃِ ؟ قَالَ مَاعَمِلْتُ عَمَلًا اَرْجٰی عِنْدِیْ اَنِّیْ لَمْ اَتَطَھَّرْ طُھُوْرًا فِیْ سَاعَۃِ لَیْلٍ اَوْ نَھَارٍ اِلَّا صَلَّیْتُ بِذٰلِکَ الطُّھُوْرِ مَا کُتِبَ لِیْ اَنْ اُصَلِّیَ . (۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے صبح کی نماز کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا: ''اے بلال! مجھے بتا کہ اسلام میں تیرا وہ کون سا عمل ہے جس کی مقبولیت کی زیادہ امید ہو؟ کیونکہ میں نے تیرے جوتوں کی آواز جنت میں سنی ہے۔ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میرا ایسا عمل تو کوئی نہیں، لیکن اتنی بات ہے کہ جب بھی میں نے طہارت کی ہے (وضو وغیرہ) دن میں یا رات کو کسی بھی وقت تو اس طہارت کے ساتھ جتنا ہوسکا میں نے نماز ضرور پڑھی ہے۔''

2- حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

مَامِنْ مُّسْلِمٍ یَّتَوَضَّأُ فَیُحْسِنُ وُضُوْئَہٗ ثُمَّ یَقُوْمُ فَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ مُقْبِلٌ عَلَیْھِمَا بِقَلْبِہٖ وَوَجْھِہٖ اِلَّا وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ. (۲)

ترجمہ: جو مسلمان اچھی طرح وضو کرے، پھر دو رکعتیں اس طرح پڑھے کہ قلب وظاہر کی تمام توجہ ان دو رکعات کی طرف ہو تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

3- **عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُھَنِیِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ**

---

(۱)(صحیح البخاری ج 1ص 154باب فضل الطھور باللیل و النھار ،صحیح مسلم ج 2ص 292باب من فضائل ام سلیم ام انس بن مالک و بلال ؓ ، الترغیب والترھیب للمنذری ج 1 ص 106 الترغیب فی رکعتین بعد الوضوء)

(۲)(صحیح مسلم ج 1ص 122 باب الذکر المستحب عقب الوضوء،سنن النسائی ج 1ص 36 باب ثواب من احسن الوضوء ثم صلی رکعتین)

وُضُوْئَهُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَايَسْهُوْ فِيْهِمَاغُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ. (١)

ترجمہ: حضرت زید بن خالد جہنی ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر دو رکعت نماز پڑھی جن میں غفلت نہ برتی تو اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

تحیۃ المسجد

جب کوئی مسلمان مسجد میں داخل ہو تو مستحب یہ ہے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھ لے بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو۔

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ السَّلَمِیِّ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَادَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ. (٢)

حضرت ابو قتادہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہئے کہ بیٹھنے سے پہلے پہلے دو رکعتیں پڑھ لے۔

صلوۃ استخارہ

جب کسی کو کوئی کام پیش آئے اور اس کے کرنے نہ کرنے میں تردد ہو رہا ہو اور یہ فیصلہ نہ کر سکے کہ کروں یا نہ کروں؟ جلدی کروں یا دیر سے؟ تو اسے چاہیے کہ دو رکعت نماز استخارہ پڑھ کر دعاء استخارہ مانگے، پھر جس طرف دل کا میلان ہو جائے اسی کو اختیار کرے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ؓ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا

---

(١)(سنن ابی داؤد ج1 ص138 باب الکراهیة الوسوسة و حدیث النفس فی الصلوة، شرح السنة للبغوی ج 2ص524 باب فضل من تطهر فصلی عقبیه، رقم الحدیث 1008، الترغیب و الترهیب للمنذری ج 1ص106 الترغیب فی رکعتین بعد الوضوء)

(٢)(صحیح البخاری ج 1ص63 باب اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع رکعتین، صحیح مسلم ج 1ص248باب استحباب تحیة المسجد برکعتین الخ)

اَلْاِسْتِخَارَۃَ فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا کَمَا یُعَلِّمُنَا السُّوْرَۃَ مِنَ الْقُرْاٰنِ یَقُوْلُ اِذَا ھَمَّ اَحَدُکُمْ بِالْاَمْرِ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ مِنْ غَیْرِ الْفَرِیْضَۃِ ثُمَّ لِیَقُلْ: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَ لَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ اَوْقَالَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ قَالَ وَیُسَمِّیْ حَاجَتَہٗ. (۱)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تمام امور میں استخارہ کرنا سکھاتے تھے جس طرح قرآن کی سورتیں سکھاتے تھے۔ فرماتے تھے کہ جب تمہیں کوئی کام پیش آئے تو دو رکعتیں نماز (استخارہ) پڑھو پھر یہ دعا مانگو: (دعا کا ترجمہ یہ ہے) اے اللہ! میں تیرے علم کی مدد سے تجھ سے بھلائی اور تیری قدرت کی مدد سے طاقت مانگتا ہوں اور تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں۔ کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں نہیں رکھتا، تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا، اور تو ہی تمام غیبوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (اس جگہ اپنے کام کا نام لے) میرے دین، زندگی، انجام کار اور میری دنیا و آخرت کے اعتبار سے بہتر ہے تو اسے میری قدرت میں دے دے اور اسے میرے لئے آسان فرمادے اور اگر تو اس کام کو میرے دین، زندگی، انجام کار اور دنیا وآخرت کے لئے

---

(۱) (صحیح البخاری ج 1 ص 155 باب لا جاء فی التطوع مثنی مثنی، سنن ابی داؤد ج 1 ص 222 باب فی الاستخارۃ، جامع الترمذی ج 1 ص 109 باب ما جاء فی صلوۃ الاستخارۃ)

برا سمجھتا ہے تو اس کو مجھ سے اور مجھ کو اس سے پھیر دے اور میرے لئے بھلائی عطا فرما جہاں کہیں بھی ہو، پھر مجھے اس کے ساتھ راضی بھی فرما۔

صلوۃ التوبہ

اگر کسی سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اسے چاہئے کہ اچھی طرح وضو کرے، دو رکعت نماز پڑھ کر توبہ کرے اور اللہ تعالی سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قَالَ سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوۡلُ مَامِنۡ رَجُلٍ یُذۡنِبُ ذَنۡبًاثُمَّ یَقُوۡمُ فَیَتَطَهَّرُثُمَّ یُصَلِّیۡ ثُمَّ یَسۡتَغۡفِرُاللّٰهَ اِلَّاغَفَرَاللّٰهُ لَهٗ ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الۡاٰیَةَ: ﴿ وَالَّذِیۡنَ اِذَافَعَلُوۡافَاحِشَةً اَوۡظَلَمُوۡااَنۡفُسَهُمۡ ذَکَرُوۡا اللّٰهَ﴾ الۡاٰیَةِ (آل عمران: 135) (۱)

ترجمہ: فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جس شخص سے کوئی گناہ ہو جائے تو وہ وضو کرے اور (دو رکعت) نماز ادا کرے اور اللہ تعالی سے معافی مانگے تو اللہ تعالی اسے معاف فرما دیں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی (ترجمہ) اور جب وہ کوئی فحش کام کرتے ہیں یا اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور اللہ کے سوا کون ہے جو گناہوں کو بخش دے اور وہ لوگ اپنے کئے ہوئے پر اصرار نہیں کرتے اور وہ جانتے ہیں۔

صلوۃ سفر:

سفر پر جاتے وقت اور سفر سے واپسی پر دو رکعت پڑھنا مستحب ہے۔

---

(۱) (جامع الترمذی ج 1ص92 باب ما جاء فی الصلوۃ عند التوبۃ، سنن ابن ماجۃ ج 1ص100 باب ما جاء فی ان الصلوۃ کفارۃ، سنن ابی داؤد ج 1ص220 باب فی

1- عَنِ الْمُطْعِمِ بْنِ الْمِقْدَامِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا خَلَفَ عَبْدٌ عَلٰى اَهْلِهٖ اَفْضَلَ مِنْ رَّكْعَتَيْنِ يَرْكَعُهُمَا عِنْدَهُمْ حِيْنَ يُرِيْدُ السَّفَرَ. (۱)

ترجمہ: حضرت مطعم بن مقدام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص سفر کا ارادہ کرتا ہے تو اپنے گھر والوں کے پاس دو رکعت سے زیادہ افضل شے نہیں چھوڑتا۔

2- عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ اِذَا خَرَجْتَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ. (۲)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تو سفر پر نکلے تو دو رکعت نماز پڑھ لیا کر۔

3- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّىْ اُرِيْدُ اَنْ اَخْرُجَ اِلَى الْبَحْرَيْنِ فِىْ تِجَارَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ. (۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں تجارت کے سلسلے میں بحرین جانا چاہتا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو رکعتیں نماز پڑھ لو۔

4- عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ لَا يَقْدِمُ مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَهَارًا فِى الضُّحٰى فَاِذَا قَدِمَ بَدَءَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِ. (۴)

ترجمہ: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دن کے وقت

---

(۱)(مصنف ابن ابی شیبة ج3 ص552، 553، الرجل یرید السفر الخ، رقم 4914)

(۲)(مصنف ابن ابی شیبة ج3 ص553 باب الرجل یرید السفر، رقم 4915)

(۳)(مجمع الزوائد ج 2ص 572باب الصلوٰة اذا اراد سفرا، رقم الحدیث 3684)

(۴)(صحیح مسلم ج 1ص 248 باب استحباب رکعتین فی المسجد لمن قدم من سفر)

چاشت کے قریب سفر سے واپس تشریف لاتے تھے۔ جب واپس آتے تو مسجد میں تشریف لے جاتے اور دو رکعت نماز ادا کرتے پھر مسجد میں تشریف فرما ہوتے۔

5- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِذَادَخَلْتَ مَنْزِلَکَ فَصَلِّ رَکْعَتَیْنِ تَمْنَعَانِکَ مَدْخَلَ السُّوْءِ وَاِذَاخَرَجْتَ فَصَلِّ رَکْعَتَیْنِ تَمْنَعَانِکَ مَخْرَجَ السُّوْءِ. (۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم سفر سے واپسی پر اپنے گھر میں داخل ہو تو دو رکعتیں ادا کرو، تو یہ تمہیں برے داخلے سے روک دیں گی اور جب سفر کے لئے نکلو تو بھی دو رکعتیں پڑھو یہ تمہیں باہر جانے کی برائی سے روک دیں گی۔

صلوٰۃ استسقاء

اگر بارش نہ ہو رہی ہو تو دو رکعت صلوٰۃ الاستسقاء پڑھی جاتی ہے اور کبھی صرف دعا مانگی جاتی ہے۔ احادیث مبارکہ میں دونوں طریقے منقول ہیں۔

1- عَنْ عُبَّادِبْنِ تَمِیْمٍ عَنْ عَمِّهٖ (عَبْدُاللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ رضی اللہ عنہ)قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ ﷺ اِلَی الْمُصَلّٰی یَسْتَسْقِیْ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَقَلَّبَ رِدَائَهٗ. (۲)

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نماز استسقاء کے لئے عیدگاہ کی طرف نکلے، قبلہ کی طرف منہ فرمایا اور دو رکعتیں پڑھیں اور اپنی چادر کا رخ

---

(۱)(مجمع الزوائد ج 2ص 572 باب الصلوٰة اذا دخل منزله ، رقم الحديث 3686)

(۲)(صحيح البخاری ج 1 ص140 باب الاستسقاء فی المصلی ،صحيح مسلم ج 1ص 293 كتاب صلوٰة الاستسقاء)

بدلا۔ (یعنی دائیں طرف کو بائیں کندھے پر اور بائیں طرف کو دائیں کندھے پر کیا)

2- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ؓ قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہ ﷺ یَخْطُبُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اِذْجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَحَطَ الْمَطَرُ فَادْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّسْقِیَنَا فَدَعَا فَمُطِرْنَا فَمَا کِدْنَا اَنْ نَّصِلَ اِلٰی مَنَازِلِنَا فَمَا زِلْنَا نُمْطَرُ اِلَی الْجُمُعَۃِ الْمُقْبِلَۃِ قَالَ فَقَامَ ذٰلِکَ الرَّجُلُ اَوْغَیْرُہٗ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اُدْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّصْرِفَہٗ عَنَّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَاعَلَیْنَا قَالَ لَقَدْرَاَیْتُ السَّحَابَ یَتَقَطَّعُ یَمِیْناً وَّشِمَالاً یُمْطَرُوْنَ وَلَایُمْطَرُاَھْلُ الْمَدِیْنَۃِ۔ (۱)

حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ ایک آدمی آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! بارش رک گئی ہے، اللہ سے دعا کیجئے کہ (بارش برسا کر) ہمیں سیراب کر دے۔ آپ نے دعا کی تو بارش ہونے لگی اور ہم اپنے گھروں کو بمشکل واپس ہوئے۔ دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ شخص یا کوئی اور کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ سے دعا کیجئے کہ بارش کو روک دے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ! ہمارے اردگرد برسا، ہم پر نہ برسا۔ حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ دائیں بائیں بادل ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا، اس طرف (یمن اور شام) تو بارش ہو رہی تھی لیکن مدینہ میں نہیں ہو رہی تھی۔

☆☆☆

---

(۱) (صحیح البخاری ج 1 ص 138 باب الاستسقاء علی المنبر، صحیح مسلم ج 1 ص 293 کتاب صلوٰۃ الاستسقاء)

نماز کے متفرق مسائل

فجر کی جماعت کے وقت سنتوں کی ادائیگی:

آنحضرت ﷺ نے فجر کی سنتوں کی بہت زیادہ تاکید فرمائی ہے۔ لہذا اگر نمازی ایسے وقت میں آئے کہ جماعت کھڑی ہو چکی ہو، تو یہ دیکھے کہ اسے جماعت کی ایک رکعت مل جانے کا امکان ہو تو پہلے دو رکعت سنتیں پڑھ لے پھر جماعت میں مل جائے اور اگر یہ خیال ہو کہ سنتوں میں مشغول ہوا تو جماعت کی دونوں رکعتیں نکل جائیں گی، تو جماعت میں شریک ہو جائے اور سنتیں سورج نکلنے کے بعد پڑھے۔

درج ذیل احادیث وآثار اس بارے میں مروی ہیں۔

1: عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ تُعَاهُدًا مِنْهُ عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ. (۱)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کسی نفل کی اتنی زیادہ پابندی نہیں فرماتے تھے جتنی فجر کی دو رکعتوں کی کرتے تھے۔

2: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاتَدَعُوْهُمَا وَاِنْ طَرَدَتْكُمُ الْخَيْلُ. (۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فجر کی دو رکعتوں کو نہ چھوڑو خواہ تمہیں گھوڑے روند ڈالیں۔

3: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰى قَالَ جَاءَ نَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ وَالْاِمَامُ يُصَلِّی الْفَجْرَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ اِلٰى سَارِيَةٍ وَلَمْ يَكُنْ صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ. (۳)

ترجمہ عبداللہ بن ابی موسیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ امام نماز پڑھا رہا تھا۔ تو آپ نے ستون کی اوٹ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ آپ نے فجر کی سنتیں نہیں پڑھی تھیں۔

4: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ: نَعَمْ، وَاللّٰهِ لَئِنْ دَخَلْتُ وَالنَّاسُ

---

(۱)(صحیح البخاری ج 1 ص 156 باب تعاهد رکعتی الفجر، صحیح مسلم ج 1 ص 251 باب استحباب رکعتی الفجر والحث علیها) (۲)(سنن ابی داؤد ج 1 ص 186 باب فی تخفیفهما [رکعتی الفجر]، شرح معانی الآثار ج 1 ص 209 باب القرأة فی رکعتی الفجر) (۳)(مصنف عبد الرزاق ج2 ص 294 باب هل یصلی رکعتی الفجر اذا أقیمت الصلوة، رقم 4034)

فِی الصَّلٰوۃِ لَأَعْمَدَنَّ اِلٰی سَارِیَۃٍ مِنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ لَارْکَعَنْھُمَا ثُمَّ لَاُکَمِّلَنَّھَمَا ثُمَّ لَااَعْجَلُ عَنْ اَکْمَالِھِمَا ثُمَّ امْشِیُ اِلَی النَّاسِ فَاُصَلِّیُ مَعَ النَّاسِ الصُّبْحَ.(۱)

ترجمہ: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ ہاں اللہ کی قسم اگر میں ایسے وقت میں (مسجد میں) داخل ہوں جبکہ لوگ جماعت میں ہوں تو میں مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے پیچھے جا کر فجر کی سنتوں کی دو رکعتیں ادا کرونگا، ان کو کامل طریقہ سے ادا کروں گا اوران کو کامل کرنے میں جلدی نہ کروں گا۔ پھر جا کرلوگوں کے ساتھ نماز میں شامل ہوجاؤں گا۔

5: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے:

’’جَاءَ مَرَّۃً وَھُمْ فِی الصَّلَاۃِ فَصَلَّاھُمَا فِیْ جَانِبِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ مَرَّۃً اُخْرَیٰ فَصَلّٰی مَعَھُمْ وَلَمْ یُصَلِّھِمَا‘‘.(۲)

ترجمہ: آپ ایک بار آئے جب کہ لوگ نماز میں تھے۔ تو آپ نے مسجد کے ایک کونے میں دو رکعتیں پڑھیں (پھر جماعت میں شامل ہوئے) پھر دوسری مرتبہ آئے اور انکے ساتھ جماعت میں شریک ہوگئے اور دو رکعتیں نہ پڑھیں۔

6: **عَنِ الْحَسَنِ رحمۃ اللہ علیہ قَالَ اِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ وَالْاِمَامُ فِی الصَّلٰوۃِ وَلَمْ تَکُنْ رَکْعَتَ رَکْعَتِی الْفَجْرِ فَصَلِّھُمَا ثُمَّ ادْخُلْ مَعَ الْاِمَامِ.(۳)**

ترجمہ: حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب تم مسجد میں ایسے وقت میں داخل ہو کہ امام نماز میں ہو اور تم نے فجر کی سنتیں نہ پڑھی ہوں تو پہلے سنتیں پڑھو، پھر امام کے ساتھ شریک ہوجاؤ۔

فجر کی سنتیں قضا ہوجائیں تو طلوع آفتاب کے بعد پڑھے:

1: **عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلَ لَا صَلٰوۃَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَ لَا صَلٰوۃَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغِیْبَ الشَّمْسُ.(۴)**

---

(۱)(مصنف عبد الرزاق ج2 ص294 باب ھل یصلی رکعتی الفجر اذا أقیمت الصلوۃ، رقم 4033) (۲)(مصنف ابن ابی شیبۃ ج 4ص 393، 394، فی الرجل یدخل المسجد فی الفجر، رقم 6480) (۳)(مصنف عبد الرزاق ج 2 ص295 باب ھل یصلی رکعتی الفجر اذا أقیمت الصلوۃ، رقم 4038) (۴)(صحیح البخاری ج1 ص83, صحیح مسلم ج1 ص275)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ نماز صبح کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے اور نماز عصر کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔

2: **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَمْ یُصَلِّ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَلْیُصَلِّهِمَا بَعْدَمَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ.** (۱)

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے فجر کی دو رکعتیں نہ پڑھی ہوں تو وہ انہیں سورج نکلنے کے بعد پڑھ لے۔

3: حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ سے ایک طویل حدیث مروی ہے کہ غزوہ تبوک سے واپسی پر سفر میں آپ ﷺ کسی ضرورت کی وجہ سے مسبوق ہو گئے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے نماز پڑھائی۔ اس روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِیُّ ﷺ فَصَلَّی الرَّکْعَةَ الَّتِیْ سَبَقَ بِهَا وَلَمْ یَزِدْ عَلَیْهَا شَیْئاً." (۲)

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے سلام پھیرا تو نبی ﷺ کھڑے ہو گئے اور جو رکعت چھوٹ گئی تھی وہ ادا فرمائی اور اس پر کچھ زائد (رکعتیں یعنی سنت) نہیں پڑھیں۔

---

(۱) (جامع الترمذی ج1 ص96 باب ما جاء فی اعادتهما بعد طلوع الشمس)

(۲) (سنن ابی داؤد ج 1 ص 23 باب المسح علی الخفین، معارف السنن للشیخ البنوریؒ ج4 ص97 استدلالاً)